

الْآنَ اُولِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الحمد لله والمنه که درین ایام فرخنده التیام کتاب فقیر نصاب تنبیه نکات و اشارات علوم
تصوف و معارف و حادی حقایق طریقت و جامع دقائق معرفت و بیان منازل
ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت و بیان سلوک طریقیہ مجددیہ نقشبندیہ و
قادریہ و چشتیہ و شطاریہ و شاذلیہ رشیدیہ ادرسیہ و شامل اوراد صوفیہ صافیہ
و وظائف صبح و شام مطابق سنت خیر الانام موسوم باسم تاریخی کرامات القدسیہ

الاصول

مُصَنَّفٌ

قدوة الکاملین زبدة العارفين عمدة الواصلین حقائق آگاه معارف دستگاہ قطب الانام
غوث الاسلام عارف بالله حضرت مولانا و مرشدنا شاه ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا
حافظ احمد دیوان قدس سرہ اعزیز کفنی النقشبندی قادری اشعری الشاذلی الاجوری السوئی
باہتمام احقر الانام بنده گنگا رشر مسارا امیدوار رحمت کردگار محمد یوسف حفظہ اللہ عن
التلفیف والتأسیف خفی نقشبندی لاجوری سورتی مدرسہ صوفیہ متصل سٹیشن سورت

خِلَافَتِ بْنِ مَسْبُورٍ مَبْنِيٍّ وَمِنْ طَبَقِ هَوْنٍ

الْمَقَاسُ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ اَمَّا بَعْدُ - قَدْوَةُ الْكَامِلِينَ زُبْدَةُ الْعَارِفِينَ عِمْدَةُ الْوَاصِلِينَ وَاقِفَةُ اَسْرَارِ
 شَرِيعَتِ كَاشِفُ رُمُوزِ حَقِيقَتِ يَادِي رَاهِ طَرِيقَتِ حَقَائِقِ آگَاهِ مَعَارِفِ مَسْتَكَاهِ قُطْبِ زَمَانِ
 غَوْثِ دُورَانِ عَارِفِ بِاللَّهِ حُفْرَتِ مَوْلَانَا وَمُرْشِدِ نَاجِدِ شَاهِ سُلَيْمَانِ بْنِ مَوْلَانَا حَافِظِ اَحْمَدِيَا
 قُدْسِ السَّرِّهِ الْغَزِيْرِ حُفْنِي مَجْدِي نَقْشِبَنْدِي قَادِرِي حِشْتِي شَاذِلِي رَشِيدِي اَدْرِيسِي سَاكِنِ
 قَصْبَةِ لَاجُورِ مُتَعَلِّقِ رِيَاسَتِ سَچِينِ ضَلَعِ سُوْرَتِ الْمَعْرُوفِ بِحُفْرَتِ شَاهِ صُوفِي صَاحِبِ نَفِ
 عُلُومِ تَصَوُّفٍ وَمَعَارِفِ وَسُلُوكِ مَنَازِلِ نَاسُوتِ وَمُلُكُوتِ وَجَبْرُوتِ وَلاهِوْتِ وَادْكَارِ وَشُغَالِ
 نَقْشِبَنْدِيهِ وَقَادِرِيهِ وَحِشْتِيهِ وَشَاذِلِيهِ وَشَطَارِيهِ مِنْ مُتَعَدِّ دَرَسَائِلِ بَرَبَانِ عَرَبِي فَارِسِي تَضْيِيفِ
 وَتَالِيفِ فَرَمَائِي تَحْقِيقِ مَكْرُ خُضُورِ پَرِنُورِ كِي زَمَانَةُ حَيَاتِ بِاسْعَادَتِ مِی اِنْ كِي اشَاعَتِ وَطِبَاتِ
 كَا اَلْفَاقِ نَہِیْ ہُوا اُوْر آہِ اَفْسُوسِ كِي مَوْرُثِ بَسْتِ مَآہِ حَمَادِي الْاَوَّلِي ۳۴۳ھ ہجری بروز چہار شنبہ
 حَادِثَةُ جَانَاہِ وَصَالِ بُرْطَالِ سَيِّ عُمُومًا عَالَمِ اِسْلَامِ خُصُوصًا مَلِكِ گُجَرَاتِ مِی اِيكِ تَبَكُّہِ عَظِيمِ وَاقِعِ
 لَا اِنَّا لِلّٰہِ وَلَا اِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ اللّٰہُمَّ اسْكُنْہِ فِی جَوَارِ قَرِیْبِ ۵

وایے حسرت روتی گلزار صوفی شد تباہ
 گفت: ترحیل سلیمان شاہ صوفی آہ آہ

چار شنبہ بسم از ماہ جمادے الاولین
 بہر تاریخ وفات از دل جو رسیدیم منیر

اب بعض طالبین صادقین اصرار سے برآ افادہ عوام بعض سائل مفیدہ اذکار و شُغَالِ اُوْر اَدْوِیَاتِ سُلُوكِ وَطَبَاتِ
 کیا گیا اور بعض سائل علیہ ترجمہ غیر ضروری سمجھا اور انکو بجنسہ ہدیہ نظرین پاتکین کیا گیا۔ اور کتاب ہذا کا تاریخی
 نام کرامات القدسیہ حلّ اورداد الصوفیہ رکھا گیا۔

کاتب الحروف احقر العابد بندہ محمد یوسف عفی عنہ حنفی نقشبندی لاجپوری سورتی نہیں
 حضرت مولانا المصطفیٰ مدظلہ العالیہ صوفیہ تحصیل آئینہ شریعت



وَالشُّكْرُ لِمَنْ صَوَّرَ حُسْنًا وَجَمَالَ

اور اس خدا کا لاکھ لاکھ شکر جس نے حسن و خوبصورتی پیدا کی

رَبِّ أَرْزِي خَلْقَ الْخَلْقِ كَمَا لَا

پروردگار ہر ازل سے ہر مخلوقات کو اپنے کمال سے پیدا کیا

الآن كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلْقَ زَ وَالَا

وہ جیسا تھا اب بھی ویسا ہی اور میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتی

مَنْ قَالَ سِوَى ذَإِلَيْكَ قَدْ قَالَ مَحَالَا

جو لوگ اسکی نظیر کے قائل ہوئے ایک محال چیز کے قائل ہوئے

لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَخَالَ لَا

نہ اسکی اولاد ہے نہ وہ اسکی اولاد اور نہ چچا ہے نہ ماموں

لَا مَانِعَ لَا حَاجِبَ لِلَّهِ تَعَالَى

کوئی اس کو روکنے ٹھکنے والا نہیں ہے

الْحَمْدُ لِمَنْ قَدْ رَخَّيْلًا وَخَبَلًا

اوس خدا کی ہزار ہزار تعریف جس نے خیر و شر کو پیدا کیا

فَرْدٌ صَمَدٌ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بَرِيٌّ

وہ ایک بے نیاز ہر مخلوقات کی صفوں سے بری ہے

لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا حَدَّ يُولَى

اوسکا کوئی مخالف نہیں کوئی مثل نہیں اسکی کوئی حد نہیں

لَا مِثْلَ وَلَا صَوْرَ مِثْلًا وَنَظِيرًا

اسکی کوئی نظیر نہیں اسنے اپنی مثال پیدا ہی نہیں کی

لَا شِبْهَ وَلَا مِثْلَ وَلَا كُفُولًا يُولَى

اسکی کوئی شبیہ نہیں مثال نہیں اسکا کوئی ہمسر نہیں

لَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ وَلَا وَقْتَ زَمَانًا

نہیں کہا جاسکتا کہ وہ نہیں تھا اور اس سے پہلے کوئی نہ تھا

یہ ساری باتیں اللہ کی ذاتِ اقدس سے کہی گئی ہیں اور ان سے کبھی انکار نہیں کیا جاتا۔

وَالْبَاطِنُ مُؤَلَّاهُ بِلَا قَيْلٍ وَقَالَ لَا

باطن بھی وہی ہے وہی بلا قیل و قال سبک مالک ہے

أَمِنْ رَسُولٍ يَتَّحِدُ الْقُرْبَ كَمَا لَا

اور رسول اللہ پر ایمان لاؤ اللہ سے ملنے کا ذریعہ یہی ہے

ثُمَّ أَشْهَدُ بِاللَّهِ هَذَا بِأَلَا أَحَدٍ فَضْلًا وَجَلًّا

پھر احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرو

فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ وَزَوَالًا

صبح شام دن رات درود بھیجو

اے خدا میں ہر وقت ہر لمحہ اور ہر اوج

میں جس میں آسمان اور زمین والے دیکھتے ہیں

(آنکھ جھپکاتے ہیں) اور تمام اون چیزوں کے

برابر جو تیرے علم میں ہیں (خواہ وہ ہونچکی ہیں

یا ہونے والی ہیں) تیری جناب میں پیش کرتا ہوں

اور ان سب پہلے میں لا اِلهَ اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہ

فی کل لمحۃ و نفس عدد ما وسع علم اللہ کو ہر گھڑی اور

ہر لمحہ تیری معلومات کی وسعت کے برابر تیری

جناب میں پیش کرتا ہوں۔

الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ حَقًّا

سب سے پہلے وہی تھا سب سے آخر بھی وہی ہو گا ظاہر بھی

أَمِنْ بِاللَّهِ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ

خدا پر ایمان لاؤ اس کے سوا کوئی پرورش کرنے والا نہیں ہے

أَشْهَدُ بِاللَّهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا

خدا کی الوہیت کی شہادت دو و حقیقت وہی ایک ہے

صَلِّ عَلَى أَفْضَلِ رُسُلٍ وَنَبِيِّ

تمام نبیوں کے افضل اور تمام رسولوں کے بہتر رسول پر

اللهم انی اقدم الیک بین

یدی کل ساعة ولحمة و طرفۃ

بطرف بها اهل السموات و

الارض و کل شیء هو فی علمک

کائن او قد کان و اقدم الیک

بین یدی ذالک کلہ لا اِلهَ

اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہ (صلی

اللہ تعالیٰ علیہ و سلم) فی

کل لمحۃ و نفس عدد ما وسع علم اللہ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
 وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ الطَّاهِرِيْنَ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ارَادَ مِنْ شَاءٍ
 لِّمَا شَاءَ مِنْ عِبَادَةٍ وَخَصَصَ
 مِنْ شَاءَ لِّمَا شَاءَ عَلٰى وَفَقِ
 مُرَادِهِ وَاخْتَارَ السَّيِّدَ الْاَعْظَمَ
 وَاسْطَةَ لِكَاثَةِ مَخْلُوقَاتِهِ وَ
 جَعَلَ لَهُ اَتْبَاعًا وَاعْوَانًا فِي
 تَبْلِيْغِ الْاَحْكَامِ وَاعْلَامًا
 جَهَّازَةً لِّنَيْلِ كُلِّ مَرَامٍ كَمَا
 اَرٰشَدَنَا اِلَى ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ
 تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
 فَاَمْرًا سَبِيْحًا نَّهً وَتَعَالٰى بِا
 الْكَيْنُوْنَةِ مَعَهُمُ الْاَلَنْتَقِبْ
 مِنْ اَنْوَارِهِمْ وَبَصِيْبَتِهِمْ يَحْصِلُ

اے خدا ہمارے سر در خاتم الانبیاء والمرسلین
 حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر
 اور آپ کے اصحاب کرام پر اپنی رحمت و صلوة بھیج
 اور خدا کی لاکھ لاکھ تعریف جس نے اپنی مخلوق
 میں سے جس کو جس چیز کے لئے چاہا تجویز کیا اور
 جس کو جس چیز کے ساتھ مناسب سمجھا مخصوص فرمایا
 اور سرور اعظم کو اپنی تمام مخلوقات کیلئے واسطہ اور
 وسیلہ انتخاب کیا۔ پھر اوس کے احکام کی تبلیغ کے
 لئے اوس کے حامی اور مددگار پیدا کر دئے اور ہر
 کو حاصل کرنے کے لئے عارفین کو علامات اور
 ذریعہ بنا دیا جیسا کہ اپنے کلام پاک میں ہم کو
 ارشاد فرماتا ہے کہ ”اے ایماندارو اللہ تعالیٰ سے
 ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔ خدا نے ہم کو
 اپنے صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم صرف
 اس لئے دیا ہے کہ ہم ان کی صحبت
 اور ان کے انوار سے فائدہ اٹھائیں اور
 ان کی صحبت کے ذریعہ ہم

الترقی الی اذواقہم واسرارہم
 کما قال علیہ السلام یحشر المرء
 علی دین خلیلہ فلینظر احدکم
 من یخالل فلا بد للصحبۃ من
 اثر ولما قال علیہ السلام
 الرفیق ثم الطريق فالمنطوق
 ظاہر وعند السادة الصوفیہ
 لہم فیہ معنی باطنی فارادوا
 بہ الشیخ المرئی الکامل الذی
 عندہم معروف باوصافہ و
 قال علیہ السلام فی الاحسان
 ان تعبد اللہ کانک تراه فان
 لم تکن تراه فانه یراک فبنوا
 طریقہم علی ثمرۃ هذا الحدیث
 ورتبوا علی ثلاثہ مقامات
 علم الیقین وعین الیقین
 وخو الیقین ورتبوا علی ذلک

ان کی لذتوں اور ان کے اسرار تک پہنچ سکتے
 ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ
 انسان قیامت کے دن اپنے ہم جلیس اور دوست کے
 مذہب پر اٹھایا جائیگا لہذا تم میں سے ہر شخص جب
 کسی کے ساتھ احتلاط برہا اور دوستی کرے تو اس
 امر کا لحاظ رکھے تو معلوم ہوا کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا
 چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے دوست
 (رفیق) کے انتخاب اور پھر راستہ اختیار کرنے میں
 احتیاط کرو۔ اسکے بعد اثر صحبت کی واقعیت پر
 کسی مزید دلیل کی حاجت نہیں ہے۔ دوست کے معنی
 صوفیاً کرام نے رفیق کے لفظ سے ایک خاص باطنی
 معنی مراد لئے ہیں انہوں نے اس شیخ کامل اور سرپرست
 (مرئی) مراد لیا جس کے لئے ان کے ہاں خاص خاص موصاف
 ضروری ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت
 کو اچھی طرح ادا کر نیکی بابت فرمایا ہے کہ خدا کی عبادت
 اس طرح ادا کرو کہ گویا تم اسکو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ حالت
 پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم اس انداز سے عبادت کرو کہ
 گویا وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ صوفی کرام نے اپنے طریقہ
 کی اسی حدیث پر بنیاد رکھی ہے اور انہوں نے اسکے

علم الیقین (۱) عین الیقین (۲) خو الیقین (۳)

مجاهدة النفس ليزكوها
 من اوصافها الظاهرة والباطنة
 لاجل الترقى من عالم الملك
 الى عالم الاهوت حتى يتحقق
 بسر الحديث الوارد بصيغة
 الامر موتوا قبل ان تموتوا
 فمرادهم بالموت هنا الموت
 المعنوی قبل المحسوس المشار اليه
 عند القوم الصوفية بمقام
 الفناء ليتحقق بما في الحديث
 القدسي ما يتقرب الى عبدی
 بشيء احب الي من اداء ما
 افترضت عليه الخ ويحصل له
 ايضا نتيجة بما في الحديث
 القدسي اذا كان الغالب على
 عبدی الاشتغال بي جعلت
 نعمه ولذته في ذكری فاذا

اور مجاہدہ نفس کا دار و مدار اپنی تین مدارج پر رکھا
 تاکہ نفس کے ظاہری اور باطنی اوصاف کا ترکیب ہو جائے
 اور انسان ترقی کر کے اس عالم سے نکل کر عالم
 ملکوت تک اور عالم ملکوت سے عالم جبروت تک
 اور عالم جبروت سے عالم لاہوت تک پہنچ جانے کا
 ارادہ بن سکے جب یہ درجہ انسان کو حاصل ہو جاتا
 ہے تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ذیل
 کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے جو صیغہ امر کی سیاق
 وار د ہو رہے۔ مرنے سے قبل مر جاؤ۔ موت کا مفہوم
 حقیقی صوفیہ کرام نے اس موت سے معنوی موت
 مراد لی ہے جو اہل تصوف کے نزدیک ظاہری موت سے پہلے
 مقام فنا سے عبارت ہے۔ ارشاد بالا میں صوفیہ
 کرام موت سے معنوی موت اس لئے مراد لیتے ہیں کہ
 تذلیل کا مفہوم ثابت ہو جائے۔ حدیث قدسی
 ہے کہ میرا بندہ جس چیز کے ذریعہ مجھ سے قرب
 حاصل کرتا ہے وہ چیز مجھے اس کے فرض ادا کرنے سے بھی
 زیادہ پیاری ہے۔ نیز معنوی موت مراد لینے سے
 ذیل کی حدیث قدسی کا مفہوم بھی متحقق ہو جاتا ہے
 کہ جب میرے بندے پر میرا خیال اور میری مشغولیت
 غالب آجاتی ہے تو میں اس کی تمام
 لذتیں اور نعمتیں اپنی یاد میں رکھ دیتا
 ہوں جب

جعلت نعيمه ولذته في ذكري
 عشقني وعشقه فاذا عشقته
 وعشقه رفعت الحجاب فيما
 بيني وبينه وصرت معالما
 بين عينية لا يسهر اذا سهر
 الناس اولئك الا بطل
 احقا والشجعان اولئك الذين
 اذا اردت باهل الارض فتنة
 او عقوبة نظرت اليهم فصرقت
 ذالك عنهم الحديث وحاصل
 ذالك ان المشغول بالله حي
 بالله والغافل عن الله ميت
 بغفلته كما ورد في الحديث
 الذي ذكره عليه السلام
 مثل الذي يذكر الله والذي
 لا يذكر الله كمثل الحي والميت
 فمن هذه الحيثية الموت بالغفلة

وہ میری مشغولیت میں لذت محسوس کرتا ہوتا
 وہ مجھ پر عاشق ہو جاتا ہے اور میں بھی اُس پر
 عاشق ہو جاتا ہوں جب وہ اور میں ایک دوسرے
 کے عاشق بن جاتے ہیں تو درمیانی پردہ کو
 اٹھا دیتا ہوں اور نشانِ راہ کی طرح بالکل
 اسی کے سامنے ظاہر ہو جاتا ہوں پھر میرے
 بندہ کی حالت یہ ہوتی ہے کہ تمام لوگ جب
 مجھے بھول جاتے ہیں تو وہ مجھے اس وقت بھی نہیں
 بھلاتا۔ درحقیقت بہادر اور جری یہی لوگ ہیں
 ہستیاں ہیں کہ جب میں اہل دنیا پر کوئی عذاب
 یا مصیبت بھیجتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اہل دنیا
 میں میرے یہ پیارے لوگ بھی موجود ہیں تو انکی خاطر
 میں عذاب نہیں بھیجتا الحديث۔ اس سے مقصد
 ہے کہ خدا میں مشغول ہو انسان خدا کیساتھ زندہ
 ہو اور غافل انسان اپنی غفلت کے سبب مردہ ہو
 حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد
 کر نیوالے اور اس سے غافل رہنے والے
 انسان کی مثال ایسی ہے جیسے زندہ اور
 مردہ انسان کی۔ اسی لحاظ سے غفلت ایک م

مذموم واذا اكثر الذکر حتى
 استنار قلبه حصلت له الجذبة
 الالهية المعروفة عند القوم بقائه
 كما قال سيدك على الوفاء بعد الفناء في
 الله کن كيف ما تشاء فعلمك لا
 جمل وفعلمك لا وزر ویتحقق بالخبر
 الوارد التعرف ساعة خیر
 من عبادة الثقلین الخ والسابق
 الی هذا المقام وارث الرسول
 الاعظم علیه الصلوة والسلام
 کسید الامة علی التحقیق سیدنا
 ابوبکر الصدیق ؓ كما قال
 علیه السلام من اراد ان ینظر
 الی میت یمشی علی وجهه رضی
 فلینظر الی ابی بکر الصدیق
 ولهم شاهد ایضاً فی قوله تعالی
 او من کان میتاً فاحیناه و

اور مذموم موت ہے انسان جب خدا کو بہت یاد
 کرتا ہو تو اس کا دل نور سے معمور ہو جاتا ہے جس کو
 اصطلاح صوفیہ میں مقام فنا کہتے ہیں صیاح حضرت
 علی الوفا نے فرمایا ہے کہ فنا فی اللہ ہونیکے بعد
 تم حبس چاہو رہو۔ پس تیرا علم یہی ہے کہ تو کسی
 چیز سے جاہل نہیں ہے اور تیرا عمل یہی ہے کہ تجھ پر
 کوئی بوجھ نہیں ہے۔ ذیل کی حقیقت بھی اب
 صفا ہو گئی کہ قرب معرفت کی گھڑی رات دن
 کی عبادت کہیں بہتر ہو (امت محمدیہؑ) اس
 درجہ کو پہنچنے والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب
 وار ہیں جیسے ہمارا سردار بے تحقیق سردار امت حضرت
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جن کو رسول مقبول صلعم نے
 فرمایا ہے کہ جو شخص ایک مردہ چیز کو زمین پر چلاتا
 پھرتا دیکھے گا تمنی ہو وہ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھے
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذیل بھی انہی لوگوں
 کی شان میں ہے کہ بھلا جو شخص
 مردہ ہو ہم اس کو زندہ کرتے ہیں اور

جعلنا له نوراً يمشي به في
الناس وسر سريهم ايتنا
في الافاق وفي انفسهم حتى
يتبين لهم انه الحق وسرقوله
عليه السلام من عرف نفسه
فقد عرف ربه وقال عليه
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِلَّا اَنْ
فِي جِسْدٍ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ
صَلَحَ الْجِسْمُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجِسْمُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
مَالٌ وَلَا بَنُونَ اَلَا مَنْ اَتَى اللَّهَ
بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَجَاهِدْ وَاِذَا جَاءَ حَقُّ جِهَادِهِ
وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِنَّ
جَاهِدًا وَافِيًا لَمْ يَدْنِهِمْ
سَبِيلًا وَاِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

اسکو ایک نور مرحمت کرتے ہیں جسکو دیکھ کر لوگ اپنے
راستے طے کرتے ہیں (قرآن پاک) ذیل کا ارشاد
باری بھی اسی قبیل سے ہے عنقریب ہم انکو دنیا
سے یا خود ان کے وجود سے اپنی نشانیاں دکھائیں گے
ذیل ارشاد نبوی بھی اسی راز کی طرف اشارہ ہے
جسے اپنے آپکو پہچان لیا اور جسے خدا کو پہچان لیا۔
ذیل کی حدیث شریف بھی اسی حقیقت کی تشریح
کرتی ہے۔ دیکھو ان کے بدن میں گوشت کا ایک
ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو تمام بدن
درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورے
بدن میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ جتنے گوشت کا کونسا ٹکڑا
دیکھو ذیل ہے۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ (قیامت) وہ دن
انسان کو اسکا مال کوئی فائدہ پہنچا سیکانہ اولاد وغیرہ
چیزیں اور سید دل سے خدا کی طرارج ہو۔ ایک اور جگہ ارشاد
اللہ راستہ میں کوشش کرو مگر سطح کوشش کا حق ادا ہو جائے
پھر ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے ہماری راہ میں جان
ہم انکو اپنے راستے دکھائیں گے۔ اور خدا ان لوگوں کے
ساتھ ہے جو کام کو اچھی طرح انجام دیتے ہیں۔

ومن اجل ما ذكر في الايات
والاخبار احتاج الراغب في
نيل ذلك السر الى الرفيق الكامل
وذلك لا يكون الا على يد
عارف سلك الطريق وقطع
فيا فيها وهذب اخلاقه
باتباع سيد الامة وهاديا
فالاتباع لمثل هؤلاء السادة
لا بد تحصل المتبوع منه ثمرة
وشاهد ذلك قوله عليه السلام
المرء على دين خليله فلينظر
احدكم من يخالل فان لم تكن
يا اخ بالاتباع من كل الوجوه
قادرا فعليك بالمحبة وتصفية
المخاطر والله الموفق لمن شاء
وهو الهادي الى صراط المستقيم
وبعد فاقول وانا الفقير

مذکورہ بالا احادیث آیات کو پڑھنے کے بعد ان
اسرار کو معلوم کرنے کے شائق انسان کو ایک رفیق
کامل (مکمل) کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان سرکاری
حقیقت ایسی ہی ہستی کے ذریعہ کھل سکتی ہے جو راہ
سلوک کی واقف کار ہو۔ جو میدان معرفت میں شہسوار کی
گرہ چکی ہو اور جسے ہادی امت و سید المسلمین کی اتباع
اور اطاعت سے اپنے نفس کو مہذب بنا لیا ہو اسی قسم کے
سادات کی تابعداری سالک کیلئے نتیجہ خیر ہو سکتی ہے۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذیل اسی حقیقت کا
شاہد ہے۔ انسان اپنے دوست (رفیق) کے دین پر
ہوتا ہے۔ اس لئے تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ
اس امر کا لحاظ رکھے کہ دوستی کس سے کر رہا ہے۔
بھائی جان۔ اگر آپ کسی کی اتباع اور اطاعت پر
قادر نہیں ہیں تو کم از کم اتنا کھجے کہ لائق اتباع
ہستیوں سے محبت کھجے اپنے دل کو صاف اور
ستھرا رکھئے خداوند عالم جس کو چاہے ہدایت فرما سکے
اور ٹھیک راستہ دکھائی دلا دے حقیقت وہی ہے۔

الى الله ابو محمد عبد الاحد سليمان
 بن حافظ احمد ديوان غفر
 لهما الرحمن الحنفى مذهباً و
 المجدى النقشبندى القادر
 الشاذلى مشرباً والا جفوى
 السورى متوطناً المعروف
 بالصوفى واجيالاً بذالك
 الدخول فى فضل قوله عليه
 الصلوة والسلامان الله و
 ملائكته واهل سمواته واهل
 ارضه حتى لنملة فى حجرها و
 الحوت فى البحر يصلون على معلم
 الناس الخير ولانرجع اولاً الى
 سند الطريقة الشاذلية التى
 تلقيتها عن الاستاذ الاعظم
 والغوث الافخم العارف بالله
 تعالى سيدى الشيخ ابراهيم

الى الله ابو محمد عبد الاحد سليمان بن حافظ احمد
 ديوان غفر له الرحمن الحنفى مجدى نقشبندى
 قادى شاذلى ساكن قصبه لاجپور متعلقہ
 ریاست سچین ضلع سورت - صوفی
 (صاحب) کے نام سے مشہور خدا سے اپنے
 لئے اس کے عوض اس زمرہ میں
 شامل کر لئے جانے کی امید کرتا ہوں
 جس کے بارے میں حضور رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
 ہے کہ

خدا خدا کے فرشتے - اہل آسمان
 اہل زمین - یہاں تک کہ زمین کی چوٹی
 اور دریا کی مچھلی بھی اس شخص کے لئے طلب
 رحمت کرتی ہے جو لوگوں کو بہتری کی تعلیم دیتا
 ہو۔ اب ہم پہلے طریقہ شاذلیہ کی سند بیان
 کرتے ہیں جسکو میں نے اپنے استاذ اجل غوث
 اعظم عارف باللہ حضرت سیدی شیخ ابراہیم

الرشید الملکی قدس اللہ
 سرہ الغریز و هو اخذها
 عن القطب الرئيس سیدی
 السید احمد بن ادريس قدس
 سرہ و هو اخذها عن شيخه العارف
 بالله تعالى سيد عبد الوهاب
 التازي قدس سرہ و هو اخذ
 ها عن شيخ العارف بالله تعالى
 سیدی عبد الغریز الدباغ
 قدس سرہ و هو اخذها عن
 سيدنا الخضر عليه السلام
 و هو قد اخذها عن رسول
 الله صلعم بعد الوصول اليه
 كما هو معروف عند اهل الله
 بشرطه و احواله و لاستاذنا
 المذکور ايضا سند متصل
 بالطريقة الشاذلية المعروف
 بقطب خواجہ ابوالحسن شاذلی

الرشید قدس سرہ کی سے اور انہوں
 نے اپنے شیخ قطب اعلیٰ سیدی
 حضرت سید احمد ادريس قدس سرہ
 سے اور انہوں نے اپنے شیخ عارف
 باللہ سیدی حضرت عبد الوہاب تازی
 سے اور انہوں نے اپنے شیخ عارف
 باللہ سیدی حضرت عبد العزیز دباغ
 قدس سرہ سے اور انہوں نے سیدنا
 حضرت خضر علیہ السلام سے اور انہوں نے
 حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے
 آپ سے ملنے کے بعد جیسا کہ اہل اللہ
 کے نزدیک چند شرائط و حالات کے
 ساتھ معروف ہے حاصل کیا ہے
 اور ہمارے شیخ کے پاس
 طریقہ شاذلیہ کی سند
 متصل بھی ہے جو قطب خواجہ
 ابوالحسن شاذلی

قدس سرہ وقاعدۃ اہل ہذا
 الشان کل السند ما قلت سائطہ
 عن مقدارہ فافہم ولاجل ذالک
 اکتفینا بالسند المذکور انفا
 لقلة وسائطہ واعلم ان اس
 ہذا الطریقۃ ہی التقوی واتباع
 النبی المصطفی فی السر والنجوی
 حتی یتوصل الی کل مقصود
 ویقف علی عرفات الغیب و
 الشہود حتی ینال من معرفتہ
 سرما فی الخبر الوارد القدسی
 اعدت لعبادی الصالحین
 ما لا عین رات ولا اذن سمعت
 ولا خطر علی قلب بشر ویتحقق
 بکرامۃ المتابعۃ الخاصۃ المتضمن
 سر قولہ علیہ السلام لا یومن
 احدکم حتی یکون ہواہ تبعاً

قدس سرہ کی طرف منسوب ہے۔ اسکا خیال کھنا چاہئے
 کہ اس سلسلہ کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر بندہ درمیانی واسطے
 اسکی اصلی مقدار کم ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تہنہ ابھی ضر
 سند مذکور کو نقل کر دینا کافی سمجھا ہو کیونکہ اسکے واسطے
 کم ہیں۔ تم سمجھ لو کہ اس سلسلہ کی بنیاد تقوی اور پیرنگا
 اور جناب سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و باطنی
 تابعداری و فرمانبرداری پر رکھی گئی ہے۔ یہاں تک
 سالک منزل مقصود تک پہنچ جائے۔ اور عرفات غیب
 و شہود واقف ہو جائے تاکہ معرفت الہی سے بہرہ اندہ
 ہو کر ذیل کی حدیث قدسی کے اسرار و حفاظ اٹھائے
 میں اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار
 کر رکھی ہیں جو آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی ہیں اور نہ
 کسی کے خیال میں آسکتی ہیں۔ نیک بندوں کی تابعداری
 و اطاعت کی برکت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ارشاد ذیل کا بھید کھل جاتا ہو حضور پر نور فرماتے
 ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندا
 ہو ہی نہیں سکتا جب تک اسکی تمام خواہشیں میرے احکام کے

لما جئت به وتظهر ثمره المتبعين
 للسالك المتضمن لكمال المتبعين
 المشار اليها قوله تعالى ان
 اكرمكم عند الله اتقكم وقال
 الله تبارك وتعالى قل ان كنتم
 تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله
 والله اعلم قال سیدی احمد بن
 ادريس قدس سره في بعض
 المبشرات قال لي عليه السلام
 من انتسب اليك فلا اكله الے
 ولا ية غیری ولا الی کفالة غیری
 انا ولیه وكفيله وايضا قال
 عليه السلام من اخذ هذه
 الطريقة واجتهد فيها كتب
 في ديوان الله الاعلى الذي لا
 یغیر ولا یتبدل والبشائر
 فی حق الشیخ کثیر جدا لا یطاق

تابع نہ ہو جائیں۔ ذیل کے ارشاد کے بار میں بھی
 سالک کی سچی تابعداری ہی نتیجہ خیر ہوگی طرف
 اشارہ ہی۔ تم میں سے سب سے زیادہ بزرگ اور شریف
 وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہو۔ ایک اور جگہ
 خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ کہہ دیجئے کہ اگر تم
 لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری
 کرو خدا تم سے محبت کرے گا۔ واللہ اعلم حضرت تاج
 ادبیس قدس سرہ بعض بشارتوں میں فرماتے ہیں کہ رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تیری طرف
 منسوب گئے میں انہیں غیر کی دوستی اور غیر کی سچائی میں جانکی
 تکلیف نہ دوں گا پھر میں ہی انکا دوست اور خود میں
 انکا کفیل ہوں نیز آئیے فرمایا کہ جس شخص نے اس طریقہ
 کو اختیار کیا اور پھر ہمیں کوشش کی اسکا نام اس علم
 ذکر الہی میں لکھا جائیگا جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل
 نہیں ہو سکتا۔ حضرت موصوف کو اس قسم کی بشارتیں
 بہت سی اور خاص خاص نوعیت کی ہوتی ہیں
 ہم ان سب کو درج نہیں کر سکتے کیونکہ وہ

ان نکتہ بقصور فہم السامعین
لہا والناظرین فیہا وقد ورد
فی الخبر حدیثوا الناس علی قدر
عقولہم وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ فی کل لمحۃ ونفس عدد
ما وسعہ علم اللہ قال سیدی
احمد بن ادیس قدس سرہ اجتمعت
بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتماعاً
صور یاومعہ الخضر علیہ السلام
فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الخضران یلقننی اوراد الطریقتہ
الشاذلیۃ فلقننیہا بحضرتہ ثم
قال صلی اللہ علیہ وسلم للخضر
علیہ السلام یا خضر لقنہ ما
کان جامعاً لساائر الاذکار و
الصلوات والاستغفار
الطویل والتہلیل فقال خضر

دیکھئے اور سنئے والوں کی فہم و ادراک سے
بالا تر ہیں۔ اور حدیث شریف بھی یہی حکم دیتی
ہے لوگوں سے ان کی عقل اور سمجھ کے مطابق
گفتگو کرو۔ صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم
حضرت سیدی احمد بن ادیس فرماتے
ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت سے بالمشافہ مشرف
ہوا۔ آپ کے پاس خضر علیہ السلام بھی موجود تھے
حضور پر نور نے حضرت خضر علیہ السلام کو
حکم دیا کہ ان (حضرت احمد بن ادیس) کو
کو طریقت شاذلیہ کے اوراد و وظائف سکھا دیجئے
خضر علیہ السلام نے حضور کے سامنے ہی مجھے
ان وظائف و اذکار کی تلقین فرمائی پھر حضور نے
حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ انکو وہ چیز سکھاؤ
جو تمام اوراد کو شامل ہے جس میں تہلیل و تسبیح
بھی ہے درود و صلوٰۃ بھی ہے اور استغفار
طویل بھی ہے خضر علیہ السلام نے عرض کی

لقنه ما كان جامعاً لساائر
الاذكار وفاتحة الاورد
والتهليل والصلوة العظيمة
والاستغفار الطويل فقال
خضر عليه السلام اي شيء
هو يا رسول الله فقال قل لا
اله الا الله محمد رسول الله
في كل لمحاة ونفس عدد ما وسعه
علم الله نفعنا الله تعالى ببركات
امين ولقد بايعت اولاً بابا
لشيخ العاشق الكامل مولانا
حضرت شاه نظام الدين قدس
سره وهو عن شيخ محمد جان
قدس سره وهو عن مولانا
شاه غلام علي شاه الدهلوي
قدس سره فنكتبس بانوار
بركات النقشبندية ونرجوا

يا رسول الله وہ کونسی چیز ہے جو تمام
وظائف اور اذکار کو شامل ہے۔
حضور پر نور نے فرمایا لا اله الا الله
محمد رسول الله فی کل لمحاة و
نفس عدد ما وسعه علم الله۔
خدا ہمیں بھی اس کی برکات سے
مستفید فرمائے۔ آمین۔ اور میں نے
بیشتر شیخ کامل عاشق الہی
حضرت شاہ نظام الدین قدس سرہ
سے بیعت کی ہے اور انہوں نے
شیخ حضرت محمد جان قدس سرہ
سے اور انہوں نے حضرت مولانا
شاہ غلام علی شاہ دہلوی
قدس سرہ سے بیعت کی ہے
پس ہم انوار برکات نقشبندیہ سے
روشنی اندوز ہوتے ہیں۔ اور خدا سے

بالله تعالیٰ برکات القادرۃ
 لسیدنا وغوثنا حضرت شیخ
 محی الدین عبد القادر الجیلانی
 قدس سرہ وطریق الجشتیۃ
 لسیدنا خواجہ معین الدین
 قدس سرہ و برکات خواجہ
 عبد اللہ شطار قدس سرہ
 والسہروردیۃ بحضرت
 خواجہ شہاب الدین سہروردی
 قدس سرہ فبا یعنابو اسطۃ
 خلفاء رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وأمنابا للہ کما هو
 با سماءہ وصفاتہ وقبلنا جمیع
 احکامہ وتبرأنا من الکفر و
 الفسوق والعصیان ونشهد
 بان لا الہ الا اللہ ونشهد
 ان محمدا عبده ورسوله و

اپنے غوث و سردار حضرت شیخ محی الدین
 عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے
 سلسلہ قادریہ کی اور سیدنا حضرت
 خواجہ معین الدین چشتی کے سلسلہ چشتیہ
 کی اور حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی
 قدس سرہ کے سلسلہ سہروردیہ کی اور
 حضرت خواجہ عبد اللہ شطار قدس سرہ
 کے برکات و فیوض کے متمنی ہیں۔ لہذا
 خلفائے کرام کے توسل سے ہم نے رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی
 ہے۔ ہم اللہ کے ساتھ جیسا کہ وہ اپنے
 اوصاف و کمالات میں ہے ایمان لائے
 ہیں۔ ہم نے اللہ کے تمام احکام مانے ہیں
 ہم کفر و فتنہ و فجور سے بری رہے ہیں۔
 اور ہم ایسے امر کی شہادت دیتے ہیں
 کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
 حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

وَبِهَانَحْيِي وَبِهَانَمُوتِ اِنْ شَاءَ
 اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ اللَّهُمَّ اَرْزُقْنَا
 وَمِنْ مَعْنَا فَتَحْمُمْ وَخَيْرِ الدَّارَيْنِ
 فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ مَرَّةً وَ
 سُورَةَ الْاِخْلَاصِ اَحَدُ عَشْرَ
 مَرَّةً ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ اَكْبَرُ
 اَحَدُ عَشْرَةَ مَرَّاتٍ اسْتَغْفِرَ اللَّهُ
 مِنْ جَمِيعِ مَا كَرِهَ اللَّهُ قَوْلًا وَفِعْلًا
 وَخَاطَرًا وَسَامِعًا وَنَاطِرًا لَا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي
 الْاَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي
 الْاَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ
 وَعَلَى جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى اَوْلِيَائِكَ

زندگی ہو یا موت دونوں حالتوں میں
 ہم زندہ بھی اسی اقرار کے ساتھ ہیں اور
 انشاء اللہ مرینگے بھی اسی اقرار کے ساتھ
 اے اللہ ہم کو اور ہمارے ساتھیوں کو ان حضرات
 کے فتوحات اور دونوں جہاں کی بہتری
 عطا فرما۔ اب مسطورہ ذیل فاتحہ پڑھ کر اس کا
 ثواب ان حضرات کی ارواح کو بھیہ کیا جاوے۔
 سورہ فاتحہ ایک مرتبہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ
 سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر گیارہ
 مرتبہ استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولاً وفعلاً
 و خاطر او سامعاً و ناظر او لاحول ولا قوۃ الا باللہ
 العلی العظیم تین بار۔ اہی عالم ارواح میں ہمارے
 سردار حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی روح پر اجسام میں اُنکے جسم پر قبور میں حضور کی قبر
 پر درود و رحمت بھیج اور تمام نبیوں و رسولوں
 مقرب فرشتوں اپنے دوستوں
 (اولیاء کرام)

واصفیائک و اهل طاعتک
اجمعین و ارحمنا معهم برحمتک
یا ارحم الراحمین اللہ اللہ اللہ
انت امامی انت یمینی انت
شمالی انت فوقی انت تحتی
انت خلفی فاینما تولوا فثم
وجه اللہ

اپنے احباب اور اپنے طاعت گزاروں پر
رحمت بھیج۔ خداوند ان لوگوں کے ساتھ ہم پر
بھی رحمت فرمائے تمام رحم کرنے والوں سے
زیادہ رحم کرنیوالے اپنی رحمت کی طفیل ایسا
ہو کر۔ آمین۔

میرے آگے میرے دائیں طرف میری
بائیں طرف میرے اوپر میرے نیچے اور میرے پیچھے تو یہی
ہے۔ پس جدھر منہ کروادھر خدا ہی کی ذات موجود
ہے۔ (آیت)

هَذِهِ الصَّلَاةُ الْعَظِيمَةُ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيِّدَنَا الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِتَلْقِينِهَا لِسَيِّدِ أَحْمَدَ بْنِ أَدِيرَ قَدَسَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي مَلَأَ أَرْكَانَ
عَرْشِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَقَامَتْ بِهِ عَوَالِمُ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقُدْرَةِ الْعَظِيمِ وَعَلَى آلِ نَبِيِّ اللَّهِ الْعَظِيمِ
بِقُدْرَةِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدِ مَا فِي
عِلْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ صَلَوةً دَائِمَةً بَدَ وَا مِ اللَّهُ الْعَظِيمِ تَعْظِيمًا لِحَقِّكَ
يَا مَوْلَانَا يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا ذَا الْخَلْقِ الْعَظِيمِ وَسَلِّمْ

عليه وعلى اله مثل ذلك اللهم اجمع بيني وبينه كما جمعت
بين الروح والنفس ظاهرا وباطنا يقظة ومناما واجعله
يارب روحا لذاتي من جميع الوجوه في الدنيا قبل الآخرة يا عظيم

الاستغفار الكبير

استغفر الله العظيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم غفارت
الذنوب ذوالجلال والاكرام واتوب اليه من جميع المعاصي
كلها والذنوب والاثم من كل ذنب اذنبته عمدا وخطاء
ظاهرا وباطنا قولا وفعل في جميع حركاتي وسكناتي وخطاتي
وانفاسي كلها دائما ابدا سرورا من الذنب الذي اعلمه و
من الذنب الذي لا اعلمه عد ما احاط به العلم واحصاه
الكتاب وخطه القلم وعد ما وجدت القدره وخصصته
الارادة وملا دكلمات الله كما ينبغي لجلال وجهه ربنا وجماله

وكمال له وكما يحب ربنا ويرضاه
فالان اذكرك مما افادنا به
بعض مشائخنا السادات
الصوفية فانه مكاشف
رموز الحقيقت وهو المسمى

پس میں اب ہمارے بعض مشائخ حضرات صوفیہ
کے بعض افادات کو تم سے بیان کرتا ہوں اور
فی الحقیقت یہ اسرار حقائق کا اظہار ہی اور یہی
مکاشفہ رموز الحقیقت اسکا تاریخی نام ہے۔

بالاسم الموح بیان الذکر

اعلم ايها الطالب جعلني
الله واياك من الشاكرين
واحشرنى واياك في زمرة
الذاكرين. ان الا فضل و
المختار في الذكر ذكر لا اله
الا الله لان الوارد في الحديث
افضل الذكر لا اله الا الله
ولان فيها نفي كل شيء ما
سوى الله تعالى واشباته تعالى
وذلك الذكر ينقسم الى قسمين
حقيقي وغير حقيقي امّا
الذكر الحقيقي فهو شهود
الحق تعالى بعين القلب
في هذه الدار واما غير الحقيقي
ينقسم الى قسمين ذكر جلي

(اور اسکے ترجمہ کا تاریخی نام خلاصہ حقیقت ہے ترجمہ)

ذکر کا بیان

اے طالب! اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تجھ کو
شکر کرنے والوں میں سے کرے اور
مجھے اور تجھے زمرة ذاكرين میں سے
اُٹھاوے۔ سمجھ لے بے شک سب
افضل و پسندیدہ ذکر لا اله الا
الله ہے کیونکہ حدیث شریف میں وارد
ہے کہ سب افضل ذکر لا اله الا الله
ہے۔ اس میں سوائے اللہ تعالیٰ کے
ہر شئی کی نفی ہے اور صرف اللہ کا ہی
اثبات ہے۔ اس ذکر کی دو قسمیں ہیں
حقیقی اور غیر حقیقی۔ ذکر حقیقی تو یہ کہ
اسی دنیا میں حق تعالیٰ کو قلب کی
آنکھ سے دیکھ لے۔ غیر حقیقی کی
بھر دو قسمیں ہیں۔ ذکر جلی
یا ظاہر

وذكر خفي امّا الذّكر الجلي
 فهو الذي يتلفظ بلا اله الا
 الله باللسان واما ذكر الخفي
 فهو الذي يتحفظ معناها في
 القلب وهو محل مشاهدته
 تعالى والقلب يطلق على
 المعنيين احدهما هو اللحم
 الصنوبري لشكل المودع
 في الجانب الايسر تحت الشدة
 والثاني هو نور لطيف ربّاني
 وروحاني تعلق بذلك القلب
 وهو المسمى بالحقيقة الانثى
 والروح الانساني وهو محل
 لمشاهدته تعالى ثم ان القلب
 لما كمل استعداده وقوي نور
 بدوام الذّكر المستعد للمراقبة
 المستعدة للمشاهدة صار مرآة

وذكر خفي۔ ذکر جلی سے مطلب زبان
 سے لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ ذکر خفی سے
 مطلب اس کے معنی کو قلب میں
 محفوظ کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے
 مشاہدہ کا محل ہے۔ خود قلب کا اطلاق
 دو معانی پر ہوتا ہے۔ ایک تو وہ
 گوشت کا مخروطی شکل کا لوتھر جو
 سینہ میں بائیں طرف رہتا ہے
 اور دوسرا وہ نور لطیف ربّانی
 وروحانی جو اس قلب کے ساتھ
 متعلق ہے جو حقیقۃً انسانیہ اور روح
 انسانی کے نام سے موسوم ہے اور جو مشاہدہ
 الہی کا محل واقع ہوا ہے۔ جب اس قلب کی
 استعداد کامل ہو جاتی ہے اور پیہم بخشی
 کے ساتھ ذکر کرنے سے اسکے نور میں اتنی
 طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ مشاہدہ الہی
 کر سکے تو سو وقت تجلی الہی کیلئے قلب بجزلہ سے پیشہ ہو جاتا ہے

لتجلی الالہی وهو الجمع بین
البحرین وهو المتلقى بین العلمین
ولذلك کان عرش الله تعالى
كما جاء فی الحدیث قلب المؤمن
عرش الله تعالى واذا عرفت
هذا فاعلم ان قول الشيخ محي
الدین ابن عربی قدس سره
السبحانی هـ

انا القرآن والسبع المثاني
وروح الروح لا روح الاواني
وفوادي عند مشهودي مقیم
بمشاهدہ وعندك لسانی
وللقلب باعتبار الوصف
وجمان ظاهر وباطن وظاهر
مظلم جسماني وهو اللحم الصنوبري
وباطنه نوراني روحاني و
هو الروح الانساني فكشافته

یہی مراد جمع بین البحرین ہے جو دونوں
عالموں میں ذریعہ اتصال ہے۔ اسی لئے
اسی حالت میں وہ مثل عرش الہی کے
ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا کہ مومن
کا قلب اللہ تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے
جب تو نے یہ سمجھ لیا تو حضرت
شیخ محی الدین ابن عربی قدس
سرہ الشجانی کے قول کی حقیقت
تجھ پر ظاہر ہو جائے گی کہ میں قرآن
اور سبع المثانی ہوں۔ روح کی روح
ہوں جسم کی روح نہیں میرا دل
اس کی تحلیات کو دیکھنے والا
ہے۔ اور تیرے نزدیک میری
زبان ہے۔ قلب کی باعتبار وصف کے
دو صورتیں ہیں۔ ظاہر و باطن۔ ظاہر تو
اکثیف جسم رکھنے والا گوشت صنوبری ہے
اور باطن نورانی روحانی جو وہی روح انسانی ہے

ظلمانیۃ بمباشرة الطبعیۃ
النفسانیۃ ولطافۃ نورانیۃ
بمواجهة الجمۃ الربانیۃ فهو
شہید تجلی الحق سبحانہ و
تعالیٰ فی مرآۃ من غیر اتحاد
ولا حلول ولا اتصال ولا
انفصال فانہ تعالیٰ مقدّس
عن ان یتحدّثہ بالحوادث
او یتحدّث بہ ویحلّ فیہا و
یتصل بہا و ینفصل عنہا و
ینفعل منہا لانّ ذلک کلّہ لا
بدّ من وجودہنّ والحال انّ
الوجود واحد لا تعدّد لہ
اصلاً فالذکر بقول لا الہ الا
اللہ کاشف القلوب وبقول
اللہ کاشف الارواح وبقول
ہوہو کاشف الاسرار ولا الہ

ظلمانیۃ نفسانیت طبیعت کے
ملنے سے ہے اور لطافت نورانیہ
اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے ہے۔
پس وہ اپنے آئینہ میں حق سبحانہ
و تعالیٰ کی تجلی بغیر اتحاد۔ حلول۔
اتصال و انفصال کے دیکھتا ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اس
بات سے کہ اس میں کوئی چیز
اُتر جائے۔ حل ہو جائے۔ مل جائے
یا علیحدہ ہو جائے۔ کیونکہ یہ
واقعات دو وجود پر دلالت کریں گے
حالانکہ وجود تو ایک ہی ہے جس کے
لئے تعدّد ممکن نہیں پس ذکر لا الہ
الا اللہ دل کو کھولنے والا اور
اللہ کا ذکر روح کا کھولنے والا ہے
اور ذکر ہوہو سے اسرار کے
پردے اُٹھتے ہیں اور لا الہ الا اللہ

الا الله مقناطیس الاسرار
 فالقلب والروح والسر بمنزلة
 طیر فی قفصة والقفص فی
 بیت والیت بمنزلة القلب
 والقفص بمنزلة الروح و
 الطیر بمنزلة السر فلا اله
 الا الله قوّة القلوب الله الله
 قوّة الارواح هو هو قوّة
 الاسرار وافتح باب قلبك بفتح
 قولك لا اله الا الله وباب حك
 بفتح قولك الله الله وباب
 سرک بفتح قولك هو هو
 وطریق ذکرک بالذکر المشار
 الیه اذا اردت ان تقول
 بلسانک لا اله الا الله وتحفظ
 بقلبك معناها نفیا واثباتا
 فالمنفی هنا ان تنفی انیتک الوهمیة

اسرار معرفت کے لئے مقناطیس قوت
 رکھتا ہے۔ پس دل روح۔ سر کی مثال
 ایسی ہے جیسے ایک طائر قفص میں
 اور قفس گھر میں ہو اور گھر بمنزلہ دل
 کے ہے اور قفس بمنزلہ روح ہے اور
 طائر بمنزلہ سر کے ہے۔ پس لا اله الا الله
 قلوب کے لئے قوت۔ الله الله ارواح
 کے لئے قوت اور هو هو اسرار کے
 لئے قوت ہے۔ پس ذکر لا اله الا الله
 کی کنجی سے اپنے قلب کا دروازہ کھول
 اور اپنی روح کا دروازہ الله کے ذکر کی کنجی
 سے اور اسرار کا دروازہ هو هو کے ذکر سے
 کھول۔ مذکورہ بالا ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ
 جب بیان سے لا اله الا الله کہنے کا ارادہ
 کرے تو قلب میں اوسکے اثباتی اور منفی
 معانی کو محفوظ کرے۔ پس منفی معنی محفوظ کرنے
 سے یہ مراد ہے کہ اپنی ہستی کی نفی کر دے

بان تصوّر لا انا نیت لی عند
 قولك لا اله والا ثبات ان
 تثبت وجود الله تعالى عند
 قولك الا الله واذا اردت
 ان تقول بلسانك الله الله
 وتحفظ بقلبك معناها ومقصود
 بها اثباته فقط وان اردت
 ان تقول بلسانك هو هو
 فتحفظ بقلبك معناها الموحی
 اليها بالا ثبات المذكور ثم
 الفرق بين الذکر بقولك الله
 الله وبقولك هو هو ان قولك
 الله الله مشیر الی ظاهرات
 الحق باعتبار شمول ظهوره
 لبطونه وقولك هو هو مشیر
 الی باطن ذات الحق تعالی
 باعتبار شمول بطونه لظهوره

یعنی لا الہ کہنے کے وقت سمجھ لے کہ
 میرا وجود نہیں ہے۔ اور اثباتی معنی
 سے یہ شلب ہے کہ الا اللہ کہتے وقت
 یہ سمجھ کہ اللہ ہے اور جب بان اللہ اللہ کہتے تو دل میں
 اس کے معنی محفوظ رکھ کر فی الواقع اللہ ہے
 فقط اور جب زبان سے ہو ہو کہے تو
 مذکورہ بالا اثباتی معانی قلب میں
 محفوظ کرے۔ اسد اسد اور ہو ہو
 کے ذکر میں ظاہر و سرق یہ ہے
 کہ اسد اسد سے توحق تعالیٰ کی
 ظاہر ذات کی طرف اشارہ ہے
 اس اعتبار کے ساتھ کہ اس کے
 ظاہر کے ساتھ باطن بھی شامل ہے
 لیکن ہو ہو سے حق تعالیٰ کی ذات
 باطن کی طرف اشارہ ہے اس
 اعتبار کے ساتھ کہ اس کے
 باطن کے ساتھ ظاہر بھی شامل ہے

ثم اذا اردت الذكرو في الخلوت
بالذكر المكنى اليه فتغتسل و
وتب من جميع المعاصي و تطهر
ثيابك ومكانك وتقع في الخلوة
مترجعا مستقبل القبلة واضعا
يديك على ركبتيك عامضا
عينيك شارعا في الذكر بآتم
التعظيم والتكريم بحيث تطلع
لا اله من تحت صدرك تضرب
بالا اله على قلبك حتى يتصل
تأثيره بجميع اعضاءك ويستقر
فيها وتدوم بها المشاهدة فان
حصلت لك المشاهدة حصل لك
المراد فاذا ورد وارد في خاطرك
حال ذكرك فتغنيه بلا اله و
تثبت وجود الله بالا اله حتى
يفزع قلبك من الخيال الوهمية

پس جب تو خلوت میں ذکر کا ارادہ
کرے تو پہلے غسل کر اور تمام گناہوں
سے توبہ کر کپڑے اور جگہ کو پاک نشا
کر اور چار زانو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر
قبلہ رو بیٹھ جائے نکھیں بند کر کے تمام
و کمال تعظیم و تکریم کے ساتھ ذکر شروع
کر اس طرح کہ لا اله کو ناف سے
کھینچ کر الا اللہ کی ضرب دل پر لگا دے
حتیٰ کہ اس کی تاثیر تمام اعضا میں سرایت
کرے اور ان میں پھیر جائے اور اسکے
ساتھ مشاہدہ برقرار رہے پس اگر
تجھے مشاہدہ حاصل ہو گیا تو مراد حاصل
ہو گئی۔

جب ذکر کے وقت کوئی خطرہ گذرے
تو اس کو مٹا دے اور لا اله کے
ساتھ وجود خدا کو قائم رکھ
حتیٰ کہ تیرا قلب خیالات و ہمئیہ

المجازية فعند ذلك تشتغل
بمشاهدة تعالى فذكر لا اله
الا الله مركب من نفی واثبات
فبالنفی يزول مرض القلب
من الاخلاق النفسانية و
بالاثبات تحصل صحة القلب
من اشراق الانوار الربانية
بمشاهدة ترفع الى وان تحقق
هذا القلب في الذكر صا حيا
من خاص الخواص من اولياء
الله تعالى فانهم

مجازیه سے خالی ہو جائے پس اُس
وقت مشاہدہ خدا میں مشغول ہو جا
تو ذکر لا اله الا اللہ نفی و اثبات سے
مکرب پیہ تو نفی سے تو امراض قلب
مثل اخلاق نفسانیہ وغیرہ زائل ہو جاتے
ہیں۔ اور اثبات سے قلب کی صحت
حاصل ہو جاتی ہے جیسے اللہ سبحانہ کے
مشاہدہ سے اس کے انوار ربانیہ درخشاں
ہونے لگتے ہیں۔ جب ذکر الہی میں قلب
مستقر ہو جاتا ہے تو ذکر خواص اولیاء
اللہ سے شمار ہونے لگتا ہے۔

مراقبہ کا بیان

اعلم ايها الطالب جعلني الله
واياك من الراغبين واحشني
واياك في زمرة المراقبين
المراقبة هي التي تخرج من

اے طالب اللہ سبحانہ مجھ کو اور تجھ کو
راغبین سے کرے اور میرا اور تیرا
حشر مراقبین میں کرے۔
سمجھ لے کہ مراقبہ اس کا نام ہے کہ بالکلیہ

الحول والقوة مراقبا للحق تعالى
 معرضا عما سواه مستغرقا في
 بحر مشاهدته فلا تحصل تلك
 المراقبة الا بملازمة الذكر
 وهو الخروج عن ذكر ما سوى
 الله تعالى ونسيان غيره تعالى
 بان يلزم ذكره ومراقبته
 تعالى دائما في جميع اوقاتك
 وحالاتك فاذا حصلت المراقبة
 حصلت المشاهدة ثم اذ الذكر
 المستعد للمراقبة ثلاثة اصناف
 احدها ذكر القلب وهو ان
 لا تنساه لقربه وثانيها ذكر
 نعوت المذکور وهو الذي
 استولى به شهودها على نفس
 الذکر بحيث يغيب عن نفسه
 وثالثها ذکر شهود المذکور

اپنی قوت و طاقت سے خارج ہو کر اور تمام
 ماسوا سے روگرداں ہو کر صرف اسی حق سبحانہ
 کا خیال دل میں محفوظ رکھ کر اوسکے دریا مشاہدہ
 میں غرق ہو جا۔ پس بلا ملازمت ذکر کے مراقبہ
 حاصل نہیں ہو سکتا پس اللہ سبحانہ کا ذکر اس طرح
 لازم ہو جا کہ تمام ماسوی کو فراموش کر دیا جا
 اور ہمیشہ ہر حال میں اسی کا خیال دل میں محفوظ
 رہے جب مراقبہ کامل ہو گا تو مشاہدہ حاصل
 ہو جاوے گا پھر ذکر موجب تکمیل مراقبہ کی تین
 قسمیں ہیں ایک اس طرح ذکر قلبی ہے کہ اللہ
 سبحانہ کی قربت کی وجہ سے اوسکو کبھی فراموش
 نہ کیا جاوے۔

دوسری قسم صفات مذکور کا اس طرح
 ذکر کیا جاوے کہ نفس ذکر پر اوس کا
 شہود غالب ہو جاوے بلکہ اپنی
 ہستی سے بھی غائب ہو جاوے
 تیسری قسم مذکور کا اس طرح مشاہدہ ہو جاوے

وهو الذي تعقبه الغيبة عن
الذكر فان شروط الذكر هو
الذي غرق الذكر في ذكر
المذكور وغاب الذكر في
المذكور ثم المراقب حال
مراقبته له تعالى ينبغى ان يراقب
له تعالى بعين بصيرة فتنظره
في كل العوالم من الاجسام و
عالم المثال وعالم الارواح
وعالم المعاني بالصورة المستبينة
بذلك العالم بان يظهره عنده
في كل صورة وجه الله الذي
عبر عن وجود تلك الصورة
في الاشياء كلها وهو الاسماء
من الاسماء التي عينتها الذات
التي ظهرت في الاشياء لان ظاهر
تلك الاشياء لا يكون الا ظاهر

کہ ذکر سے بھی بے خودی حاصل ہو جاوے
اس واسطے کہ اصل ذکر کی بڑی
شرط یہ ہے کہ ذکر مذکور میں غرق
اور غائب ہو جاوے۔
پھر وقت مراقبہ کے اللہ سبحانہ کا
عین بصیرت سے مراقب کا مراقبہ
کرنا ضروری ہے

پس عالم اجسام اور عالم مثال۔
عالم ارواح اور عالم معانی میں
اوس عالم کی مناسب صورت سے
اوسکو دیکھے اس واسطے کہ وہ سبحانہ
تعالیٰ ہر ایک عالم کی صورت
مناسبہ سے اوسکے قلب میں
تجلی فرما دے گا۔

اور درحقیقت وہ صورتیں اوسکے
اسماء کے مظاہر ہیں اس واسطے کہ
سب اشیاء میں اوسے کا وجود ظاہر ہے

وجود الحق تعالیٰ وہو لا یكون
 ذلك الا شیون صورة ذاته
 تعالیٰ وذلک شیون فی مرتبته
 الاحد وغیب الهویۃ عین ذاته
 تعالیٰ لان شخص الشئی مثلاً
 عین حقیقۃ لا غیر مع عوارض
 الشخصۃ لها لکن باعتبار
 تغاثرهما العقلی فلا شخاصه
 مظاهر الحقائق الخارجیۃ کما
 انها مظاهر الذات المطلق
 فلا ینظر احد من العارفین
 یکل عین ونظر شیئاً من الاشیاء
 الا ینظر وجود الحق تعالیٰ
 فی قلبه اولاً ثم بعد ذلك
 ینظر ذلك الشئی فادراوی
 احد خلقاً من المخلوقات مثلاً
 فقد رأی الاول والاخر

اور وہ صور علمیہ اوسی کے شیونات
 ذاتیہ ہیں اور مرتبہ احد اور غیب
 ہوتیہ میں وہ شیونات عین ذات
 ہیں اس واسطے کہ شئی کا تشخص مع
 عوارض مشخصہ کے اوس کی عین حقیقت
 ہے غیر نہیں لیکن اون دونوں میں
 تغاثر عقلی کا اعتبار ثابت ہے
 اور اوسکے تشخصات حقائق خارجیہ کے
 مظاہر ہیں جیسے حقائق خارجیہ ذات
 مطلق کے مظاہر ہیں سو اب عرفا
 اپنی عین بصیرت سے ہر شے میں
 اولاً وجود حق سبحانہ ملاحظہ
 کریں گے بعد ازاں اوس شے
 کو دیکھیں گے (دوسرے مرتبہ کی)
 ظاہری مثال ایسی ہے جیسے کوئی
 شخص مخلوقات میں سے کسی شے کو
 دیکھے تو اوس شے کا اول آخر

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَرَأَى الْحَقَّ
 الْمَوْصُوفَ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ
 فَإِنَّ مَنْ رَأَى مِنْ مَرْتَبَةِ الْأَعْيَانِ
 الثَّابِتَةِ فَهُوَ فِي الْمَقَامِ الْجَمْعِ وَ
 طَرِيقِ الْمِرَاقِبَةِ الْمُسْتَعْدَةِ
 لِمُشَاهَدَةِ تَعَالَى أَنْ تَنْفَى
 أَنْتَ الْوُجُودِيَّةُ أَوَّلًا وَهُوَ
 عَيْنُ مَعْنَى لَا إِلَهَ ثُمَّ تَنْبُتُ الْحَقَّ
 تَعَالَى فِي قَلْبِكَ ثَانِيًا وَهُوَ عَيْنُ
 مَعْنَى لَا إِلَهَ وَإِنْ تَدْرُومُ بِذَلِكَ
 فِي مِرَاعَاتِ السَّرِّ بِمَلَا حِظَةٍ
 الْحَقَّ تَعَالَى فَهُوَ فِي الْمَثَالِ فِي
 تِلْكَ الْحَالِ كَحَالِ الْهَرَّةِ فِي وَقْتِ
 مِرَاقِبَتِهَا لِلصَّيْدِ حَتَّى اخْتَلَتْ
 الْمِرَاقِبَةُ اخْتِلَ الْغَرَضُ فَهَذَا
 قَالَ ابْنُ الْفَارُضِ لَوْ حَضَرَتْ
 لِي سَوَاكُ ارَادَةُ عَلِيٍّ خَاطِرِي

ظاہر باطن کا خیال گزر گیا پھر سمجھ گیا
 کہ ہر شے کا اول آخر ظاہر باطن تو خدا
 تعالیٰ ہے تو جو اسکو مرتبہ اعیان ثابتہ
 میں دیکھے گا وہ مقام جمع میں ہے اور تحصیل
 مشاہدہ کے لئے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ
 پہلے اپنی خودی کی نفی کرے اور یہی لا
 الہ کے معنی ہے۔ پھر حق تعالیٰ کو اپنے
 قلب میں ثابت کرے اور یہی لا الہ کے
 معنی ہیں اور ہمیشہ باطن میں حق کے ملاحظہ
 کے ساتھ اسکی رعایت رکھے۔

اس وقت اس کا حال مثل اس بلی
 کے ہونا چاہئے جو شکار کے خیال
 میں ہوتی ہے۔ جب مراقبہ میں حائل
 واقع ہوگا تو مقصود میں بھی خلل واقع
 ہو جاوے گا اس مقام میں ابن الفارض
 کا قول ہے کہ اگر میرے قلب پر
 بجز تیرے سہواً بھی خیال گزرے

سہوا قضیت بردتی فینبغی
 لك ان تدوم فی سرك مشاہدۃ
 الحق تعالیٰ لیحصل لك الریح
 العظیم والثواب الکریم فافهم
 اعلم ایہا الطالب جعلنی اللہ و
 ایاك من المتوجہین واحشر فی
 وایاك بنہم ان التوجہ ہو
 الخروج عن كل داعیة تدعوا
 الی غیر اللہ تعالیٰ وتوجہ بکلیۃ
 الی اللہ عز وجل وتحضر مع اللہ
 فی جمیع حرکاتك وسکناك
 وطریق التوجہ ان یکون قلب
 المتوجہ حاضرًا باللہ تعالیٰ
 مجردا عن لباس الحروف والاصوات
 العربیۃ والعجمیۃ خالیًا من جمیع
 الیہات کلماتہا وھو فی المثال
 کثخص اراد ان ینغمس برأسه

تو میں اپنی مرتدی کا حکم لگا دوں گا تو اب
 ضرور ہے کہ ہمیشہ تیرے باطن میں مشاہدہ حق
 کا خیال رہے تاکہ تجھ کو بڑے راحت اور ثواب
 عظیم حاصل ہو۔ اے طالب اللہ تعالیٰ مجھ کو
 اور تجھ کو متوجہین میں سے کرے اور انہی زمرہ
 میں میرا اور تیرا حشر کرے سمجھئے کہ توجہ ایسے
 خیالات سے باز رہنا ہے جو غیر اللہ کی طرف
 متوجہ کرے اور بتماہ اوس حق سبحانہ کی جانب
 متوجہ ہو جاوے اور اپنی تمام حرکات و سکنات
 میں اسی کو حاضر و ناظر سمجھے اور توجہ کا
 طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ متوجہ کا قلب اللہ
 تعالیٰ کے ساتھ حاضر رہے جو
 عربی عجی حروف و اصوات
 کے لباس سے مجرّد ہو اور اوس کا
 قلب تمام جہات سے خالی ہو اور اس کا
 حال مثل اوس شخص کے ہے جو
 دریا میں اپنے سر کو گردن تک ڈوباوے

فِي الْبَحْرِ وَيَغْمِسُهُ فِي ذَاخِلِ ذَلِكَ
 الْبَحْرِ إِلَى حَدِّ عُنُقِهِ وَيَفْتَحُ
 عَيْنِيهِ فِيهِ فَمَا رَأَى إِلَّا الْبَحْرَ
 كَذَلِكَ الَّذِي مِنْ كَانَ يَتَوَجَّهَ
 بِعَيْنِ قَلْبِهِ إِلَى الْحَقِّ تَعَالَى فَلَمْ
 يَنْظُرْ إِلَّا وَجُودَ الْحَقِّ تَعَالَى فَاعْلَمْ
 ذَلِكَ وَأَذْأَعِرْ عَلَيْكَ ذَلِكَ
 التَّوَجُّهَ فَعَلَيْكَ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى
 طَرِيقِ آخِرٍ وَهُوَ أَنْ لَا تَغْفَلَ
 وَلَا تَنْسِيَ الْأَسْمَ الْجَامِعَ اللَّهُ
 فِي قَلْبِكَ وَرَاقِبْ مَعْنَاهُ دَائِمًا
 كُلَّ أَوْقَاتِكَ وَجَمِيعَ حَالَاتِكَ وَ
 هُوَ فِي الْمَثَالِ كَمَا نَظَرَ إِلَى شَيْءٍ ثُمَّ
 يَتَعَقَّلُ بِذَلِكَ النَّظَرَ فِي اللَّهِ مَعْنَى
 الْأَسْمَ الْجَامِعَ وَهُوَ ذَاتُ الْحَقِّ
 تَعَالَى فَإِنَّكَ إِذَا مَعْنَتَ النَّظَرَ
 فِي هَذَا الشُّغْلِ وَتَحَقَّقْتَ بِهِ

اور اوس میں اپنی آنکھیں کھولے تو توجہ
 دریا کے اور کچھ نہیں دیکھ سکا پس اسی طرح
 جو شخص اپنی چشم بصیرت سے خدای تعالیٰ
 کی جانب متوجہ ہو گا تو وہ بھی وجود حق کے
 سوا اور کچھ نہیں دیکھ سکا اس کو خوب سمجھ لے
 اور اگر تجھ پر ایسی توجہ دشوار ہو تو توجہ
 کا دوسرا طریقہ اختیار کر کہ اسم جامع
 کو کسی حال میں فراموش نہ کرے اور کسی
 وقت اس سے غافل نہ ہو اور ہمیشہ اپنے
 جمیع اوقات و حالات میں اس کے معنی
 قلب میں محفوظ رکھیں اور اس کے اس کا حال
 مثل اس شخص کے ہو جو کسی شے کی
 جانب ٹکٹ کی لگائے ہوئے ہو اسی طرح
 اسم جامع اللہ کے معنی کی طرف نظر
 لگی رہے کہ ہر جگہ وہی موجود ہے۔
 جب تو اس شغل میں اپنی نظر کو قائم
 کر لے گا اور اس توجہ میں بالکل

فِي هَذَا التَّوَجُّهِ بِالْكَلِمَةِ تَظْهَرُ
 لَدَيْكَ الْإِسْرَارُ وَالرَّبَّانِيَّةُ وَتَجَلَّى
 عَلَيْكَ الْأَنْوَارُ وَالْإِلَهِيَّةُ مِنْ غَيْرِ
 نَهَايَةٍ وَلَا غَايَةٍ بِفَضْلِهِ وَكَرَمِهِ
 فَافْهَمْ هَذَا السِّرَّ الْعَجِيبَ الَّذِي
 يُسِيرُ إِلَيْكَ بِهَذَا الْكَلِمَةِ الْعَرَبِيَّةِ
 فَإِنَّ الْقَوْلَ الشَّرِيفَ مَا لَا يَنْحَلُ
 عَقْدَهُ وَلَا يَنْتَشِرُ فَلَا يَكَادُ أَنْ
 تَحْصِيَ وَتَنْحَصِرَ مُحَاسِنُهُ ذَلِكَ
 فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مِنْ لِيَاءٍ فَافْهَمْ
 حَقِيقَةَ قَوْلِ وَجْهِتِ وَجْهِهِ لِلَّذِي
 فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَفِيفًا
 أَمَّا تَتَفَكَّرُ وَتَسْمَعُ قَوْلَ الْحَقِّ
 تَعَالَى اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ
 الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا فَلَا تَقْشِ
 ذَلِكَ لِعِزِّهِ لَهْلَه لَا تَهْمَا يَكُونُ
 قَبُولُ الْإِسْرَارِ الْأَصْدَقِ وَالْأَحْرَمِ

ثابت ہو جاوے گا تو تجھ پر اسرارِ ربانیہ
 ظاہر ہونگے اور اوسے کے فضل و کرم سے
 بے انتہا انوارِ الہیہ تجھ پر متجلی ہونگے تو
 اس عجیب راز کو خوب سمجھ لے کہ میں نے
 عربی عبارت میں تجھ سے بیان کر دیا ہے
 (اور بندہ نے اردو زبان میں اسکا وضاحت
 سے ترجمہ کر دیا ہے) اس لئے کہ قول شریف
 وہ ہوتا ہے کہ اوسکی گرہ نہ کھلے اور وہ بات
 منتشر نہ ہو جائے تو اوسکی خوبئیں بے شمار
 ویے حساب ہوتی ہیں یہ اللہ سبحانہ کا بڑا
 فضل ہے وہ جسے چاہے عطا کرے۔ اب قُل
 اِنِّیْ وَجْهِتِ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ
 خَفِیْفًا کی حقیقت سمجھ جاؤ (میں نے اوس ذات کی طرف
 توجہ کی جسے آسمان زمین پیدا کئے) لیکن حق سبحانہ کا
 یہ قول سن لے اور سمجھ لے کہ تو اپنی کتابت آج
 تجھ کو اپنا حساب پس ہو تو اس راز کو غیر اہل پر
 ظاہر نہ کر اس سبطے کہ محرم راز ہے کہیں قبول اسرار کر

ولقد قال النبي صلعم لا تعطوا
الحكمة غير اهلها فظلموها و
وتمنعوها لاهلها فظلموهم و
ان الله لا يحب الظالمين ثم ان
لا يكون كل قلب يصلح للسر و
لا كل صدف ينطبع الدّر ولا كل
قوم مقال ولا كل علم يقال و
عليك باعمال ظاهر الشرع اولا
فاذكر لك بعض اصولها

روي الحافظ ابو القاسم عبد
الرحمن بن محمد بن اسحق بن
مندة والحافظ ابو الحسين علي
ابن ابي القاسم بن بابويه الرازي
في الاربعين ابن عساكر والرافعي
عن سلمان قال سئلت رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم عن الاربعين
حديثان التي قال من حفظها

اسی لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے کہ غیر اہلوں کو حکمت کی باتیں
مت بتاؤ کہ ادھر ظاہر کرنا ظلم ہے اور اوستے
اہل سے منع مت کرو کہ اوس سے روکنا بظلم
ہے اور خدای تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں مانتا
پھر بلاشبہ ہر ایک قلب راز کے لائق نہیں
ہوتے اور ہر ایک سیپ میں موتی
نہیں ہوتا اور ہر ایک قوم گفتگو کے سزاوار
نہیں اور سب علم ظاہر نہیں کئے جاتے۔

اور تم پہلے اعمال ظاہر شرع کو لازم پکڑو
اسلئے بعض اصل اعمال شرع کو تمسے بیان
کرتا ہوں۔ حافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن
اسحاق بن مندہ نے اور حافظ ابو الحسن علی
بن ابي القاسم بن بابويه زنجي اربعين احاديث
میں روایت کی ہے اور رفی حضرت سلمان فارسی سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلعم سے سوا ون چالیس
کی بات سنا لی کہ جسکی فضیلت میں حضور اکرم صلعم نے فرمایا ہے کہ

جو شخص ان اربعين احاديث کو حفظ کرے

من امتی دخل الجنة قلت رسا
 هی یا رسول اللہ قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 تؤمن باللہ والیوم الآخر
 الملائكة والكتب والتبین
 والبعث بعد الموت والقدر
 خیره وشره من اللہ تعالیٰ
 وان تشهد لا اله الا اللہ و
 ان تحمدا رسول اللہ وتقیم
 الصلوة بوضوء سابغ لوقتها
 وتؤتی الزکوة وتصور رمضان
 وتحج البيت ان کان لک مال
 وتصلی سبعة عشر فرضا فی
 کل یوم وليلة والوتر لا تترک
 فی کل ليلة ولا تشرب با لہ
 شیئا ولا تمق والدیک ولا
 تأکل مال الیتیم ظلما ولا تشرب

جنت میں داخل ہو گا تو میں نے عرض کیا کہ
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چالیس امور
 کو سنتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا کہ وہ یہ ہیں کہ تم اللہ سبحانہ اور میت
 اور ملائکہ اور کتب اور انبیاء اور بعثت بعد الموت
 پر ایمان لاؤ اور یہ ایمان سکھو کہ کل قضاء و
 خیر و شر اللہ سبحانہ کی طرف سے ہے اور اسکی گواہی
 کہ اللہ سبحانہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسکی پیروی
 ہیں اور اچھی طرح وضو کر کے وقت پر پنجوقتہ
 نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور ماہ رمضان کے
 روز می رکھو اور بشرط استطاعت حج بیت اللہ
 ادا کرو اور شب و روز میں سترہ رکعت فرض نماز کے سوا
 شب کو نماز وتر ترک نہ کرو اور اللہ سبحانہ کے ساتھ
 کسی کو شریک مت کر دو اور اپنی والدین کی
 نافرمانی مت کر دو اور نافع مال یتیم کا مت
 کھاؤ اور شراب نہ پیو

الخمر ولا تزن ولا تحلف بالله
 كاذباً ولا تشهد شهادة
 زور ولا تعمل بالهوى ولا
 تغيب خالك المسلم ولا تقذف
 المحصنة ولا تغلّ أخاك المسلم
 ولا تلعب ولا تله مع الأهلين
 ولا تقل للقصير يا قصير وترید
 بذلك عيبه ولا تسخر بأحد
 من الناس ولا تمش بالنميمة
 بين الأخوين واشكر الله تعالى
 على نعمته وتصبر على البلاء
 والمصيبة ردك في كنز الأعمال
 للشيخ التقى على المتقى وعن
 جابر ابن عبد الله الانصاري
 رضي الله عنه عن النبي صلى
 الله عليه وسلم انه قال ما زال
 يوصيني جبرئيل بالجوارح

اور زنا مت کرو اور اللہ کی جھوٹی قسم مت
 کھاؤ اور جھوٹی گواہی مت دو اور اپنی
 نفسانی خواہشات پر مت چلنا اور اپنے مسلمان
 بھائیوں کی غیبت نہ کرو اور زن پارسا کو
 بری تہمت نہ دو اور اپنے مسلمان بھائیوں سے
 دغا مت کرو اور بڑے کھیل اور فضول تماشہ مٹنی
 کیساتھ مشغول مت ہو اور چھوٹے کو عیب و
 حقارت سے ناٹا مت کہو اور کسی شخص کا مذاق مت
 کرو اور دو برابر و نہیں خلیج خوری نہ کرو اور اسبج
 کا اوسکے احسانات پر شکر کرو اور بلا و مصیبت
 پر صبر کرو۔

اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ
 عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
 ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا کہ جب جبرئیل علیہ السلام
 ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کی بابت وصیت
 فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ

ظننت انہ يجعله وارثا وما زال
يوصيني بالنساء حتى ظننت
انہ سيحرر مطلقهن وما زال
يوصيني بالملوكين حتى ظننت
انہ يجعل لهم وقتا يعتقون فيه
وما زال يوصيني بالسؤال حتى
ظننت انہ فريضة وما زال
يوصيني بالصلاة في الجماعة
حتى ظننت انہ لا يقبل الله صلوة
الا في الجماعة وما زال يوصيني
بقيام الليل حتى ظننت انہ لا نوم
بالليل وما زال يوصيني بذكر
الله حتى ظننت انہ لا ينفع
قول الا به

(كذا في المنبهات)

قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلث من كل شهر ورمضان

مجھو گمان ہو گیا کہ شاید او کو وارث کر دیا۔
جاو گیا اور ہمیشہ مجھ کو عورتوں کی بابت وصیت
فرمایا کرتے تھے حتی کہ میرا خیال ہوا کہ اون کی
طلاق غنقریباً ہم ہو جاو گی اور غلاموں کی بابت
وصیت فرمایا کرتے تھے حتی کہ مجھ کو خیال ہوا
کہ ایک وقت سب زاد کر دے جاوینگے اور
ہمیشہ مجھ کو مسواک کے بار میں وصیت فرمایا کرتے
تھے یہاں تک کہ میرا خیال او کی فرضیت کا
ہو گیا اور ہمیشہ مجھ کو نماز باجماعت اور ان کی وصیت
کیا کرتے تھے یہاں تک کہ میرا خیال ہوا کہ اللہ سبحا صلوة
بجز جماعت کے قبول نہیں فرماو گیا اور ہمیشہ مجھ کو تہجد
کی وصیت کیا کرتے تھے حتی کہ میرا خیال ہوا کہ شبکو
سو کا حکم ہی نہیں ہے اور ہمیشہ مجھ کو یاد الہی کی وصیت
کیا کرتے تھے حتی کہ مجھ کو خیال ہو گیا کہ بجز ذکر الہی
کے کوئی کلام نافع ہی نہیں ہے (كذا فی المنبهات)
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
روزے ہر مہینے میں اور رمضان سے

الى رمضان فهذا صيا الدهر
كله عن عائشة صد يقضي
الله تعالى عنها قالت كان
رسول الله صلى الله عليه
وسلم يصوم الاثنين و
الخميس رواه الترمذي و
النسائي كذا في المشكوة

این چند کلمات توحید و سلوک طریقت
برائے طالب صادق نوشتہ آید تا
الیشان را ذوق و شوق دست دہ
و این فی تحقیق انکشاف مسائل
الطریقت است و ہمیں اسم تاریخ است
احی عزیز باید کہ کم گفتن و کم خفتن و
کم اختلاط بخلق اختیار کند و ذکر جہر و
ذکر خفی پس انفاس از مرشد تلقین
شود چند مدت بران مداومت کند
بعدہ ذکر قلب تلقین شود برو

رمضان تک یہ پورے زمانہ کا روزہ ہو
اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روزہ رکھتے تھے پیر اور جمعرات
کو بیان کیا اسکو ترمذی اور نسائی
نے۔ ایسا ہی مشکوٰۃ میں ہے۔

یہ توحید و سلوک طریقت کے چند کلمات
طالب صادق کے لئے تحریر کئے جاتے
ہیں تاکہ اس سے او کو ذوق و شوق حاصل ہو
اور یہ درحقیقت انکشاف مسائل الطریقت
ہو اور یہی اسکا تاریخی نام ہو (اور ترجمہ تاریخی
نام نعمتکدہ اہل طریقت ہے۔ مترجم)

اے عزیز چاہئے کہ کم بولنا اور کم سونا اور کم ملنا
خلق سے اختیار کرے اور ذکر جہر اور ذکر خفی بہ
پاس انفاس جیسا کہ مرشد سیکھا ہو چند مدت اس پر
مداومت کری بعد اس کے ذکر قلبی تلقین ہو و اس پر

مداومت کند چند مدت در باطن دل
لفظ اللہ تصور کند بعدہ چوں توحید
از مرشد تربیت شود کہ عبارت است
از کیفیت وجود خلق از حق پرور ماند
و اگر قابلیت تربیت توحید نباشد
و را ذکر و کار مذکور مشغول شود کہ بغایت
اللہ وصول حق خواہد شد بعدہ در
اشغال مشرب شطار مشغول شود کہ در آن
فانی اللہ بلکہ فانی الاعد است کہ مرتبہ
بحب و لاتعین است چون کمال
وصول حق شود مداومت بر سیکہ از
اشغال مشرب شطار کند تا مقام تکمیل
حاصل شود تا مقام تلون باشد تفرقہ
پیدا شود ریاضت کند ریاضت
بیداری با ترک طعام بقدری کہ تواند
در ہر ماہ وہ روز ریاضت کند و ترک
حیوانات کند و چون مقام تکمیل حاصل شود

مداومت کرے چند مدت دل میں لفظ
اللہ زرین خیال کرے اور بعد
اوس کے جب توحید مرشد یقین
کرے کہ مراد ہے کیفیت وجود خلق
کی حق سے اور اگر قابلیت تربیت توحید
کی نہ ہو دے تو ذکر میں مشغول رہے
کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے واصل
حق ہوگا۔ بعد اوسکے اشغال مشرب
شطار میں مشغول ہو کہ اوس میں
فانی اللہ بلکہ فانی الاعد ہے کہ مرتبہ
باحت و لاتعین ہے جبکہ کامل وصول
حق ہو دے ایک شغل کو مشرب شطار سے
ہمیشہ کرتا ہے جبکہ مقام تکمیل حاصل ہو جب تک
مقام تلون ہیگا تفرقہ رہیگا تو ریاضت بیداری
کی کرے ساتھ کھانا چھوڑنے کے جبکہ رہے
ہر مہینے میں دس روز ریاضت کرے ترک
حیوانات کے ساتھ اور جب مقام تکمیل حاصل

و ابوالحال باشد ہر روز شغل دوازده
 رکن کند و نیز ذکر چہر کند تا ہوش در
 باطن بآزار الیضا بر نماز اشراق وضو
 و تہجد مداومت کند و سپاہ سمیع
 بصیر علیم مداومت کند المقصود دائم
 الحال در مشغولیت حق و حضور حق کو شد
 و تا یک و نیم پاس مشغول شود و ورد
 اختیار کند و رد این است بعد نماز
 فجر آیتہ الکرسی بخواند و این آیتہ بخواند
 رَبَّنَا وَاتِّبْنَا مَا وَعَدْنَا عَلٰی
 رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ بعدہ این
 دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
 اَشْهَدُ لَكَ وَاَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ
 وَمَا دَبَّكَتْ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ
 اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
 وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَانَّ

اور ابوالحال ہو ہر روز شغل
 بارہ رکن کا کرے اور ذکر چہر بھی
 کرتا رہے تاکہ باطن میں ہشیاری رہے
 اور نماز اشراق و چاشت و تہجد کی
 مداومت کرے اور سہ سپاہ سمیع
 بصیر علیم کی مداومت کرے۔ حاصل
 کلام ہر وقت مشغولیت حق اور حضور
 حق میں کوشش کرے اور ڈیڑھ
 پہر تک مشغول رہے اور یہ ورد اختیار
 کرے۔ بعد نماز فجر آیتہ الکرسی پڑھے
 اور یہ آیت پڑھے (ترجمہ) اے ہمارے پروردگار تو
 وہ چیزیں عنایت فرما کہ جسکا تو نے اپنے رسول سے وعدہ فرمایا
 اور برو قیامت ہمیں سوا کرنا بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا
 یا اے الہی مجھے تیرے ہی فضل سے صبح کی اب ہم تجھ کو گواہ کہتے
 ہیں اور تیرے حاملان عرش اور تیرے تمام ملائک
 اور تیرے سب مخلوقات کو اس بات پر گواہ بناتے
 ہیں کہ تو ہی خدا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں
 تو اکیلا سب کا مالک تیرا کوئی شریک نہیں اور نیز

سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بعدہ چهل و یکبار یا غنیٰ بن گوید برا
دین و دنیا بعدہ مسبعات عشر بخواند
بعد از مسبعات عشر^{۹۹} بار اسماء
حسنیٰ نوذونہ نام بخواند بعدہ چهل
اسمائے عظام پنج بار یا شش بار
بخواند مسبعات عشر این است
ہفت بار فاتحہ و ہفت بار سورۃ
الناس و ہفت بار سورۃ فلق و ہفت
بار اخلاص و ہفت بار سورۃ الکافرون
و ہفت بار آیتہ الکرسی و ہفت بار
سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
و یکبار عدہ ما وسیعہ علمہ اللہ
وزیرتہ ما علم اللہ و میلا ما علم اللہ مگوید

ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تیرے خاص بندے اور تیرے رسول ہیں
بعد اوسکے اکتالیس بار یا غنیٰ بن کہے
واسطے دین اور دنیا کے بعد اس کے
مُسَبَّحَات عشر پڑھے۔ بعد مسبعات
عشر کے اللہ تعالیٰ کے نہاؤں^{۹۹} سے
نام پڑھے بعد اوسکے چالیس اسماء
عظام پانچ یا چھ بار پڑھے مسبعات
عشر یہ ہیں :-

سات دفعہ فاتحہ سات دفعہ سورۃ
الناس سات دفعہ سورۃ فلق سات
دفعہ سورۃ اخلاص سات دفعہ سورۃ
کافرون۔ سات بار آیتہ الکرسی سات
مرتبہ کلمہ تمجید

اور ایک دفعہ عدہ ما وسیعہ علمہ
اللہ وزیرتہ ما علم اللہ و میلا ما
علم اللہ کہے۔

وہفت بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ
 النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِكْ
 وَسَلِّمْ وہفت بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
 لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَلّٰ لَدَاكَ
 اَرْحَمُہُمَا کَمَا رَبَّیْنِیْ صَغِيرًا وَا
 غْفِرِ اللّٰهُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ
 الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْہُمْ وَ
 الْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
 الرَّاحِمِیْنَ وہفت بار اَللّٰهُمَّ
 يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِہِمَّ عَاجِلًا
 وَاجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَ
 الْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَہْلٌ وَلَا تَفْعَلْ
 بِنَا یَا مُوَلّا نَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَہْلٌ
 اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوّادٌ کَرِیْمٌ
 مَلِکٌ بَرٌّ رَّوْفٌ وَرَبٌّ رَّحِیْمٌ

اور سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے ترجمہ:-
 یا الہی تیرے خاص بندے اور تیرے رسول
 اور تیرے نبی اسی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم اور آپ کی اولاد پاک پر اپنی رحمت و برکت
 و سلامتی نازل فرما۔ اے اللہ میری اور میرے
 والدین کی اور ان کے والدین کی مغفرت فرما
 اور آپ پر اسی رحمت فرما جیسی کہ انہوں نے
 میری بچپن میں پرورش فرمائی اور اے
 خدا تمام مومن مسلمان مرد و عورت زندے
 بسکون پر رحم کر بخشد اے سب سے بڑے رحم کرنے والے
 اور سات بار یہ دعا پڑھے ترجمہ:-
 اے میرے پروردگار مجھ سے اور ان سے
 جلدی خواہ دیر سے دین و دنیا اور آخرت
 میں تیرے لائق امور پیش لا اور اے ہمارے
 مولا ہم سے وہ معاملہ نہ کر جس کے ہم سزاوار
 ہیں بیشک تو ہی بخشنے والا بردبار بخش
 کرنے والا کریم بادشاہ احسان والا
 مہربان اور پروردگار رحم و رحمت والا ہے

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ
 الدَّيَّانِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْخَنَّانِ
 الْمُتَّانِ سُبْحَانَ اللَّهِ الشَّدِيدِ
 الْأَزْكَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ فِي كُلِّ
 مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَشْغُلُهُ
 شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ سُبْحَانَ مَنْ
 يَذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَأْتِي بِالنَّهَارِ
 بوقت غروب گوید سُبْحَانَ مَنْ
 يَذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَأْتِي بِاللَّيْلِ
 بَعْدَ نَمَازِ اشْرَاقِ گذارد دو رکعت
 ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 در آن ہرچہ خواہد بخواند بعدہ دو رکعت
 شکر یہ گذارد در رکعت اول بعد از
 فاتحہ آیت الکرسی تا خلدون بخواند
 و در رکعت دوم آیت اٰمن الرسول
 تا آخر سورہ بخواند بعد از سلام صلوة
 بگوید و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

تین مرتبہ یہ دعا پڑھے ترجمہ:- اللہ برتر حساب
 کرنے والا پاک ہو اللہ احسان کرنیوالا پاک
 ہے اللہ محکم ستون والا پاک ہے اللہ ہر جگہ میں
 پاک ہے وہ اللہ ایسا پاک ہے کہ اوس کو
 ایک حالت دوسری حالت سے غفل نہیں
 کر سکتی۔ پاک ہو وہ خدا کہ شب لیجاتا ہو اور دن
 ہے پاک ہو وہ خدا جو دن لیجاتا اور رات لاتا ہے
 غروب کے وقت یہ کہے سُبْحَانَ مَنْ یَذْهَبُ
 بِاللَّيْلِ وَيَأْتِي بِاللَّيْلِ کہے۔ بعد اوسکے نماز
 اشراق ادا کرے اور دو رکعت واسطے
 ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے
 اوسمیں جو چاہے پڑھے بعد اسکے دو رکعت
 شکر یہ پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے
 آیت الکرسی خلدون تک پڑھے دوسری
 میں بعد فاتحہ اٰمن الرسول اخیر سورۃ
 تک پڑھے بعد سلام کے درود پڑھے
 اور یہ دعا پڑھے ترجمہ:- یا الہی میں نے اس

أَصْبَحْتُ لَا أَسْتَطِيعُ دَفْعَ مَا
 أَكْرَهُ وَلَا أَمْلِكُ نَفْعَ مَا أَرْجُو
 أَصْبَحْتُ مُرْتَهَنًا بِعَمَلِي وَأَصْبَحَ
 أَمْرِي بِيَدِ غَيْرِي فَلَا فَقِيرَ
 أَفْقَرَمَنِي اللَّهُ لَا تُشِمِتْ
 بِي عَدُوِّي وَلَا تَسُوْءْ بِي
 صَدِيقِي وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي
 فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَلَا فِي
 الْآخِرَةِ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا الْكُبْرَى
 هَمِّي وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِي وَلَا تَسْلِطْ
 عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي اللَّهُ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ
 الَّتِي تُوجِبُ بِهَا النَّقْمَ وَتُزِيلُ
 بِهَا النِّعَمَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ بعدہ دو رکعت
 استعاذہ بگذار در رکعت اول
 بعد از فاتحہ سورۃ الفلق و در دوم

حالت میں صبح کی کہ ناپسند اشیاء کے
 دفع کی قدرت نہیں رکھتا ہوں اور میرے
 آرزو کے موافق نفع کا مالک نہیں ہوں
 میں نے تو اپنے سوء اعمال کی گرویدگی
 میں صبح کی ہے اور میرے امور و سر
 کے قبضہ میں ہیں تو اب مجھ سے بڑھ کر
 محتاج کون ہوگا۔ اے خدا میرے دشمن
 کو مجھ پر خوش نہ کر اور میرے دوستوں کو
 مجھ سے غمگین مت کر اور مجھ پر میرے دین
 و دنیا اور آخرت کی مصیبت نہ ڈال اور
 دنیا کو میرا اہم مقاصد اور میرے علم کا عوض
 مت کر اور بے رحموں کو مجھ پر مسلط نہ فرما۔ اے
 خدا میں تیرے پاس ایسے گناہوں سے پناہ مانگتا
 ہوں جو تیرے غصہ کا موجب ہو اور تیری
 نعمتوں کو زائل کر دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والا
 اپنے فضل سے رحم فرما۔ بعد اوسکے دو رکعت استعاذہ
 پڑھے پہلی رکعت میں بعد سُوفا تحہ کے سورۃ الفلق پڑھے

سورة الناس بخواند بعد از سلام
 صلوة بگوید و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ
 اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ
 وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ
 السَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَاعُوْذُ
 بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ
 التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ وَشَرِّ
 عَذَابِكَ وَاعُوْذُ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ
 وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ
 الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاعُوْذُ
 بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ
 التَّامَّةِ مَا یَجْرِیْ بِهٖ اللَّیْلُ وَ
 النَّهَارُ حَسْبِیْ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ
 هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ
 اِنَّكَ سَلَطْتَ عَلَیْنَا عَدُوَّ الْبَصِیْرَةِ
 بَعِیْوْیَا اِنَّا هُوَ وَقَبِیْلُهُ مِنْ

سورة الناس بعد سلام کے درود پڑھے اور
 یہ دعا مرقوم پڑھے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ اے
 خدا میں تیرے پاس بذریعہ تیرے اسمائے
 اعظم اور تیرے کلمات تامہ کے بری موت
 سے پناہ مانگتا ہوں اور بواسطہ تیرے
 اسم اعظم اور کلمات تامہ کے تیرے بندوں کی
 برائی اور تیرے برے عذاب سے پناہ مانگتا
 ہوں اور بکرمۃ تیرے اسم اعظم اور
 کلمات تامہ کے شیطان مردود کی برائی
 سے پناہ مانگتا ہوں اور برکت تیرے
 اسم اعظم اور کلمات تامہ کے شب و روز
 کی آبیوالی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔
 مجھکو وہ اللہ بس ہے کہ جسکے سوا کوئی
 معبود نہیں اوسی پر میرا اعتماد ہے اور ہی
 عرش عظیم کا مالک ہے۔ اے خدا
 تو نے ہمپر ایسے دشمن کو مسلط کیا کہ وہ
 ہمارے عیوب سے بنیا ہے وہ اور اوسکا ساری قبیلہ

حَيْثُ لَا نَرَاهُمُ اللَّهُمَّ أَيْسُهُ
مِنَّا كَمَا أَيْسُتَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ
وَقِطْطُهُ مِنَّا كَمَا قَنَطْتَهُ مِنْ عَفْوِكَ
وَابْعَدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ كَمَا أَبْعَدْتَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَنَّتِكَ إِنَّكَ عَلَا
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْإِجَابَةِ
جَدِيرٌ وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بعده دو رکعت
استخاره بگذارد در اول رکعت سورہ
کافرون و در رکعت دوم سورہ اخلاص
بعده از سلام صلوة بگوید و این دعا بخواند
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ
وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا
 وَلَا نَفْعًا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَوَةً
 وَلَا نُشُورًا وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ
 أَخْذِيَ إِلَّا مَا عَزَمْتَ بِي وَلَا
 أَنْ أَتَقِي إِلَّا مَا وَقَّعْتَ بِي
 اللَّهُمَّ وَفَّقْنِي لِمَا يُحِبُّكَ تَرْضَى
 مِنْ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِي عَاقِبَةِ
 أَمْرِي اللَّهُمَّ خَرِّبْنِي وَاخْتَرْنِي
 وَلَا تَكُنْ بِي إِلَى اخْتِيَارِي اللَّهُمَّ
 اجْعَلْ الْخَيْرَ فِي كُلِّ قَوْلٍ وَعَمَلٍ
 أُرِيدُهُ بِي هَذَا الْيَوْمَ وَلَيْلَتِهِ
 بعد از روز شنبل مشرب شطار
 مشغول شود ہر چہ خواہا احتیاء کند بعد
 از رجب روز نماز صبحی گذارد و دوازده
 رکعت یا ہشت رکعت و اقل آن
 چہار رکعت در آن ہر چہ خواہد بخواند
 بعد از آن بجاہت خوردن و خفتن

اے خدا میں اپنے نفس کے لئے کسی نفع
 و نقصان کا مالک نہیں اور نہ موت و حیات
 و بعثت کا مختار ہوں اور مجھکو بجز تیرے
 عطا کے کسی شے کے لینے کی طاقت نہیں
 اور نہ مجھ میں یہ قوت ہے کہ بجز تیری حفاظت
 کے کسی بُرائی سے بچ سکوں اے بار خدا
 تو مجھکو اس جہان میں اپنے محبوب و
 پسندیدہ اقوال و اعمال کی توفیق
 عنایت فرما اے اللہ تو ہی میرے لئے
 خیر و خوبی پسند فرما اور مجھکو میری
 تدبیر پر نہ چھوڑے اللہ اس روز و شب
 میرے ہر ایک قول و فعل کی خواہش میں
 بہتری پیدا کر دے۔ بعد اسکے چوتھائی
 روز تک مشرب شطار کے شغل میں مشغول
 رہے جو شغل چاہے کرے بعد چوتھائی روز کے
 نماز چاشت کی بارہ رکعت یا آٹھ رکعت کم و
 چار رکعت ادا کرے اور چہ چاہے اوسکے کھانا سنا

دکار دنیاوی و کار عیال و مالا بد ملاقات
خلق اختیار کند و از سہ پایہ شطار
خالی نباشد طریق شغل سہ پایہ این است
چون آواز چیزے در گوش آید تصور
کنند حق می شنود و چون چیزے را بیند
تصور کنند حق می بیند و چون چیزے
در دل گذرد تصور کنند حق می داند۔
طریق شغل مبداء و معاد آنست کہ خود
را یا ہر شیئی را کہ در نظر آید عین کرۂ خاک
تصور کند و بچنین تا آخر شغل بر این طریق
کہ این از خاک است و خاک از آب
است و آب از ہوا است و ہوا
نار است و نار از نور است و نور
از سراسر است و سراسر حق است در اینجا
چشم بند و در حق گم شود بعدہ نزول
کنند حق سر شد و ستر نور شد و نور نار شد
و نار ہوا شد و ہوا آب شد و آب

کار دنیاوی اور کام اہل و عیال کے
اور ضروری ملاقات مخلوق کی اختیار
کرے اور سہ پایہ شغل شطار سے خالی
نہے طریق شغل سہ پایہ کا یہ ہے جب
کان میں کوئی آواز آوے تو خیال کرے
کہ حق سنتا ہے اور جب کوئی چیز دیکھے
خیال کرے کہ حق دیکھتا ہے اور جب
کوئی خیال دل میں آوے تصور کرے
کہ حق جانتا ہے اور طریقہ شغل مبداء و
معاد کا یہ ہے کہ خود یا جو چیز نظر میں آوے
بعینہ کرۂ خاک خیال کرے اسی طرح
آخر شغل تک اس طریقہ سے کہ یہ خاک ہے اور
پانی سے اور پانی ہوا اور ہوا نار سے اور نار
نور سے ہے اور نور ستر ہے اور ستر حق ہے
اس جگہ آنکھ بند کرے اور حق میں گم ہو بعد اوسے
نزول کرے حق ستر ہوا اور ستر نور ہوا اور
نور نار ہوا اور نار ہوا ہوئی اور ہوا پانی ہوا

خاک شد و خاک این شد و طریق
 دوازده رکن است کہ حق و تصور
 کند و صفات بآن ثابت کند اللہ است
 اللہ کہ سمیع است سمیع کہ بصیر است
 بصیر کہ علیم است علیم کہ شنوا است
 شنوائے کہ بنیا است بنیائے کہ دانای
 دانائے کہ دائم است دائمی کہ قائم است
 قائمی کہ حاضر است حاضری کہ ناظر است
 ناظری کہ شاہد است در مرتبہ شاہدی
 خود را عین تصور کند و چشم بہ بند و
 و گم شود و چون بہوش آید خود را
 ثابت کند باین طریق شاہد ناظر شاہد
 حاضر شاہد قائم شاہد سمیع بعدہ این
 صفات را در مرتبہ حقائق حق رساند
 بدین طریق شاہدی کہ سمیع است سمیع
 کہ بصیر است بصیر کہ علیم است
 علیم کہ شنوا است شنوائی کہ بنیا

خاک ہوا اور خاک یہ ہوئی اور طریق دوازہ
 رکن کا یہ ہے کہ حق تصور میں کرے اور صفات
 ساتھ اس کے ثابت کرے اللہ ہے وہ اللہ
 کہ سننے والا ہے وہ سننے والا کہ دیکھنے والا
 ہے وہ دیکھنے والا ہے کہ جاننے والا ہے
 وہ جاننے والا کہ سننے والا ہے وہ سننے
 والا کہ دیکھنے والا ہے وہ دیکھنے والا
 کہ جاننے والا ہے وہ جاننے والا کہ دائم
 ہے وہ دائم کہ قائم ہے وہ قائم کہ حاضر
 ہے وہ حاضر کہ ناظر ہے وہ ناظر کہ شاہد ہے
 اور مرتبہ شاہدی میں اپنے آپ کو عین تصور کرے
 اور آنکھ بند کرے اور گم ہو جاوے اور جب ہوش میں آوے
 اپنے آپ کو ثابت کرے اس طریقہ سے شاہد ناظر شاہد حاضر
 شاہد قائم شاہد دائم شاہد دانای شاہد شنوائی شاہد
 شاہد بصیر شاہد سمیع بعد اس کے ان صفات کو مرتبہ صفات
 حق میں پہنچا دے اس طریقہ سے کہ وہ شاہد سمیع
 وہ سمیع کہ بصیر وہ بصیر کہ علیم وہ علیم کہ شنوا وہ

بیتائی کہ دانا است دانا ئے کہ دائم
 است دائمی کہ قائم است قائمے کہ
 حاضر است حاضرے کہ ناظر است
 ناظرے کہ شاہد است ہچنین و طریق
 دیگر شغل مذکور آنت کہ حق را در خود
 تصور کند باقی طریق مذکور بعینہ است چون
 نزدیک نیم روز شود قیلولہ کند بہ نیت
 بیداری شب اندکی بخسپد چون وقت
 ظہر در آید وضو کند بعدہ یک دو گانہ
 تحیّۃ الوضو بگذارد باقی نماز بطورے
 کہ ہست تمام سازد بعد از تمامی ظہر
 بہمان طور کہ قبل از ظہر کرد مشغول شود
 چون وقت عصر در آید وضو کند بعد
 تحیّۃ الوضو ادا کند بعدہ ہشت رکعت
 نماز عصر تمام سازد بعد از تمام عصر
 مسبّعات عشر و نہ نام اسماء حسنی
 و اسماء چہل عظام بہ ترتیب مذکور بخواند

وہ بینا کہ دانا ہے وہ دانا کہ دائم ہے
 وہ دائم کہ قائم ہے وہ قائم کہ حاضر
 ہے وہ حاضر کہ ناظر ہے وہ ناظر کہ شاہد
 ہے اور دوسرا طریقہ شغل مذکور کا یہ ہے
 ہے کہ حق کو خود میں تصور کرے باقی طریقہ
 مذکور بعینہ ہے۔ اور جب قریب دوپہر
 کے ہو تو قیلولہ کرے بیداری شب کی
 نیت سے اور جب وقت ظہر کا آوے
 وضو کرے اور دو گانہ تحیّۃ الوضو پڑھے
 اور باقی نماز جس طریقہ سے ہے تمام کرے
 بعد ظہر کے اُسی طرح کہ قبل ظہر کے کیا ہے
 مشغول ہو جب وقت عصر کا آوے وضو
 کرے بعد اوسکے تحیّۃ المسجد ادا کرے بعد
 اوسکے آٹھ رکعت نماز عصر تمام کرے بعد
 نماز عصر کے مسبّعات عشر اور نہ نام
 اسماء حسنی کے اور چالیس اسماء عظام
 مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ پڑھے

چون وقت مغرب در آید مغرب ادا
کند بعدہ دو گانہ سنت را ادا کند و
بعد از ان چہار رکعت پیش کشد
صلوٰۃ او ابن نجواند بدین طریق
نیت کند نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ
تَعَالٰی رَکْعَتَيْنِ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ
سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَابِعَةً لِلَّهِ وَابْنِ سَوَّجَا
اِلَى جُمُعَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللّٰهُ
اکبر بعد فاتحہ در ہر رکعت ہر چہ خواہد
نخواند بعدہ تا وقت عشاء بشغل مشغول
شطار مشغول شود ہر چہ خواہد اختیار کند
و چون وقت عشاء در آید اول چہار
سنت ادا کند بعدہ دو سنت بعدہ
چہار سنت ہر چہ خواہد درین چہار سنت
مذکور نخواند بعد از فراغت عشاء اثبات
د نفی با وقوف عددی کند کہ از سہ بار

اور جب وقت مغرب کا آدے
مغرب ادا کرے اور دو گانہ سنت
ادا کرے پھر چار رکعت با چہر رکعت
صلوٰۃ او ابن پڑھے اور اس طرح
نیت کرے (ترجمہ نیت) میں یہ نیت کرتا
ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بعد از مغرب
دو رکعت سنت نماز پڑھتا ہوں
او ابن کی متابعت کر کے کعبۃ
اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر
اوس میں بعد فاتحہ کے جو چاہے پڑھے
پھر عشاء تک ساتھ مشغول شطار
کے جوئے کہ چاہے مشغول ہو دے
جب عشاء کا وقت آوے پہلے
چار سنت ادا کرے پھر بعد فرض کے
دو سنت پڑھے پھر چار سنت اس چار
میں جو چاہے پڑھے۔ بعد فراغت عشاء
کے اثبات و نفی طاق مرتبہ تین سے

پنچ بار و ہفت بار ہچنان تابست و
 یک بار با جس دم اعنی لا الہ را از
 ناف کشیدہ الا اللہ بردل زدہ باشد
 بعدہ چہل و یکبار الا اللہ بردل ضرب
 کند بعدہ اللہ را از ناف کشیدہ تا
 بدماغ و از ان تا بالاے عرش با جس
 دم تا بلا مکان کشیدہ خود را گم کند
 اینچنین ہفتاد بار بگوید بعدہ اللہ
 را بمدراز بدماغ برد و ہر گاہ دم آخر
 شود سمیع بصیر علیم خواندہ دم را بگذارد
 بعدہ یا فتاح الذی فتح ابواب
 کل شیء بر حمتہ یا فتاح کیصد
 یا پنچ صد و یکبار بخواند اول و آخر چند
 بار درود شریف بخواند بعدہ و تراودا
 کند بعدہ یا منعم دو صد بار اول و
 آخر درود شریف یا زدہ بار بخواند
 و مدام در ہر وقت بزبان دل اللہ

پانچ یا سات مرتبہ ایسا ہی اکیس مرتبہ
 تک جس دم کے اتھ یعنی لا الہ
 کو ناف سے کھینچ کر الا اللہ کو دل
 پر مارے پھر کتا لیس بار الا اللہ
 کی ضرب دل پر لگاوے او سکے بعد
 اللہ کو ناف سے کھینچ کر دماغ تک پھر
 عرش تک پھر لامکان تک ساتھ جس
 دم کے کھینچ کر خود کو گم کرے اسی طرح
 ستر مرتبہ کرے بعد او سکے اللہ ہو کو
 ساتھ مدراز کے دماغ میں لیجا کر ٹھیرے
 جب دم اخیر ہو سمیع بصیر علیم پڑھ کر دم چھوڑ
 بعد او سکے یا فتاح الذی فتح ابواب
 کل شیء بر حمتہ یا فتاح ایک سو یا
 پانچ سو ایک بار پڑھے اول و آخر چند بار درود
 پڑھے پھر و تر پڑھے بعد او سکے یا منعم دو
 بار اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھے
 اور ہمیشہ ہر وقت دل کی زبان اسم ذات اللہ کو

اسم ذات را خوانده باشد چه در قیام
و چه در نشست و اگر خواهد که زود مقصود
خود برسد باید که نشسته کہ با صبا است
اعتنی بہر دورا نشسته ہر دو انگشت
اہام خود در گوشش کردہ بہر دو سیاہ
خود چشم خود بستہ بہر دو انگشت وسطی
بہ پیرہ بینی داشتہ بہر دو خنجر و نضر
لب خود را بند کردہ و از پیرہ بینی چپ
خود وسطی را برداشتہ از ناف لارا
کشیدہ تا بدماغ بہ اللہ برداشتہ پیرہ
چپ را با حبس دم بند و لا الہ را
بہ خطرہ در دل یا در دماغ بانفی خود
عالم کردہ باشد یا لفظ اللہ را از تحت
ناف تا بالا یعنی فوق کشیدہ بند شدہ
کردہ آید

برزخ ذات و صفات شد و تحت فوق
طالبان را میفراید ہر نفس بس ذوق و شوق

پڑھتا رہے کیا کھڑے کیا بیٹھے اگر چاہے کہ
جلدی اپنے مقصود کو پہنچے چاہئے کہ نشست
موافق اعتبار کے مکر بند سے دونوں زانو
باندھ کر بیٹھے اور دونوں انگلیوں اپنے کان
میں کر کے اور ساتھ دونوں انگلی شہادت
کے ساتھ بند کرے اور دونوں انگلی درمیانی
ناک کے سوراخوں پر رکھے اور باقی
دونوں انگلیوں سے لب کو بند کرے اور
ناک کے بائیں سوراخ سے درمیانی
اونگلی اٹھا کر ناف سے لاکو کھینچ کر
دماغ تک ساتھ اللہ کے اوٹھا کر
ناک کے بائیں سوراخ کو ساتھ حبس
دم کے بند کرے اور لا الہ کو بیخطرہ
دل میں یا دماغ میں ساتھ اپنی اور عالم
کی نفی کے کرتا رہے یا اللہ کو ناف سے
کھینچ کر مد و شد کے ساتھ اوپر تک لیجا
ذات و صفات اور شد و مد اور تحت و فوق کا واسطہ
ذریعہ ہمیشہ طالبوں کو ذوق و شوق پڑھاتا ہے

برنخ مبتدی را شیخ است و منتہی را
ذات برنخ است و آئینہ است کہ
صفات و افعال و آثار و در و رو نماید
کہ ہمہ از دست وادست محیط ہم فقط
هو هو یا هو یا من هو یا من لا
الا لا هو الا الله لا اله الا
هو الحی القيوم بعدہ ہر گاہ حبس دم
بنہایت رسد از جانب پر تہ چپ کشادہ
کردہ الا الله را بدم بگذارد و ہمیں پنج
لا اله را چند بار با حبس دم از جانب
پر تہ چپ بینی بست کند تا نفی ماسوا
با نفی معبودیت و مقصودیت و مشہودیت
و محبوبیت غیر اللہ ملحوظ دارد تا آنکہ نفی
خود تمام حاصل گردد از سہ بار تا نہ با
کردہ آید کہ دم قرار گیرد و بجزر ہو ہو
بہیج نباشد نہ خود ماند نہ غیر و باید
کہ از مرشد تلقین گرفتہ این نشست

مبتدی کے لئے شیخ برنخ ہے اور منتہی کے
واسطے ذات مقدسہ برنخ ہو اور ذات آئینہ
کہ صفات اور افعال اور آثار اس میں ظاہر
ہوتے ہیں کہ کل اشیا اس سے ہے اور وہی سب کو
محیط ہے ہو ہو یا ہو یا من ہو یا من
لا اله الا هو اے اللہ لا اله الا هو الحی القيوم
پھر جس وقت کہ حبس دم انتہا کو پہنچے
ناک کے بائیں سوراخ کو کھوکھلا کر الا الله
کے ساتھ دم کو چھوڑے اور اسی طریقہ سے
لا اله کو چند بار ساتھ حبس دم کے ناک کے
بائیں سوراخ سے بند کرے تاکہ نفی ماسوا
کی ساتھ نفی معبودیت و مقصودیت و مشہودیت
و محبوبیت سوائے اللہ کے ملحوظ رکھے
تا نفی اپنی پوری حاصل ہو دس تین
مرتبہ سے نو مرتبہ تک کر کے دم قرار پکڑے
سوائے ہو ہو کے کچھ نہ رہے نہ خود رہے نہ
غیر حسیہ کہ نیشست احتیاج کی مرشد سے سیکھ

باقتبا ہر دو آریخ خود بر ہر دو زانو
 نہادہ صورت مذکور ادا نماید تا انوار
 تجلیات حمانی بہ فضل بزدانی نزول
 فرماید ذلک فضل اللہ یؤتیہ من
 یشاء واللہ ذو الفضل العظیم و
 باید کہ این شغل بخلو معدہ ادا نماید
 این طریق اہل تحبرد
 است و این طریق از حضرت
 میا نجیو قدس سرہ و او از حضرت
 سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
 و ایشان از حضرت رسالت پناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بغار حری نہ گیرد
 واللہ اعلم ورنہ بادای حقوق اہل
 خانہ وغیرہ در نوم و لفظہ بزبان دل
 اسد اسد کردہ آید و چون بخسید یا
 نوم عرفان یعنی با اناء خالص مطلق
 بلکہ پاک از اطلاق خجید باین طریق

کہ دونون کہستی اپنی دونون زانو پیر
 رکھ کر صورت مذکورہ ادا کرے تاکہ
 انوار و تجلیات رحمانی بہ فضل بزدانی
 نزول فرماوے یہ اللہ کا فضل ہے
 جس کو چاہے عطا کرے اور اللہ ہی
 بڑے فضل والا ہے اور یہ شغل خلو معدہ
 پر کرنا چاہئے اور یہ طرفیت حضرت
 میا نجیو قدس سرہ کا ہے اون کو
 حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی
 قدس سرہ سے اون کو حضرت
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 غار حری میں سند پکڑتے ہیں واللہ
 اعلم۔ اور یہ طریقہ اہل تجرد کے لئے ہے
 ورنہ بادائے حقوق اہل خانہ وغیرہ ساتھ
 سونے اور جاگنے کے دل کی زبان سے
 اللہ اللہ ادا کرے اور جب سووے
 ساتھ نیند عرفان کے ساتھ اناء خالص مطلق کے سطح

کہ اہم خود را در اسم خدای تعالیٰ قنای
سازد و افعال خود را بفعل خدا و صفات
خود را بصفات خدا و انانے خود را بانانے
خدائی تعالیٰ سپردہ آید و ہمیں است
سرحدیث قلبی یقظان و بعدہ اگر تواند
تہجد دو از وہ رکعت ادا کند یا خواہد
و ترہم ادا کند و بعد تہجد کہ ہشت رکعت
نہایت چہار رکعت یا دو گانہ ادا کردہ
فاتحہ و ورود بار و اح پاک نبیاء
و اولیاء ہدیہ کردہ یا شدہ و اگر خواہد
در ہر رکعت تہجد یک بار آیت الکرسی
تا خلدون و ستر بار قل ہو اللہ واحد
باشد و چند بار سلوچ در جانب یمن
و قدوس در جانب یسار و رب الملائکۃ
باسمان و رب الارواح در دل گفتہ آید
تا بہ صبح صادق بذکر و فکر مشغول ماند
بعدہ اگر تواند در طلوع صبح صادق

کہ نام اپنا نام میں اللہ تعالیٰ کے فنا
کرے اور افعال اپنے فعل خدا میں اور
صفات اپنی صفات خدا میں اور انانے
اپنی انانے خدا کے سپرد کر دی جائے
یہی ہے راز قلبی یقظان حدیث کا او
بعد ادا سکے اگر ہو سکے تہجد بارہ رکعت
ادا کرے اور چاہے و تر بھی بعد تہجد کے
ادا کرے بعد تہجد آٹھ رکعت با چار رکعت
یا نہایت دو رکعت کے فاتحہ اور ورود کو
اور و اح پاک انبیاء اور اولیاء کو ہدیہ کرے
اور ہر چار رکعت میں آیت الکرسی خلدون
تک ایک بار اور اخلاص تین بار پڑھے
اور چند بار سبوح سیدھی طرف اور قدوس
بائیں طرف رب الملائکۃ آسمان کی طرف
والروح دل میں کہے اور صبح
صادق تک ذکر میں مشغول رہے پھر
اگر ہو سکے وقت طلوع صبح صادق کے

نور صبح از چشم خود پنداشته یا نور
یا نور پانچ صد بار یا تواند یک هزار بار
نخواند و این دعا کند یا نور انت النور
فِي كُلِّ مَا بَدَأَ بِهَا هَادِكُ لِلنُّورِ فِي الْقَلْبِ
مَشْعَلًا ۚ اِغْثِثْ وَاسْتَفِيْ مِنْ دَاءِ
نَفْسِيْ اِهْدِنِيْ ۚ اِلَى الْخَيْرِ وَاصْلِحْ
مَا بَعْقَلِيْ تَحْلِلَا - بعدہ سبحان اللہ
و بحمْد سبحان اللہ العظیم و بحمْد
استغفر اللہ کی صد بار قبل صبح و
بعد صبح بخواند۔ وادیم ترا گنج مقصود
نشان ۶ گراما تر سیدیم تو شاید برسی
ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مِنْ لَيْسَاءِ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ بعدہ این
و عا بخواند سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
الْوَهَّابِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
اَلْكَوْنِ اَلْوَهَّابِ سُبْحَانَكَ مَا
عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ سُبْحَانَكَ

نور صبح کا اپنی آنکھ سے خیال کر کے پاور
یا نور پانچ سو بار اگر ہو سکے ایک ہزار
بار پڑھے اور یہ دعا کرے (ترجمہ) خدا
تمام مخلوق میں تیر نور کا ظہور کی ای ہادی میر قلب میں
مشعل روشن کر دی میری زیادتی کرو مجھ کو امراض نفسانیہ
و شفاد اور بہتری کی جانب لے کر اور میری عقلی نقصان کی اصلاح کر
بعد اس کے سُبْحَانَ اَللّٰهِ وَ بِحَمْدِ اَللّٰهِ
اَللّٰهُ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ایک سو
بار پہلے صبح کے اور بعد صبح کے پڑھے
ہم نے تمہیں گنج مقصود کا پتہ بتا دیا ہم تو نہیں پہنچے
مگر تم شاید پہنچ جاؤ۔

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے وہ ہی بڑے فضل والا ہے
بعد اس کے یہ دعا مرقومہ پڑھے (ترجمہ) میں
سب سے برتر بخشش کرنے والے رب کی تسبیح
کرتا ہوں میرا رب سب سے برتر کریم و ہاب پاک
ای خدا تیری ذات پاک ہر تیرے لائق ہمنے تیری
عبادت نہیں کی تو پاک ہر تیرے لائق ہمنے تجھے
نہیں پہچانا تو پاک ہر تیرے لائق ہمنے تجھے یا نہیں کیا

مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ سُبْحَانَكَ
 مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ سُبْحَانَكَ
 مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ سُبْحَانَ
 اللَّهِ الْأَبَدِيِّ الْأَبَدِ سُبْحَانَ اللَّهِ
 الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ اللَّهِ كَمْ
 يَتَّخِذُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا اللَّهُمَّ
 يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا مُفْتِاحَ
 الْأَبْوَابِ وَيَا مُسَيِّبَ الْأَسْبَابِ
 هَيِّئْ لَنَا سَبِيلًا لَا نَسْتَطِيعُ لَهُ طَلِبًا
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مَشْغُولِينَ بِأَمْرِكَ
 آمِنِينَ بِعَدْلِكَ الْإِسْلَامِ مِنْ
 خَلْقِكَ الْإِسْلَامِ بِكَ مُسْتَوْحِشِينَ
 عَنْ غَيْرِكَ رَاضِينَ بِقَضَائِكَ
 صَابِرِينَ عَلَى بَلَائِكَ قَانِعِينَ
 بِعَطَائِكَ شَاكِرِينَ لِنِعَمَائِكَ
 مُتَلَذِّذِينَ بِذِكْرِكَ فَرِحِينَ
 بِكِتَابِكَ مُنَاجِينَ بِكَ فِي نَاءٍ

تجھ کو پاکی ہے تیرے لائق تھے تیرا شکر نہیں
 ادا کیا اللہ سبحانہ ہمیشہ ابد سے ہے اللہ سبحانہ
 اکیلا بے نیاز ہے اللہ سبحانہ کی نہ اہلیہ ہے
 نہ اولاد ہے اسے خدائے گردنوں کے
 مالک اور لے دروازوں کے کھولنے والے
 اور لے اسباب درست کرنیوالے ہمارے
 لئے ایسا اسباب مہیا کر دے جسکی ہم طلب
 بھی نہ کر سکیں لے بار خدا ہمیں تیرے
 کام میں مشغول کر دے اور تیرے انصاف
 کی وجہ سے بے خوف کر دے اور تیرے
 مخلوق سے ناامید کر دے تجھ ہی سے
 مانوس کر دے۔ دوسروں سے غیر مانوس
 بنائے تیرے قضا و قدر سے راضی
 کر دے تیری طرف کی بلاؤں پر صابر کر دے
 اور تیری عطاؤں پر قانع کر دے
 تیری نعمتوں کا شاکر بنائے تیری یاد میں
 لذت دیدے تیری کتابت خوش کر دے اوقات

اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ مُبْغِضِينَ
 إِلَيْكَ نِيًّا وَهَجَبِينَ لِأَخْصَرَةٍ وَ
 مُشْتَاقِينَ إِلَى لِقَائِكَ مُتَوَجِّهِينَ
 إِلَى جَنَابِكَ مُسْتَعِدِّينَ لِمَوْتِ
 رَبِّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى
 رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ اللَّهُمَّ
 اجْعَلِ التَّوْفِيقَ رَفِيقَنَا وَالْصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِيمَ طَرِيقَنَا اللَّهُمَّ
 أَوْصِلْنَا إِلَى مَقَاصِدِنَا وَتُبْ
 عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
 اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا
 وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ
 الْمَصِيرُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا لَذَّةَ
 النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقِ إِلَى
 لِقَائِكَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الْحَقَّ حَقًّا
 وَارْزُقْنَا نِيَّاتَهُ وَارْزُقْنَا الْبَاطِلَ

شب و روز میں تجھ ہی سے مناجا کر نیوالے
 ہوں دنیا سے نفرت رکھنے والے ہوں اور آخرت
 کو دوست رکھنے والے ہوں تیرے ملنے
 کے مشتاق ہو تیرے درگاہ کی جانب متوجہ
 ہوں موت کیلئے تیار رہیں ای ہمارے
 پروردگار اور ہمیں وہ چیزیں عنایت فرما کہ
 جس کا تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ فرمایا ہے
 اور ہمیں قیامت میں روانہ کرنا بلاشبہ تو
 وعدہ کا خلاف نہیں کرتا ہمارے خدا توفیق کو ہمارا رفیق
 کر دے اور صراطِ مستقیم کو ہمارا طریق بنا دے اللہ کو
 ہمارے مقاصد عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بلا
 توبہ ہی توبہ قبول کر نیوالا مہربان ہے تیرے فضل سے
 صبح کی اور شام کی اور تیرے سبب ہم زندہ ہیں اور
 تیرے حکم ہی ہم مر گئے اور تیرے طرف ہی باز
 ہوں ہمارے بار خدا ہم کو تیرے دیدار کی لذت دیدے
 اور تیرے ملنے کا شوق عطا فرما خدا ہمیں حق بات کو
 برحق بتا اور اس کا اتباع نصیب کیے اور باطل امر کو

بَاطِلًا وَافْرُزْنَا اجْتِنَامَهُ
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ
 كَمَا هِيَ تَوْفَنَا مُسْلِمِينَ وَالْحَقُّنَا
 بِالصَّالِحِينَ وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ
 الظَّالِمِينَ وَشَارِكُنَا فِي دُعَاءِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَنَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ
 الْغَافِلِينَ وَارْزُقْنَا شِفَاعَةَ
 سَيِّدِ الْأَبْرَارِ الْمُرْسَلِينَ وَأَدْخِلْنَا
 الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ أَمِينٍ وَاحْشُرْنَا
 مَعَ الْمُتَّقِينَ وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
 يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
 لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ ارْحَمْ لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ انصُرْ لِأُمَّةٍ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اصْبِرْ لِأُمَّةٍ

باطل دکھا اور اس سے دور رکھ
 اے خدا ہمیں تمام ہشیا کے بعینہ
 حقائق بتا دے اور ہماری وفات
 اسلام پر کر اور ہمیں نیکیوں سے
 ملا دے اور ہم سے ظالموں کا شر
 دفع کر دے اور مؤمنوں کی دعا
 میں ہمیں شریک کر دے اور غافلوں
 کی نیند سے ہوشیار کر دے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 شفاعت نصیب کر اور ہمیں جنت
 میں بے کھٹکے سلامتی سے داخل
 کر دے اور متقیوں کے ہمراہ ہمارا
 حشر فرما اے بچانے والے
 ہمیں دوزخ سے بچالے اے اللہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت
 کو نجات دے اور آپ کی ساری امت پر رحم فرما
 اور آپ کی امت کی مدد کر اور آپ کی امت کو فتح دے اور آپ کی

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ فَرجْ عَنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
 كَرِّمُ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَظِّمُ أُمَّةٍ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
 تَجَاوَزْ عَنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ يَا حَبِيبَ
 التَّوَّابِينَ تُبُّ عَلَيْنَا يَا أَمَانَ
 الْخَائِفِينَ أَمَّنَّا يَا دَ لِيلَ
 الْمُتَحَيِّرِينَ دُنَّا يَا هَادِيَ
 الْمَضِلِّينَ اهْدِنَا يَا غِيَاثَ
 الْمُسْتَغِيثِينَ اغْنِنَا يَا رَجَاءَ
 الْمُنْقَطِعِينَ لَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا
 يَا رَاحِمَ الْعَاصِيْنَ ارْحَمْنَا
 يَا غَافِرَ الْمُذْنِبِينَ اغْفِرْ لَنَا
 ذُنُوبَنَا وَكُفْرَ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا

کو صلاحیت نصیب کر اور آپ کی امت کو
 کشادگی عطا فرما اور آپ کی امت کو بزرگوں
 کر دے اور آپ کی امت کو بڑھادے اور
 آپ کی امت کی خطاؤں سے درگزر فرما
 اے خدا اے تائب کو دوست رکھنے
 والے ہماری توبہ قبول فرما اور اے
 خائفوں کو امن دینے والے ہمیں امن
 دیے اور اے متحیروں کے رہنما
 ہماری رہنمائی کر اور لے گمراہوں کے
 ہادی ہماری ہدایت فرما اور اے
 فریاد کرنے والوں کے فریادرس ہماری
 ہماری فریادرسی کر اور اے مایوسوں
 کے امید گاہ ہماری امیدیں قطع نہ کر اور
 اے گنہگاروں پر رحم فرمانے والے ہم پر رحم فرما
 اور اے گنہگاروں کے بخشنے والے ہمارے گناہ
 بخش دے اور ہماری برائیاں مٹا دے اور ہماری
 نیکیوں کے ساتھ وفات کرے اللہ ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما

وَتَوْفِنَا مَعَ الْأَبْرَارِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
 ذُنُوبَنَا اللَّهُمَّ اسْتُرْ عْيُوبَنَا
 اللَّهُمَّ اشْرَحْ صُدُورَنَا اللَّهُمَّ
 احْفَظْ قُلُوبَنَا اللَّهُمَّ نَوِّرْ قُلُوبَنَا
 اللَّهُمَّ لَيِّسْ أُمُورَنَا اللَّهُمَّ حَصِّلْ
 مُرَادَنَا اللَّهُمَّ تَمِّمْ تَقْصِيرَنَا
 اللَّهُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ يَا خَفِيَّ
 الْأَلْطَافِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا
 وَلِمَنْ نَحْنُ فِيهِ وَإِسْتَاذِينَا وَلِأَصْحَابِنَا
 وَلِأَجْبَائِنَا وَلِعَشَائِرِنَا وَلِقَبَائِلِنَا
 وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ لَهُ أَوْصَانَا
 بِاللِّدْعَاءِ وَلِإِسْرَائِيلَ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَقِنَا رَبَّنَا
 عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ
 وَعَذَابَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَاحْشُرْنَا
 مَعَ الْمُتَّقِينَ وَالْأَبْرَارِ اللَّهُمَّ
 حُرِّمْنَا هَذِهِ الْأَوْرَادِ الْفَتِيحَةِ

اے اللہ ہمارے عیوب چھپا دے اے
 اللہ ہمارے سینہ کھول دے اے اللہ ہمارے
 قلوب کو محفوظ رکھ اے اللہ ہمارے دلوں کو
 منور کر دے اے اللہ ہمارے امور آسان
 کر دے اے اللہ ہمارے مقاصد حاصل کر دے
 اے اللہ ہمارے کوتاہیوں کو پورا کر دے
 اے خدا ہمیں خوف سے نجات دیدے اے
 پوشیدہ الطواف والے ای خدا ہمیں نجات دے
 اور ہمارے تمام والدین و مشائخ اور استاد
 اور اصحاب و احباب اور ہمارے رشتہ دار
 و قبائل اور جن کا ہم پر حق ہے اور جنہوں نے
 ہمیں وصیت کی ہے اور تمام امت محمدیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو نجات دے اور ہماری بُری
 قضا و قدر سے ہمیں بچالے اور ہم کو
 عذاب نار اور عذاب قبر اور
 قیامت کے عذاب سے محفوظ رکھ اور متقیوں اور
 نیکوں کے ساتھ ہمارا خسر کرایں اور اپنی فتح کی برکت

عنایات و کرامات کے ابواب ہم پر کھول دے
اور طاعات و عبادات کی ہمیں توفیق
عطا فرما اور تمام آفات و بلیات سے
ہمیں محفوظ رکھ اور رزق و حسنات میں
ہمیں برکت عنایت فرمائے بار خدایا
اے فیاض بہکوت تمام بلاؤں اور اضراروں
سے محفوظ رکھ و صلے اللہ علی خیر خلقہ
سیدنا محمد والہ و صحابہ اجمعین

فُتِّحْ لَنَا أَبْوَابَ عِنَايَاتِ الْكَرَامَاتِ
وَوَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ
وَأَحْفِظْنَا مِنَ الْآفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ
وَبَارِكْ لَنَا فِي الرِّزْقِ وَالْحَسَنَاتِ
اللَّهُمَّ احْفَظْنَا يَا فَيَّاضُ مِنْ
جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالْأَمْرَاضِ وَصَلَّى
اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

نود و نہ اسمائے حسنیٰ

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ
وہ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں بہت رحم والا نہایت مہربان بادشاہ پاک
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيِّمُ الْغَزِيْرُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
بے عیب امن دینے والا نگہبان غالب توڑنیوالا اور درست کرنیوالا بزرگ
الْحَالِقُ الْبَارِي الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ
پیدا کرنیوالا بنانے والا صورت دینے والا بہت بخشنے والا قہر والا بہت دینے والا
السَّرَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ
روزی دینے والا کھولنے والا جاننے والا قبض کرنے والا کشادہ کرنیوالا پست کرنیوالا

الرَّافِعُ الْمُعَزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ

بلند کرنیوالا عزت دینے والا ذلیل کرنیوالا سننے والا دیکھنے والا حکم کرنے والا انصاف والا

اللطيفُ الْخَبِيرُ الْحَكِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ

بہر یک بین خبردار بردبار برتر بخشنے والا قدردان بلند مرتبہ

الْكَبِيرُ الْحَفِظُ الْمُقِيتُ الْحَسِبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ

سب سے بڑا نگہبان قوت دینے والا کفایت کرنیوالا بزرگ صاحب کرم نگہبان

الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَحِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ

دعا قبول کرنیوالا وسعت والا حکمت والا دوست رکھنے والا بزرگی والا اٹھانے والا حاضر

الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصَى

برحق کارساز قوت والا استوار کار دوست رکھنے والا ستودہ شدہ جصاص کرنیوالا

الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ

نوپیدا کرنیوالا دوبارہ پیدا کرنیوالا زندہ کرنیوالا مارنے والا زندہ قائم رکھنے والا غنی

الْمَلِجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ

بزرگ یکتا اکیلا بے پروا قدرت والا توانا پیش کرنے والا پس کرنیوالا

الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ

سب سے پہلے سب سے پیچھے آشکارا پوشیدہ مالک برتر نیکوکار

الْتَّوَابُ الْمُنِيعُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ

توبہ قبول کرنیوالا نفع دینے والا بدلہ لینے والا بہت مہربان سارے عالم کا مالک

ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الرَّبُّ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي

بزرگی و احسان والا پالنے والا انصاف والا جمع کرنی والا بے پروا غنی کرنی والا

الْمُعْطِي الْمَنَافِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ

دینے والا منعم کرنے والا ضرر پہنچانے والا نفع دینے والا روشن راہ نما نوید کرنی والا

الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ السَّادُّ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

ہمیشہ رہنے والا سب کا وارث ہدایت کرنی والا ڈھیل دینے والا عیب پوشی کرنی والا ایسا کہ اسکی کوئی اولاد نہیں

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

کسی کی اولاد ہی اور کوئی بھی اسکا شریک نہیں

پہل اسمائے عظام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثُهُ وَرَازِقُهُ

وَرَاحَتُهُ يَا رَبَّ يَا إِلَهَ الْإِلَهِ الرَّفِيعَ جَلَّ لَهُ يَا إِلَهَ يَا اللَّهُ الْحَمْدُ

فِي كُلِّ أَعْمَالِهِ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ كُلِّ شَيْءٍ وَرَاحَتُهُ يَا رَحْمَنُ يَا حَيُّ

حِينَ لَا حَيَّ فِي دُمُومِيَّةٍ مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَلَا يَمُوتُ

شَيْءٌ مِّنْ عَلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ يَا وَاحِدُ الْبَاقِي أَوَّلُ كُلِّ شَيْءٍ وَآخِرُهُ

يَا وَاحِدُ يَا دَائِمُ بِلَافْنَاءٍ وَلَا زَوَالٍ لِّمُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا دَائِمُ يَا صَمَدُ

مِنْ غَيْرِ شَبِيهِ فَلَا شَيْءٌ كَمِثْلِهِ يَا صَمَدُ يَا بَارُّ فَلَا شَيْءٌ يُدَانِيهِ

وَلَا إِمَّكَانَ لَوْصَفِهِ يَا بَارُّ يَا كَبِيرُ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَهْتَدِي
الْعُقُولُ لَوْصَفِ عَظَمَتِهِ يَا كَبِيرُ يَا بَارِي النُّفُوسِ بِأَمْثَالِ خَلَامِنِ
غَيْرِهِ يَا بَارِي يَا زَاكِي لَطَاهِرٍ مِنْ كُلِّ آفَةٍ لِقُدْسِهِ يَا زَاكِي يَا كَافِي
الْمَوْسِعِ لِمَا خَلَقَ مِنْ عَطَايَا فَضْلِهِ يَا كَافِي يَا نَقِيًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ
لَمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فِعَالُهُ يَا نَقِيُّ يَا حَنَّانُ أَنْتَ الَّذِي
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةٌ وَعِلْمًا يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ ذُو الْإِحْسَانِ
قَدْ عَمَّ كُلَّ الْخَلَائِقِ مِنْهُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ الْعِبَادِ كُلُّهُ يَقُومُ
خَاضِعًا لِرَهْبَتِهِ وَرَغْبَتِهِ يَا دَيَّانُ يَا خَالِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
كُلُّ إِلَهٍ مَعَاذُهُ يَا خَالِقُ يَا رَحِيمُ كُلِّ صَرِيحٍ وَمَكْرُوبٍ وَعَنِيَاذُهُ
وَمَعَاذُهُ يَا رَحِيمُ يَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْآلْسُنُ كُلُّهُ جَلَالُهُ
وَمُلْكُهُ وَعِزُّهُ يَا تَامُّ يَا مُبْدِعَ الْبَدَائِعِ لَمْ يَبْغِ فِي انْشَائِهَا
عَوْنًا مِنْ خَلْقِهِ يَا مُبْدِعُ يَا عَلَامَ الْغُيُوبِ فَلَا يَفُوتُ شَيْءٌ
مِنْ حِفْظِهِ يَا عَلَامُ يَا حَلِيمُ ذَا الْأَنْبَاءِ فَلَا يُعَادِلُهُ شَيْءٌ مِنْ
خَلْقِهِ يَا حَلِيمُ يَا مُعِيدَ مَا أَفْقَاهُ إِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهِ مِنْ
خَافَتِهِ يَا مُعِيدُ يَا حَمِيدَ الْفَعَالِ ذَا الْمِنَّةِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ بِطُفْهِ
يَا حَمِيدُ يَا عَزِيزَ الْمَنْعِ الْغَالِبِ عَلَى جَمِيعِ أَمْرِهِ فَلَا شَيْءٌ يُعَادِلُهُ
يَا عَزِيزُ يَا قَاهِرَ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ أَنْتَ الَّذِي لَا يُدَاقُ انْتِقَامُهُ

يَا قَاهِرُ يَا قَرِيبُ الْمُتَعَالِي فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عَلَوُّ ارْتِفَاعِهِ يَا قَرِيبُ
يَا قَرِيبُ يَا مُدِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عِنْدَ بَقْهِرٍ غَيْرِ زُسْطَانِهِ يَا
مُدِلَّ يَا نُورَ كُلِّ شَيْءٍ وَهْدَاهُ أَنْتَ الَّذِي فَتَقَ الظُّلُمَاتِ
نُورُهُ يَا نُورُ يَا عَلِيَّ الشَّامِخُ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عَلَوُّ ارْتِفَاعِهِ يَا عَلِيَّ
يَا قُدُّوسُ الْمَلَائِكَةِ مِنْ كُلِّ سُوءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادُهُ مِنْ حَمِيعِ خَلْقِهِ
بِلُطْفِهِ يَا قُدُّوسُ يَا مُبْدِيَ الْبَرَايَا وَمُعِيدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا
بِقُدْرَتِهِ يَا مُبْدِيَ يَا حَلِيلَ الْمُتَكَبِّرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَالْعَدْلُ
أَمْرُهُ وَالصِّدْقُ وَعْدُهُ يَا حَلِيلُ يَا مُحَمَّدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ
كُلَّ كُنْهٍ ثَنَائِهِ وَمَجْدِهِ يَا مُحَمَّدُ يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ ذَا الْعَدْلِ
أَنْتَ الَّذِي مَلَأَ كُلَّ شَيْءٍ عَدْلُهُ يَا كَرِيمَ يَا عَظِيمَ ذَا الشَّنَاءِ
الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْكِبَرِيَاءِ فَلَا يَذِلُّ عِزُّهُ يَا عَظِيمُ
يَا قَرِيبُ الْمُحِبِّ الْمَدَانِي دُونَ كُلِّ شَيْءٍ قُرْبُهُ يَا قَرِيبُ يَا عَجِيبُ
الصَّنَائِعِ فَلَا تَنْطِقُ إِلَّا لَسُنُ بِكُلِّ آيَةٍ وَثَنَائِهِ يَا عَجِيبُ يَا غِيَاثِي
عِنْدَ كُلِّ كَرْبَةٍ وَمُجِيبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِي عِنْدَ كُلِّ
شِدَّةٍ وَيَا رَجَائِي حِينَ تَنْقَطِعُ حِيلَتِي يَا غِيَاثِي -
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ الشَّرِيفَةِ وَشَرَفِهَا
وَكِرَامَتِهَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَأَسْأَلُكَ اِيْمَانًا وَامَانًا مِّنْ عُقُوبَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ اَنْ
تُخَبِّرَ عَنِّي اَبْصَارَ الظُّلُمَةِ وَالْمُرِيدِيْنَ فِي السُّوءِ وَ اَنْ تُصَرِّفَ
قُلُوْبَهُمْ عَنْ شَرِّ مَا يُضِرُّوْنَهُ اِلَى خَيْرٍ مَا لَا يَمْلِكُهُ غَيْرُكَ
اَللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ مِنِّيْ وَمِنْكَ الْاِجَابَةُ وَ هَذَا الْجُهْدُ
مِنِّيْ وَعَمَّا يَكُ التَّكْلَانِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مُفْتِحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ
الْاَسْبَابِ وَيَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحِيْرِيْنَ
وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا مُفْرَجَ الْخَزُوْنِيْنَ اَغْنِنِيْ
اَغْنِنِيْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ قَضَيْتُ وَفَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ
يَا زَرَّاقُ يَا فَتَّاحُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ

اے عزیزِ عالم ظہور تجلیات
ہے تجلی ذاتی۔ صفاتی۔ افعالی
آثاری۔ ذات کو صفات نے چھپایا
اور صفات کو افعال نے

ای عزیزِ این عالم ظہور تجلیات
اربع است یکے تجلی ذاتی دویم
صفاتی سوم افعالی چہارم آثاری
ذات را صفات پوشیدہ و صفات را افعال

و افعال آثار پوشیدہ است
 این اشارہ است بتفسیر حضرت ابن
 عباس در آیت و سخر لکم ما فی
 السموات والارض ای عزیز
 طالب صادق و ای یار رفیق التوحید
 اسقاط الاضافہ است شعر
 بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی
 کہ در این راہ فلان ابن فلان چہ نیست
 برخالص انا یعنی من مانند ولایت
 است سعی کردن شرط طریق است
 الحق من جد و جد بر حق است

بیان شغل علم

شغل علمی را در خیال دار با این طریق
 کہ چشم بستہ آسمان و زمین و ہمہ اشیا
 را اولاً در خیال آروغوش را با این
 دوسہ ذراع قالب کہ از ستر تا پائین
 ذات خود قرار دادہ در خیال دار

اور افعال کو آثار نے چھپایا اور اسی کی
 جانب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
 آیت و سخر لکم ما فی السموات و
 الارض کی تفسیر میں اشارہ فرمایا ہے
 (یعنی تمام مافی السموات والارض کو تمہارے لئے
 مسخر کر دیا) ای عزیز ای طالب صادق اور

لے یار رفیق توحید کے معنی (صوفیہ کی اصطلاح
 میں) نسبتوں کا ساقط کرنا ہے (شعر کا ترجمہ) لے جامی
 جب عشق کا بندہ ہوا تو نسبت چھوڑ دے کہ فلان
 فلان اس راہ میں کام نہیں آتا۔ خالص انا یعنی ہوں
 (بلا کسی نسبت) کے ٹھہرنا ولایت (کے معنی) ہے
 (ایکے حصول میں) جد و جد کرنا بڑی شرط ہے (من
 جد و جد) سچ ہے (جنہ سعی کی اسکی قصہ بیان)

شغل علمی کا بیان

علمی شغل اس طرح سمجھو کہ پہلے آنکھ بند کر کے
 آسمان و زمین وغیرہ تمام اشیا کو بلکہ خود کے
 اس دو تین ہاتھ کا لبہ کو کہ اسکی اپنی
 ذات سمجھے ہوئے تھے خیال میں لاؤ

اول دانستہ بودی کہ دل در جسم است
 و اکنون دانستی کہ جسم خود و ہمہ عالم دلی
 است دل را این چنین وسیع یافت
 باز از لائے نفی ہمہ اشیاء را از دل خالی
 کنی در این حالت ازین قدر علم بیشتر
 نخواہد ماند کہ من ہستم این انانیت را
 در مراقبہ دار و تا تو اندیانِ شغل مشغول
 گرد و چون خطرہ آید چشم کشادہ کردہ
 باز در آن شغل شود تا آنکہ اینجا بیہوش
 شود یعنی بغیر انانیت پیچ خطرہ نگذرد
 و برین مقام قرار گیرد۔

شغل بصر

اکنون بشغل بصر با خلق ملحوظ دار کہ در چشم
 ہر سہریت غظیم کہ بوقت معاملہ
 ظاہر است در ہر چشم خود را یابی کہ
 از نور بصر کہ می بیند اللہ نور السموات
 و الارض و ہوا اللطیف الخبیر

بیشتر سمجھتے تھے کہ بدن میں دل ہے
 اور اب سمجھ لیا کہ جسم بلکہ تمام عالم دل
 میں ہے دل کو اس قدر وسیع پایا پھر
 لائے نفی سے تمام اشیاء کو دل سے
 نکال دو۔ اس وقت اس سے زیادہ
 علم نہیں ہے کہ میں ہوں اس ہوں
 کو نگاہ رکھو اور جب تک ہو سکے اسی کے
 ساتھ مشغول رہو جب خطرہ آوے آنکھ
 کھول کر پھر اسی کے ساتھ مشغول رہے
 اس وقت تک کہ اس جگہ بیہوش ہو جاوے
 یعنی بجز ہونے کوئی خطرہ نہ ہو اور اسی مقام پر پہنچاؤ

شغل بصر

اب شغل بصر مخلوق کے ساتھ اس طرح
 ملحوظ رہے کہ ہر ایک کی چشم میں ایک سر
 غظیم ہے جو بوقت معاملہ ظاہر ہو کہ ہر ایک
 چشم میں خود کو پاؤ کہ نور بصر سے کون دیکھتا ہے
 بس آسانوں میں نور خدا ہی ہوا ورمی لطیف و خبیر

اشعار

عدم آئینہ عالم عکس و انسان
 چو چشم عکس درویشی شخص نہاں
 تو نور عکسی و او عین دیدہ
 ز دیدہ دیدہ را دیدہ دیدہ
 اکنون خلق را با خالق یا خالق را با خلق
 بین و هو معکم اینما کنتم محض
 خلق را دیدن شرک عظیم است در آئینہ
 کائنات رب را بین یا در مرآت رب
 کائنات را بین یا نور انت النور
 فی کل ما بدأ یا ہادی کن للنور
 فی القلب مشعلا ۛ اغث واشفنی
 من داء نفسی و اهدنی ۛ الی الخیر
 و اصلح ما بعقلی تخلصا ۛ و اشغلنی
 بجمالك و ارزقنی محبتك۔ اللہم
 ارزقنی حبك و اجعلنی
 من المخلصین۔

اشعار کا ترجمہ

عدم آئینہ ہے اور عالم اس کا عکس ہے
 اور انسان مثل چشم عکس کے ہے کہ اس میں شخصی
 پوشیدہ ہو اور تو نور عکس ہے اور وہ عین چشم ہے
 کہ آنکھ نے چشم سے دیکھے ہوئے کو دیکھا۔
 اب خلق کو خالق کے ساتھ یا خالق کو خلق
 کے ساتھ دیکھو کہ تم جہاں ہو وہ تمہارے ساتھ
 ہے (قرآن) صرف خلق ہی کو دیکھنا شرک عظیم
 ہے بیت رب کو دیکھئے آئینہ سب کو بنا
 سب کو دیکھئے آئینہ رب کو بنا
 اے خدا تمام مخلوقات میں تیرا ہی نور ہے
 اے رہنما میرے دل میں نور کی مشعل ہو جا
 میری فریاد رسی کر اور مجھ کو نفسانی امراض
 سے شفا دے اور بہتری کی رہنمائی کر اور
 میرے عقلی نقصانات کو درست کر دے۔
 اے اللہ مجھ کو اپنی محبت عطا فرما اور مجھ کو
 احصاء والوں سے بنا دے۔

ای عزیز ولایت کی تین قسمیں ہیں ولایت صغریٰ ولایت
کبریٰ ولایت علیا۔ ولایت صغریٰ ولایت اولیا اور
ہے اور ولایت کبریٰ ولایت انبیاء علیہم السلام ہے
اور ولایت علیا ولایت ملائکہ ہے ولی کے معنی قریب
ذات کے ہے اوس خدا کی سجائے کی جانب سے تو ہر ایک
اشیاء کے ساتھ ملائکہ کے مثل محبت و قربیت ثابت
ہے اور بعد صرف ہماری طرف سے ہے اور سلوک میں
قرب امکانی کا اعتبار ہے اور قرب الہیت تو قرب
و جوبی ہے۔ اسی عزیز جب وضو کرو تو فوراً بلا بات
کے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو بعد از ان یہ دعا کرو
اللھم انت ولی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما
كنت لبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واشغلتنی
بجمالک وارزقنی محبتک اللھم ارزقنی حبک
واجعلنی من المخلصین اللھم ارح نفسي بجزایات
ذاک یا انیس من لا انیس له رب لا تذرني
فرا وانت خیر الوارثین استغفر اللہ من جمیع
ما کره الله قولاً وفیلاً خاطراً سامعاً ناظراً لا
حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم واتوب الیه
اللهم افرحنی لما خلقتنی له ولا تشغلنی بما تکلمت
بہ ولا تحرمنی وانا اسئلك ولا تعذبني وانا استغفرک
استغفر اللہ تین بار کہہ کر ترجمہ ای خدا دنیا و آخرت میں
میرا کارساز تو ہی ہو تو میرا اس طرح حامی ہو جا جس طرح ہمارے نبی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو حامی ہو گیا اور مجھ کو تیرے عالم
شعور کر دیکھے اور تیری محبت عطا کیجے ای اللہ مجھ کو
اخلاص نصیب کرے اسی تیرے ذاتی کشش سے میری خودی شاد بخیر اسی

ای عزیز ولایت کبریٰ ولایت انبیاء علیہم السلام ہے اور ولایت علیا ولایت ملائکہ ہے ولی کے معنی قریب ذات کے ہے اوس خدا کی سجائے کی جانب سے تو ہر ایک اشیاء کے ساتھ ملائکہ کے مثل محبت و قربیت ثابت ہے اور بعد صرف ہماری طرف سے ہے اور سلوک میں قرب امکانی کا اعتبار ہے اور قرب الہیت تو قرب و جوبی ہے۔ اسی عزیز جب وضو کرو تو فوراً بلا بات کے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو بعد از ان یہ دعا کرو اللھم انت ولی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما كنت لبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واشغلتنی بجمالک وارزقنی محبتک اللھم ارزقنی حبک واجعلنی من المخلصین اللھم ارح نفسي بجزایات ذاک یا انیس من لا انیس له رب لا تذرني فرا وانت خیر الوارثین استغفر اللہ من جمیع ما کره الله قولاً وفیلاً خاطراً سامعاً ناظراً لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم واتوب الیه اللهم افرحنی لما خلقتنی له ولا تشغلنی بما تکلمت بہ ولا تحرمنی وانا اسئلك ولا تعذبني وانا استغفرک استغفر اللہ تین بار کہہ کر ترجمہ ای خدا دنیا و آخرت میں میرا کارساز تو ہی ہو تو میرا اس طرح حامی ہو جا جس طرح ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو حامی ہو گیا اور مجھ کو تیرے عالم شعور کر دیکھے اور تیری محبت عطا کیجے ای اللہ مجھ کو اخلاص نصیب کرے اسی تیرے ذاتی کشش سے میری خودی شاد بخیر اسی

ای عزیز ولایت کبریٰ ولایت انبیاء علیہم السلام ہے اور ولایت علیا ولایت ملائکہ ہے ولی کے معنی قریب ذات کے ہے اوس خدا کی سجائے کی جانب سے تو ہر ایک اشیاء کے ساتھ ملائکہ کے مثل محبت و قربیت ثابت ہے اور بعد صرف ہماری طرف سے ہے اور سلوک میں قرب امکانی کا اعتبار ہے اور قرب الہیت تو قرب و جوبی ہے۔ اسی عزیز جب وضو کرو تو فوراً بلا بات کے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو بعد از ان یہ دعا کرو اللھم انت ولی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما كنت لبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واشغلتنی بجمالک وارزقنی محبتک اللھم ارزقنی حبک واجعلنی من المخلصین اللھم ارح نفسي بجزایات ذاک یا انیس من لا انیس له رب لا تذرني فرا وانت خیر الوارثین استغفر اللہ من جمیع ما کره الله قولاً وفیلاً خاطراً سامعاً ناظراً لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم واتوب الیه اللهم افرحنی لما خلقتنی له ولا تشغلنی بما تکلمت بہ ولا تحرمنی وانا اسئلك ولا تعذبني وانا استغفرک استغفر اللہ تین بار کہہ کر ترجمہ ای خدا دنیا و آخرت میں میرا کارساز تو ہی ہو تو میرا اس طرح حامی ہو جا جس طرح ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو حامی ہو گیا اور مجھ کو تیرے عالم شعور کر دیکھے اور تیری محبت عطا کیجے ای اللہ مجھ کو اخلاص نصیب کرے اسی تیرے ذاتی کشش سے میری خودی شاد بخیر اسی

طریق دیگر شغلِ سمع

ای عزیز حالاً شغلِ سمع را گوش کن کہ تمام عالم پر از آوازہ ہو ہو است اول لفظ اللہ ہو را بعد دراز کشیدہ تا بدماغ رسانیدہ چشم و گوش و لب را بستہ و بصیر و سمیع و علیم را بجز ہونیابی ہو سمیع ہو بصیر ہو علیم همچنین اللہ ہو بعد دراز تا انتہائے دماغ کشیدہ ہو سمیع ہو بصیر ہو علیم گفتہ دم بگذار پس برین آواز ہو کشف فیوض از مبدأ فیاض روان بآبی بواسطہ روح اعظم کہ حقیقت محمدی است صلی اللہ علیہ وسلم الہی اسئلك التائید روح من عندک وتجل لی یا الہی بسر التوحید الذی فی المطلسم الایت الا نانیۃ الموسویۃ فاعلم انه لا الہ الا انا فاعبدنی حتی یکون الذکر سراد و حال ذاتی

شغلِ سمع کا دوسرا طریقہ

اب ای عزیز شغلِ سمع سنو کہ تمام عالم آواز ہو ہو سے پُر ہے پہلے اللہ ہو کو مدد دے کہ ساتھ دماغ تک پہنچا کر چشم و گوش و لب کو بند کرے اور بجز ہو کے دوسرے کو سمیع بصیر نپاؤ ہو سمیع ہو بصیر ہو علیم اس طرح اللہ ہو کو مدد دراز کے ساتھ کھینچ کر انتہائے دماغ تک پہنچا کر (جب دم اخیر پہنچے) ہو سمیع ہو بصیر ہو علیم کہہ کر دم چھوڑ دے پس اس ہو کی آواز پر مبدأ فیاض سے بواسطہ روح اعظم کے کہ حقیقت محمدی ^{مرقومہ} ہے کشف فیوض جاری پاؤ لاوریہ دعا ^{سطح} پڑھو (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے خدا میں پناہ ^{سطح} روح اعظم کے تجھ سے تیری مدد طلب کرتا ہوں اور اے اللہ مجھ پر اپنی توحید ذاتی طلسمی اسرار سے وہ تجلی انانی فرما جو حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائی کہ سمجھو کہ میرا سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو تاکہ تیرا ذکر تیار میرے ذرات کی سمیع اور سر پہنچائے

من جميع الوجوه وينا ديني
منادى لتحقيق من حضرت
القدس الاعلى على لسان التصديق
لا اله الا الله يكصد بار الله كيص
بار بگويد آبی عزیز این عالم پر از صورت
وزنگ و آواز است و همه رصفت
بصرو سمع و علم احاطه کرده است
این ریشعلہائی مذکورہ قفا باید کرد قول عارف

چشم بند و گوش بند و لب ببند
گر نہ بینی سرق بر من بخت
یا الہی چشم بینائی بده
در دلم از عشق سودائی بده
آتش افکند در دلم مانند طور
شعلہ گردد و دما شود ز نگار دور

قول مغوی

يا خفي اللطف محسوس العطا
انت كالريح ونحن كاليرحا

اور سچی زبان سے تیری جناب اقدس کا
منادی مجھ کو ندا کرے۔ پھر لا الہ الا اللہ
ایک سو بار کہے۔ اسی عزیز یہ عالم صورت
وزنگ و آواز سے بھرا ہوا ہے اور ان سب کو
صفت بصرو سمع و علم نے احاطہ کیا ہوا
سب کو اشغال مذکورہ سے مٹانا چاہئے

(قول علامت کا ترجمہ)

آنکہ اور کان اور منہ کو بند کرو
پھر اگر اسرار حق نہ کھلے تو مجھ پر منسو
ای خدا بصیرت کی آنکہ عطا فرما
عشق کا خیال میرے دل میں پیدا کر
طور کے عیسیٰ میرے دل میں آگ ڈال
کہ شعلہ ہو کر زنگار کو مٹا دیوے

قول معنوی کا ترجمہ

اے خدا پوشیدہ الطاف و ظاہر عطا
تو ہوا کے مانند اور ہم پون چکی کے مثل ہیں

ما چو کوہیم و جداد و رماز تست
 ما چو سنگیم و نواد و رماز تست
 قوله تعالى والذين جاهدوا
 فينا لنهدينهم سبلنا ای عزیز
 یک کعت نماز خواہ نشسته یا استاواہ
 از مرشد آموختہ تا چہل روز بخوانید
 ای محب صادق محبت راستہ درجات
 است درجہ اول طلب است طالب
 را ہمہ عادات مطلوب میاید آموخت
 تا محبوب محبوب شود چنانچہ خدای
 تعالی لا تأخذہ سنۃ ولا نوم و
 منزہ از مکان و لم یلد و لم یولد
 شان ربوبیت اوست تخلقوا
 باخلاق اللہ درجہ دوم بر حکم و ابتغوا
 الیہ الوسیلۃ نظر داشتہ خدمت
 مخدومان و شیخان اختیار کند کہ من خد
 خد مرو دین مرتبہ دوم طالب

ہم مثل پہاڑ کے ہیں اور ہم میں تیری صدقہ ہے
 اور ہم پتھر کے مانند ہیں کہ تیری آواز ہم میں ہے
 اللہ سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جن لوگوں نے
 ہماری راہ میں سچی کی ہم انکو اپنی راہ تبادینگے۔
 لے عزیز ایک رکعت نماز کھڑے یا بیٹھے مرشد سے
 سیکھ کر چالیس روز پڑھیں۔ ای محب صادق محبت
 کے تین درجہ ہیں اول طلب ہے اور طالب کو مطلوب کی
 تمام عادات و اخلاق سیکھنے چاہئے تاکہ محبوب کا
 محبوب ہو جاوے چنانچہ نوم و غنودگی اور مکان اولاد
 و والدین منزہ ہونا او کی شان ربوبیت ہے۔
 (سو خواب خور اور اہل عیال وغیرہ دنیوی تعلقات سے
 اولاحتی الوسع منقطع ہونا ضروری ہے) جیسا کہ رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خداوند تعالیٰ کے
 اخلاق سے متخلق ہو جاوے۔ دوسرا درجہ تلاش پروردگار
 کا ہے (چنانچہ خود حق سبحانہ کا ارشاد کہ اوں گاہ عالی
 تک سائی کیلئے وسیلہ و ذریعہ کی جستجو کر و لہذا بزرگان
 دین اور حضرات مشائخین کی خدمات کیجاوے کہ جو خادم
 ہو اوادہ مخدوم بنا اسی مرتبہ میں شرائط اول طالب

صاحب دعوت میگردد با شرائط مذکورہ
ذیل یعنی این عالم کہ منظر اسماء است
از ان خلوت گیر گردد و در حصار اسماء
وصفات حق باشی کہ تو نیز یک اسم را
منظر ہستی و ترک حیوانات کنی یعنی صفت
حیوانیت تو از خواب و خورش و جفت
و غفلت کہ در دست ترک کنی و شرط
کبیر این است کہ در ہر حال ظاہر باطن
فعل حق را بیابی یعنی در ہر لحظہ حکم حق
بر دل بماند بانیت مطلق کہ انا بمعنی
من است بر دل قرار یابد اللہ
المحمود فی کل افعالہ در نیجا
ادعونی استجب لکم حاصل است
مرتبہ سویم رضا است در نیجا راضی
برضای حق باشند کرامت مقصود
نیست اللہ ما مع نفسی بجز بات
ذاتک شعـ

مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے یعنی اشیائے
عالم سے جو منظر اسما الہی ہیں خلوت گیر ہو کر
اسماء و صفات حق کے حصار میں خلوت نشین
ہوئے اس لئے کہ تم بھی آخر کسی اسم الہی کے
منظر ہو اور ترک حیوانات سے مراد صفات
حیوانیت مثل خواب و خور و جفت و
غفلت کو چھوڑنا ہے اور اسمین بڑی
شرط یہ ہے کہ ظاہر و باطن غرض ہر حالت
فعل خدا ملحوظ رکھے یعنی ہمیشہ حکم خدا نیست
مطلق کے ساتھ جو عبارت ہون سے ہے
دل پر قائم و دایم رہے تمام افعال میں ہی
حق سبحانہ سزاوار حمد و ثناء ہے اس مرتبہ
قبولیت دعا کا ظہور ہے چنانچہ اللہ شجا
کا ارشاد ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا
تیسرا رضا و تسلیم کا مرتبہ ہے اس مقام میں صرف راضی
برضا حق رہیں اور اظہار کرامات مقصود نہوے
بار خدا اپنی جذبات کشش سے میری خودی کو مٹا دے

ذات وصفا و شدد و مد و تحت و فوق کا واسطہ
ہمیشہ طالبان الہی کو ذوق و شوق بڑھاتا ہے
یہاں ذات برزخ ہے کہ اہمات صفات کے
ظہور کا باعث ہے کہ اسکی پہلی صفت حیات
ہے اور باقی علیم مرید قدیر سمیع بصیر
کلم ہے اور وہی قائم و دائم اجدالاجود
ذوالفضل العظیم رب العرش الکرم ہے آمین
(بیت کا ترجمہ)

تیرے اندر یہ کون باتیں کر رہا ہے
اور تیرے اندر کسکی جستجو ہے
یار کی باتوں میں بے خود ہو جا کر
اسکے لب کا بوسہ لیلوں کے کس طرح اپنی مچھلویا
لے خدا حاضر ہوں تیرے ہی در پر حاضر ہوں کہ
تیرا کوئی شریک نہیں بلاشبہ تمام حمد و نعت مجھ کو
سزاوار ہے اور اس تمام ملک ملکوت میں بھی تیرا کوئی
دار نہیں۔ اس وقت بہت بڑی مبارک پکار ہوگی کہ
میرے ملنے کے مشتاق لوگ کہاں ہیں بیشک میں ہی

برزخ ذات وصفا و شدد و مد و تحت و فوق
طالبان امیض ایدہ نفس بس ذوق و شوق
دریخا برزخ ذاتیت کہ ظہور صفات
است و آن اہمات صفات است
کہ اول او صفت حیات است و دیگر علیم
و مرید و قدیر و سمیع و بصیر و کلم است
و او قائم و دائم اجدالاجودین و ذوالفضل
العظیم رب العرش العظیم است آمین
و تو کیست این در گفتگوئے
کہ دارد در تو اندر جستجوئے
در سخن یار نہان خواہم گشتن
تا بر لب او بوسہ نم چو نش بخوانی

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ
الْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَاِذَا الْبَدَاءُ
الْاَقْدَسُ اِلٰهًا اَيْنَ الْمُسْتَقْوُونَ
اِلَى لِقَائِي اِنِّي اَنَا اللَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا

جو ہوا میں تیرے سوا کوئی نہیں ہے

قلعبدنی و اقم الصلوة لذكركي
فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة
اعين جزاء بما كانوا يعملون
خاتمہ طلب زیادتی علم از فراض آمدہ
فی قولہ تعالیٰ رب زدنی علما و قولہ
تعالیٰ فاتقوا اللہ حق تقیتہ پس
طلب است یا ادب است قول باقی
بائے قدس سرہ

در راہ خدا جملہ ادب باید بود
تا جان باقی است و طلب باید بود
در یا دریا اگر بکاست نیز
کم باید کرد و خشک لب باید بود
ہر جا کہ ترشح تو سے میثم
و اتم عطش و تشنہ کامیم
قولہ تعالیٰ حاکما عن موسیٰ
علیہ السلام لا ابرح حتی بلغ
مجمع البحرین او امضی حقبا و

تو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد ہے
نماز قائم کرو۔ کسی شخص کو معلوم نہیں کہ
مہنے اونکے اعمال کے عوض کسی کنیسی تیں
پوشیدہ کر رکھی ہیں جان کی خنکی
چشم کا باعث ہیں۔ خاتمہ مزید علم کی طلب
منجھہ فراض کے ہوا سوا کہ رسول مقبول صلعم کو اللہ
سبحا کا ارشاد ہو کہ آپ عا میں مانتے ہیں کہ ای میر
پروردگار مجھ کو زیادہ علم عطا فرما اور اللہ تعالیٰ ارشاد

فرماتا کہ اللہ اسکے لائق تقویٰ اختیار کرو دان
دونوں آیتوں دو امر کا حکم ثابت ہوا طلب اور
قول خواجہ باقی بائے قدس سرہ کا ترجمہ :-
راہ خدا میں تو بالکل با ادب ہونا چاہئے جب تک جان
باقی ہے طلب ہی میں سنا چاہئے اگر سارا دریا تیر
حلق میں ٹپکا دیں تو کم سمجھ کر ہمیشہ خشک لب سنا چاہئے
اے بار خدا جہاں کہیں تیرا ترشح میں دیکھتا ہوں تو ہمیشہ
پیاسا رہتا ہوں و قرآن مجید میں حضرت مثنیٰ علیہ السلام کا
کلام منقول ہے کہ میں خضر علیہ السلام کی تلاش میں جاتا تک
سعی کرتا ہوں کہ مجمع البحرین کو پہنچ جاؤں

قَالَ هَلْ اتَّبَعْتُ عَلَىٰ أَنْ تَعْلَمَنَ مِمَّا
عَلِمْتَ رَشْدًا قَوْلُهُ تَعَالَىٰ فَاسْأَلُوا
أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
قول معنوی مصرع

ہر کہ جزا ہی است ز ابش سیر شد
خطرات چار اند خطرہ شیطانی خطرہ
نفسانی خطرہ ملکی خطرہ رحمانی شیطانی
چون تکبر و غصہ و حسد و عداوت و غیرہ
و نفسانی چون شہوات طعام و فرج و
و خائر و زینت مذخرات و غیرہ ملکی
چون عبادات و ہرجہ باعث ثوابات
باشد و رحمانی چون محبت و اخلاص و
شوق و ذوق و غیرہ قَالَ وَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كُنْ بَوَابِ قَلْبِكَ بِدَانِی طَابَ
الرشد کہ اسد و عرفان اسد مراقبہ پانی
دل است تا دروی غیر واحد در نگین
بدانکہ خطرات کہ مانع حق باشند اسد

فرمایا کہ آپ کو جن ہدایات کی منجانب اللہ
تعلیم دگئی ہے مجھ کو ان کچھ سکھانیں کیا آپ کی
پیروی کروں و نیز حق سبحانہ کا ارشاد ہو کہ اگر
تہنیں کسی چیز کا علم نہ ہو تو جاننے والوں سے اسکو
دریافت کر لیا کرو۔ (قول معنوی کا ترجمہ)

مچھلی پانی سے سیر نہیں ہوتی خطرات چار طح
کے ہیں شیطانی۔ نفسانی۔ ملکی۔ رحمانی۔ خطرہ
شیطانی مثل تکبر و غصہ و حسد و عداوت و غیرہ
اور نفسانی خطرہ جیسے خور و نوش اور شرک و
اموال اور فضول زینت و آرائش کی خواہشات
ہو اور ملکی جیسے عبادات و غیرہ جو موجب ثواب
آور رحمانی جیسے محبت و اخلاص و شوق و ذوق
و غیرہ ہو حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس
فرماتے ہیں کہ اپنے دل کا دربان ہو ای طالب خدا
تعالیٰ تجھ کو ہدایت و معرفت عطا فرماوے سمجھ کہ
دلکی نگہبانی کا نام مراقبہ ہے تاکہ او میں ایک خدا
کے سوا دوسرے کسی شے کا خیال نہ آوے اور مجھ کو کہ خدا سے ملنے

اول حدیث نفس کہ بقصد و اختیار
حدیث می کند خواه در ملا خواه در خلا
دویم خطرہ کہ بلا قصد می آید و میرود
سوم نظر بصیر یعنی علم باشیاء متکثرہ
اول را علاج یا بس طریق باید کرد کہ
اسم عظم کہ معنی است بجائی او
کرده و از صفات اہیات قدیمہ سمیع
و بصیر و علیم بجائی خطرہ داشتہ آید
بمد و شد از تحت و فوق بہ نزول و
عروج یاد کردہ آید اللہ را از ناف
کشیدہ بمعنی سمیع متوجہ شود بعدہ اسم
ذات را بمعنی بصیر پر دازد بعدہ بمعنی
علیم پر داختہ تا بسینہ و از ان تا بدماغ
کشیدہ آید مد و شد بعدہ از علیم تا
بہ بصیر و تا بسمیع نزول فرماید و معنی
مقدس اسم ذات بے نقید اطلاق
با نور بسیطہ در دل و درزش کردہ آید

ایک وہ دل کے خیالات میں جو مجلس اور
خلوت میں بھی اپنے قصد و اختیار سے دل
میں سوچتے رہتے ہیں دوسری قسم وہ خطرات
ہیں جو خود بخود بلا قصد و اختیار قلب میں آتے
رہتے ہیں تیسری قسم وہ خطرات ہیں جن بہت سے
امور کے علم سے ہمارے قلب میں موجود
ہیں پہلی قسم کا علاج اس طرح کرنا چاہئے کہ
بجائے اول خیالات کے ذکر اسم عظم اللہ کا مع
لحاظ معنی اور اہیات صفات قدیمہ سمیع بصیر
علیم کے مد و شد کیساتھ تحت و فوق سے مع
نزول و عروج کے اس طرح کیا جاوے کہ لفظ
اللہ کو ناف سے کھینچ کر بجائے معنی سمیع متوجہ ہو
پھر اس طرح معنی بصیر کیساتھ اسم ذات کا ذکر کیا جاوے
پھر اس طرح معنی علیم ملحوظ رکھ کر ذکر کیا جاوے پھر علیٰ
علیم و بصیر تک بصیر سمیع تک نزول فرماوے اور
اسم ذات پاک کے معنی مطلق بلا قید کے صرف
ایک نور بسیطہ کیساتھ ہمیشہ دلیں و درزش کجیاوے

یہ برنخ مرشد یا بہ برنخ ذات کہ ادا
 اشارہ بان کردہ شد و مراد از برنخ
 مرشد میدر کہ لطیفہ انسانی کردہ آید یا
 نفس تا بعد دو صد کم و زیادہ رسانیدہ
 شود و بعد صفات باقیہ از ہفت گانہ
 پنج مذکور ادا کردہ آید تا بدو صد و نیم صد
 و نرسش نماید تا از خطرات بالکلیہ پاک
 گردد و بطریق دفع خطرات قسم دوم این
 است کہ بر لوح دل سیمین لفظ اللہ
 کہ اسم ذات منقش بر تصور کردہ آید
 برای دفع خطرات کمال تاثیر دار است
 نفسی گردان از دل خود ماسوا
 غیر نقش اللہ را ای دل بخوان
 یاد آنکہ مراقبہ فنا بمعنی کل من علیہا فان
 از مرشد تلقین گرفته کہ رمز از قول معنوی
 تو قیامت شو قیامت را بہیں
 و ندین ہر چیز را شرط است این

اور تصور برنخ مرشد یا برنخ ذات کارگھا
 جاوے جیسا کہ مذکور ہو چکا۔ اور برنخ مرشد
 کا تصور مدر کہ لطیفہ انسانی میں کیا جاوے
 اس طرح سے ذکر حبس نفس کے ساتھ کم و زیادہ
 دو سو تک کیا جاوے پھر باقی سات صفات
 مذکورہ کو بطریق مذکورہ ڈھائی سو تک و نرسش
 کریں یہاں تک کہ خطرات سے بالکلیہ پاک
 ہو جاوے۔ اور خطرات قسم دوم کا طریقہ
 علاج یہ ہے کہ لوح دل سیمیں پر اسم ذات
 اللہ کا نقش زریں تصور کیا جاوے کہ یہ دفع خطرات
 میں کمال تاثیر رکھتا ہے۔

اپنے دل سے ماسوا کو مٹا دے
 اے دل بجز نقش اللہ کے کچھ نہ پڑھ
 سمجھ لو کہ مراقبہ فنا جو آیت کل من علیہا فان ما خود ہی
 مرشد سیکھ کر کیا کرو کہ اس قول معنوی اسکی طرف اشارہ
 تم قیامت ہو کر قیامت کو دیکھو
 ہر ایک شے کے دیکھنے کا یہی طرز ہے

یہ بقاء بعد از فنا رسی کہ معنی و مابقی
 وجہ ربك ذوالجلال والا کرام
 است۔ بدانکہ فنا سہ است اول از
 خلق دوم از ہوا سوم از ارادہ فنا از
 خلق بحکم خداست کہ قضا و قدر بہت
 درین نوع از شرک پوشیدہ بہت
 کہ عمرم بیا زرد و زیدم بخت
 وفا از ہوا بام خدا کہ شریعت است بہت
 خلاف ہمیشہ کسی رہ گزید
 کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
 وفا از ارادہ بفعل خدا کہ فعال لما
 ییرید اسیت بہت

گر چہ تیر از کمان ہمی گزرد
 از کمان دار بسند اہل خرد
 بعدہ مقام مودت است کہ فوق الفوق
 بلکہ فوق الوجود ملک الودود بدانکہ در را
 سلوک فضیلت ذکر و فکر در میان مشائخ

تا کہ بعد فنا کے بقا کو پہنچو کہ مصداق است
 و مابقی وجہ ربك ذوالجلال والا کرام
 ہو۔ سمجھو کہ فنا تین قسم کی ہو پہلی فنا خلق
 ہو دوسری فنا خواہشات ہو تیسری فنا
 ارادہ سے ہے۔ مخلوق سے فنا خدای تعالیٰ
 کے حکم قضا و قدر سے حاصل ہوتی ہے (بیت کا ترجمہ)
 اس میں ایک قسم کا پوشیدہ شرک ہو کہ مجھ کو
 زید و عمرو نے آزر دہ ورنجیدہ کیا۔ اور خدا
 تعالیٰ کے احکام شرع کی تعمیل سے خواہشات
 کی فنا ہوتی ہے (بیت کا ترجمہ) رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے خلاف اگر کسی نے راہ اختیار کی
 تو وہ ہرگز منزل مقصود کو نہ پہنچے گا۔ اور خدا
 کریم کے ملاحظہ فعل سے ارادہ کی فنا ہوتی ہو کہ وہ
 فعال بیا یرید ہے (بیت کا ترجمہ) اگر چہ تیر
 کمان گزرتا ہو۔ مگر عقلند آدمی سکوتیر اندازے
 دیکھتا ہے۔ بعد از ان مقام مودت ہو جو
 بالاتر ہو بلکہ مقام وود وود کے اوپر ہے۔

رحمہم اللہ مختلف فیہ است مگر آگاہ
باش ای راہ رو کہ فکر بانفس شامل است
و ذکر با خدا است نسبت فکر با خدا منع
و ذکر با خدا است کہ خدا ذا کر است کہ
منطوق فاذا کرونی اذ کو کہ سبحان
اللہ سبحان اللہ خدائی تعالیٰ ذا کر است
بہ کر مطلق آہ آہ چہ مقام دلریا است
کہ ذا کر فنا و مذکور باقی و ذکر کثیر مشعر
عجیب است با وجودت کہ وجودت بنیامند
تو گفتن اندرائی مرا سخن مبہماند
قول معنوی مصرع
اللہ اللہ کن کہ اللہ بشوئی
پس ای طالب فاذا کرونی گویا اذ کر کم
ہوش دار فکر الساعۃ خیر من عبادۃ
السنة این فکر بعظمت جلال و جمال
حق کہ باعث ترقی اذواق است حق
حق اول ذکر بعدہ فکر بعدہ فکر منہود و

ما بین مشائخ رحمہم اللہ کے ذکر اور فکر کی
افضلیت میں اختلاف ہے مگر اے سالک
سمجھلو کہ فکر میں نفس شامل ہے اور ذکر میں خدا
تعالیٰ ہوتا ہے خداوند عالم سے پاک ہونا
ذکر کی نسبت خدائی تعالیٰ کے ساتھ ہو سکتی
ہے کہ محبوبیت است فاذا کرونی اذ کر کہ
کہ خداوند کریم ذا کر ہے سبحان اللہ سبحان اللہ
خدائی تعالیٰ ذا کر مطلق ہے ہمارا ذا کر ہے
آہ آہ کیا دلریا مقام ہے کہ ذا کر دہم فنا
اور مذکور (اللہ) باقی۔ اور ذکر کثیر۔ (شعر کا ترجمہ)
عجیب ہے کہ تیرے وجود کے ساتھ میرا وجود بھی
باقی رہے۔ تو ہم کلام ہوا اور مجھ کو بھی تاب گفتگو
رہے (مصرع کا ترجمہ) اتنا اللہ اللہ کر کہ تیرے
تمام خیالات اللہ ہو جاویں۔ پس ای طالب گویا فاذا کرونی
اذ کر کم ہو اور سمجھ لو کہ ایک سال کی عبادت ایک سنت
کی فکر بہتر ہو اس وہ فکر مردہ ہو جو خدا تعالیٰ کی عزت
عظمت اور بطلان و جمال میں ایسی فکر کی جائے جو باعث
ذوق و شوق الہی ہو حق حق اول ذکر کیا جائے پھر فکر

و مذکور باقی تنبیہ زہے دولت کہ کسی
 را بعد از تحصیل علوم شریعہ تمنائے
 سلوک راہ الہی دامن گیر گردد و خجے
 رتبت کہ شخصے را پس از تکمیل معلومات
 ظاہریہ قنایہ سودای سیر در گاہ
 نامتناہی راہ پذیر بود چہ مقصود از چندان
 درس کجالات در سہ علوم غریبہ و منقود
 از کشیرین غرس مقامات معلومات عجیبہ
 و مراد از مطالعہ صحائف معلومات
 و معاینہ ظرائف مفہومات موجودات
 و تعلیم و تدریس این مقدمات را بہ
 حصول وصول بحضرت خداوندی
 بادشاہی اوست اہیات
 ای برادر گر کہ در راہ فضل
 شد امام و مقتدا ای روزگار
 گر نباشد در سرش سودای دوست
 سودزیں سودا نباشد روزگار

اور صرف مذکور باقی رہ جائے تنبیہ
 وہ شخص بڑا سعادتمند ہو جسکو تحصیل علوم
 شریعت کے بعد سلوک راہ طریقت کی تمنا
 دامن گیر ہو اور وہ شخص بڑا ہی اقبال مند
 ہے کہ جسکو تکمیل معلومات ظاہریہ قنایہ
 کے بعد سیر در گاہ نامتناہی کی راہ روی کا
 خیال پیدا ہو اس واسطے کہ مدارس علوم عربیہ
 کے درس کمالات اور بہتے حصول مقامات
 معلومات عجیبہ سے مقصود اور صحائف
 معلومات کے مطالعہ اور عمدہ مفہومات موجودات
 کے معاینہ اور ان تمام مقدمات کی تعلیم
 و تدریس سے دربار شہنشاہی
 خداوندی تک پہنچنا اصل مطلوب ہے
 ای برادر اگر کوئی راہ فضیلت میں
 پورے زمانہ کا مقتدا و پیشوا ہو گیا
 اگر اس کے سر میں دوست کا عشق نہ ہو
 تو اس سارے زمانہ کی فضیلت کا خون بے سود

ہر کہ پابند و در راہ طلب

راہ باید رفت ہر دم ز التزام

ہر کہ بنہاد از سر اخلاص پای

در رہ ذکر خدائی خاص و عام

دولت مذکور خواہد یافت او

ز التزام شکر خاطر شاد کام

بہتر از اذکار روز و شب بود

از ہمہ اذکار ذکر صبح و شام

از دو گام این راہ باید سیر کرد

در دو گامش دو گامت در دو گام

اَلَا اَسَدٌ قَوْلَ عَارِفٍ مَنْ تَعَلَّمَ بَغَيْرِ تَصَوُّفٍ

فَقَدْ تَلَسَّقَ وَمَنْ تَصَوَّفَ بِغَيْرِ تَعَلُّمٍ فَقَدْ

تَزَنَّدَقَ اَلْحَقُّ اَلْحَقُّ مَعْنٰی عِلْمٍ نُوْرٌ هِیْ

وَمَعْنٰی جَہْلٌ ظِلْمٌ اِست در ان تمیز

باید کرد

ایہا القوم الذی فی المدرسہ

کہ ما حاصلتوہ و سوسہ

حسین نے راہ طلب میں پاؤں کھا

تو ہمیشہ نہایت التزام و پابندی راہ قطع کرنا

چاہئے۔ جس نے سراخلاص سے پاؤں کھا

خاص خواہ عام راہ ذکر خدا میں

وہ بلاشبہ دولت مذکور پائے گا

اور ہمیشہ شکر گزاری سے دلشاد رہیگا

تمام شبانہ روز کے اذکار سے بہتر

صبح و شام کا ذکر اکہی ہے

اس راہ کی دو قدم سے سیر کرنی چاہئے

اور صرف دو قدم میں سکے دو قدم کی سیر ختم ہے

السا لعد قول عارف کہ حسینہ بلا تصوف

صرف ظاہری علم حاصل کیا وہ عالم پرہیزگار

نہوگا اور بغیر علم کے تصوف حاصل کیا وہ خمر

ازدوق ہو جاوے گا۔ علم کے معنی روشنی ہے او

جہل کے معنی تاریکی ہر ان دونوں میں امتیاز

کرنا چاہئے۔ اسی مدرسہ کے رہنے والے طالب علم

تھے جو حاصل کیا ہو وہ سب باعث و سوسہ

فَاغْسِلُوا يَاقُومَ عَنْ لُوحِ الْفَوَادِ
 كُلِّ عِلْمٍ لَيْسَ يَنْجِي فِي الْمَعَادِ
 فَكِرْ كَمَا أَنَّ كَانِ مِنْ غَيْرِ الْحَبِيبِ
 مَا لَكُمْ مِنْ نَشَاةٍ الْآخِرَى نَصِيبِ
 عِلْمٍ حَقٍّ دَرِ عِلْمٍ صَوْنِي كَمْ شُودِ
 اِنْ سَخْنِ كَيْ بَادِرِ مَرْدَمِ شُودِ
 عِلْمِ طَاهِرِ اِنْ هِمَّ قِلِّ اسْتِ وَقَالَ
 نَعَى اَزْ وَكَيْفِيَّتِ حَاصِلِ نَهْ حَالِ
 طَبِيعِ رَا اِفْسَرْدِ گِی بَخْشِ دَمَامِ
 مَوَلَوِی بَاوَرِ نَدَارِ دَا اِیْ كَلَامِ
 اَیْذُلُوْا اَرْوَاحُكُمْ یَا عَاشِقِیْنَ
 اِنْ تَكُونُوْا فِیْ هَؤُلَاءِ اَصَادِقِیْنَ
 یَا نَدِیْ ضَاعِ عَمْرِیْ وَانْقَضَى
 تَمَّ لَاسْتَدْرَاكِ وَقْتِ مَضَى
 وَاعْطَنیْ كَا سَا مِنْ اَنْخَرِ الطُّهْرِ
 اِنْهَا مَنْقَاحِ الْبَوَابِ السُّرْرِ
 خَلَصَ الْاَرْوَاحُ مِنْ قَبْرِ الْمَوْتِ

اے لوگو! اپنی سختی ذل سے دھو ڈالو
 اون علموں کو جو آخرت میں نجات بخش نہوں
 اگر تمکو بجز خدائے محبوب کے دوسری فکر ہے
 تو دار آخرت میں تمکو کچھ بھی حاصل نہیں
 تمام علوم حقہ علم صوفی میں غائب ہو جاتے ہیں
 پھلا اور لوگو! ان باتوں کا کب اعتبار ہو سکتا ہے
 ظاہری علم تو صرف فضول بحث و مباحثہ ہے
 اوس سے کچھ بھی حال اور کیفیت حاصل نہیں ہو سکتی
 بلکہ اوس سے تو ہمیشہ طبیعت میں پروردگی رہتی ہے
 مگر مولوی صاحبان کو اس امر کا یقین کب ہوگا
 اسی عاشقان الہی تم اپنی جانوں کو فدا کر دو
 اگر تم ہمارے (خدا) کی محبت میں سچے ہو
 اے میری دوستو میری عمر تو ضائع اور پوری ہو چکی
 مگر آپ تو اپنے اوقات گزشتہ کو تدارک کیلئے کھڑے ہو جائیے
 اور مچھکو پاک شراب کا ایک پیالہ دیجئے
 کہ وہ خوشی کے دروازوں کی کھنجی ہے
 ر دھوں کو قید ہوم سے چھڑا دیجئے

واطلق الاشباہ من سر الغموم
 کاندیس ویرانہ پُر و سوسہ
 دل گرفتہ از خانقاہ و مدرسہ
 تے زخاوت کام بردم تے ز سیر
 سجدہ طرفہ بستم نے زوید
 عاشقی خواہم ازیں عالم بدر
 تا بکامی دل کنم حت کی بسر
 اشف قلبی ایھا الشافی الرحیم
 بالحق یحییٰ بہا العطر الیمیم
 خمرہ من نار موسیٰ نورہا
 دلہا قلبی و صدی طورہا
 ہاتھا اذضاع ایام الشباب
 من یدق منها عن الکوین غا
 قمر ولا تمهل فان الصبح لاح
 والثریا غربت والدینک صلاح
 یا مغنی قل فان العمر ضاع
 لا یطیب العیش الا بالسماح

اور شکلو نکو بھی اصل غموں سے بہا کر دیجئے
 اس پُر و سوسہ ویرانہ میں
 خانقاہ اور مدرسہ دل برداشتہ ہو گیا
 زوید میں زخاوت کی تے ز سیر
 تے میں نے مسجد سے فائدہ اٹھایا نہ بخانہ سے
 میں تو اس عالم دنیا کو علاوہ دستہ عالم کو چاہتا ہوں
 تاکہ دلی حصول مقصود کی خاکسارانہ بسر کروں
 ای مہربان ساتی میرے دل کو تشفی دیجئے
 ایسے شرب کے جس سے پوسیدہ استخوان بھی زندہ ہو جائے
 یہ او کی شرب ہے کہ او کا نور ناروسی علیہ السلام ہے
 اور میرا قلب و سنیہ نیز لہ طور کے او کا خم بن جائے
 ارے جلدی لاؤ کہ زمانہ جوانی جاتا رہا
 اور جینے او کو چکھا دونوں عالم سے غائب ہو گیا
 ارے بلا تا خمر کھڑے ہو جاؤ کہ خوب صبح ہو چکی
 اور ستار بھی غائب ہو چکے اور مرغ چنچنے لگے
 اب تولے قوال تم کچھ کہو کیونکہ عمر تو جا چکی
 کہ شاید سماع سے کچھ عیش خوشگوار ہو جائے۔

وزر وعندي من احاديث الحبيب
 ان وقتی من سواها لا يطيب
 واطوعني ذكرا يا ما الفراق
 ان ذكرا البعد بما لا يطابق
 ثم وزم زملي باشعار العجب
 كي يتم الحظ فينا والطرب
 واقتح منها بنظم مستطاب
 قلته في بعض ايام الشباب
 قد صرفت العمر في قيل وقال
 ياندعي قمر فقد ضاقت المحال
 ثم وزم زملي باشعار العجم
 كي ترجح الروح من همم وغم
 وابتد منها بيت المثنوي
 للحكيم المولوي المعنوي
 شبنواز نے چون حکایت میکند
 واز جدائیها شکایت میکند
 گزنیستان تمام را بریده اند

اور مجھ کو کچھ دوست کی باتیں سنائیں
 کہ بجز اسکے میرا وقت خوشی میں کئے گا
 مگر زمانہ فراق کا ذکر تو مجھ سے نہ کیجئے
 اس لئے کہ اب ذکر ہجر سننے کی تاب نہیں ہی
 کھڑے ہو جائیں اور کچھ عربی اشعار سرائی کریں
 تاکہ تمام کمال سرور و حظ حاصل ہو جائے
 اور میں سے کوئی عمدہ نظم شروع کیجئے
 جس کو میں نے بعض زمانہ شباب میں کہا تھا
 میں نے تو فضول باتوں میں عمر صرف کر دی
 لئے سیر رفیقو تم تو کھڑی ہو جاؤ کہ جگہ تنگ ہو چکی
 اور کچھ کھڑے ہو کر فارسی اشعار سرائی کریں
 تاکہ تمام ہم و غم سے شاید کچھ روح کو راحت حاصل ہو جائے
 اور شبنوی ہی کی شروع ابیات سے ابتدا کیجئے
 اس لئے کہ وہ معنوی مولوی چمکت والوں کے اشعار
 نے سے سنئے کہ وہ کس طرح حکایت کرتی ہے
 اور کس قدر فراق کی شکایت کرتی ہے
 کہ لوگوں نے مجھ کو نیستان سے قطع کر دیا

و از فقیر مرد و زن تالیفہ اند
 سینہ خواہم شرح شرحہ از فراق
 تا بگویم شرح درد اشتیاق
 بد آنکہ مراد از نے انسان کامل
 و مکمل کہ فانی فی اللہ و باقی باللہ است
 و لفظ نے را با انسان کامل مناسبت
 تامہ است زیرا کہ لفظ نے در نفی ہم
 مستعمل می گردد و این کامل نفی وجود
 عارضی خود کردہ راجع بعدم اصلی
 خود گشتہ و ذات نے را ہم با انسان
 کامل مناسبت تامہ است زیرا کہ
 چنانکہ نے تہی گشتہ است و اسحاق
 و نعمات کہ از دے بطہوری آید
 ہمہ منسوب بر زندہ نے است بچنین
 انسان کامل از وجود خود و اوصاف
 خود تہی گشتہ و متصف با خلاق اللہ
 گشتہ ہمہ اوصاف و اخلاق و افعال

اور تمام مرد و عذرا میرے نامہ و بکازاری کرتے ہیں کہ
 میں چاہتا ہوں کہ میرا سینہ جدائی سے ٹکڑی ٹکڑی ہو جائے
 تاکہ میں کچھ درد اشتیاق کی شرح کہہ سکوں
 فی سمراد انسان کامل و مکمل ہے جو فانی فی اللہ
 اور باقی باللہ ہو اور لفظ نے کو انسان کامل
 سے مناسبت تامہ حاصل ہے اس واسطے
 کہ نے کے معنی نہیں ہے اور اس
 انسان کامل نے بھی اپنے وجود عارضی
 کی نفی کر کے عدم اصلی کی جانب رجوع
 کیا ہے اور بائسری کو بھی نے کہتے ہیں
 اس معنی کے اعتبار سے نیز ماہین نے
 و انسان کامل باہین طور مناسبت تامہ ہے
 کہ جس طرح نے خودی سے خالی ہو کر اوسکے
 کل آواز و سرود سراپندہ نے کی جانب منسوب
 ہیں اس طرح انسان کامل اپنے عارضی وجود و اوصاف
 سے عاری ہو کر متصف باخلاق خداوندی
 ہوا ہو۔ اور اسکے جمیع اوصاف و اخلاق و افعال

منسوب لبوئی حق گشته پس حاصل
معنی بر طبق تقریر ہذا آن است کہ
از انسان کامل بشنو کہ چوں حکایت
میکند و از غلبہ مابہ الامتیاز شکایت
میکند کہ این غلبہ مابہ الامتیاز از وطن
اصلی وے کہ غیب اول است جدا خستہ
و از مرتبہ غیب اول چونکہ جدا کردہ اند
و ممتاز ساختہ اند از نفیران مردوزن
کہ عبارتست از اسماء فعلیہ و اعیان
ممکنات اند و ز نالہ و فریاد اند کہ چرا
ممتاز شدہ از غیب اول دور افتادہ اند

حذار و زے کہ پیش از روز و شب
متحد بودیم با شاہ وجود
بود اعیان جہان بے چند چون
نے بہ کوج علم شان نقش ثبوت
نے ز حق ممتاز و نے از یک دگر

اللہ سبحانہ کی جانب منسوب چکے ہیں پس بوجہ تقریر
ہذا ان اشعار کا حاصل مطلب یہ ہو کہ تم انسان
کامل سے حکایت سنو کہ وہ غلبہ مابہ الامتیاز کی کس
طرح شکایت کرتے ہیں کہ ہم کو اس غلبہ مابہ الامتیاز
نے اپنے وطن اصلی اور غیب اول سے جدا کر دیا
اور چونکہ ہم غیب اول سے جدا و ممتاز ہو گئے
ہیں لہذا تمام مردوزن یعنی اسمائے فعلیہ اور
اعیان ممکنات ہمارے آہ و زاری نالہ و فریاد
کمرہے ہیں کما آہ کیوں ہم اپنے وطن اصلی سے
ممتاز ہو کر دور و مہجور واقع ہو گئے۔ آئندہ اشعار
میں اس فقرات کی تشریح نہایت مفصلاً بیان کی جاتی ہے

فانخ از اندوہ و آزا و از تعب
حکم غیریت بکلی محو بود
ز امتیاز علی و عینی مصون
نے ز فیض خوان ہستی خوردہ قوت
غرق در دریائے وحدت سرسبز

ناگهان در جنبش آمد بحس وجود
 امتیاز علی آمد در میان
 واجب و ممکن زهم محبت از شد
 بعد از آن یک موج دیگر زد محیط
 موج دیگر زو پدید آمد عیان
 پیش آن کز زمره اهل حق است
 موج دیگر باز در کار آمده
 جسم هم گشته است طوراً بعد طور
 نوع آخر آمدست و آدمی
 بر مراتب سر بر کرده عبور
 چون نگرود باز مسکین زین سفر
 نه که آغاز حکایت می کند
 کونیستان که در وے هر عدم
 تا ز تیغ فرقم بسریده اند
 کسیت مرد اسمائی خلاق و دود
 چیت زن اعیان جمله ممکنات
 چون همه اسماء اعیان بے قصو

جمله را در خود ز خود پیدا نمود
 بے نشانی را نشانها شد عیان
 رسم و آئین دوئی آغاز شد
 سوئی ساحل آمد ارواح بسیط
 بر رخ جامع میان جسم و جان
 نام آن بر رخ مشال مطلق است
 جسم و جسمانی پدید آمده
 تا بنوع آخرش افتاده دور
 گشته محروم از مقام محرمی
 پایه پایه زاصل خود افتاده دور
 نیست از وی هیچکس مجبور تر
 زین جدا نیهای شکایت می کند
 رنگ وحدت داشت با نور قدم
 از نفیسم مرد و زن نالیده اند
 کان بود فاعل در اطوار وجود
 منفعل گشته ز اسماء و صفات
 دارد اندر ترس انسان ظهور

<p>جمله را در ضمن انسان ناله است شد گریبان گیرشان حب الوطن خیز جامی بال بهت باز کن طوطی شیرین مقالی تاب چند باشکر خایان هم آوا بوده دل زیاران کهن ببردیده</p>	<p>که چهره یک زاصل خود جداست این بود سر نفیر مرد و زن بر مکان لامکان پرواز کن باشی اندر قفس ز افغان پائے بند شکر افشان و شکر خا بوده دامن مهر وفا بر چیده</p>
---	---

چونکه بیان حضرات خمس و تنزلات سه درین ابیات
عیان است لهذا مختصر شرح او درین قضیه
بیان کرده شود

مرتبه ذات لائقین

شعر

وجود مطلق از هر قید بد پاک از نیست اندران چون خمرد تا ک
یعنی وجود مطلق که غیب هویت ذات در مرتبه لائقین از هر قید و از هر
اعتبار دایما پاک است چرا که در مرتبه اطلاق هیچ یکی از اسمائ و صفات

نرسد و علم انیت هم بالفعل در اینجا نباشد بلکه اطلاق است و نیست هم بدو
 نارواست و از همه اشارات و عبارات مبراست پس علم انیت اگرچه
 بالفعل در آن مرتبه نیست ولیکن قابلیت آن بدون اعتبار موجود است
 مانند قابلیت عطر و بل در انگور و گل حضرت وحدت شد اول قید علمی از انیت
 نه عینی و نه علمی دارد اشراک یعنی وجود مطلق و قتیکه تجلی کرد از مرتبه ذات بنجاب
 اسماء و صفات پس مرتبه اول مقید شد بعلم انیت فقط باین نسبت که منستم
 و درین تعیین مشارکت امتیاز عینی و علمی در میان اسماء و صفات و شئیونات
 ذات اصلا موجود نیست چرا که درین مرتبه شهود خود است بخود و مفصل
 است در مجمل پس امتیاز عینی و علمی و وجود زبانی و اضافی بالکلی معدوم است
 و همه بزرگ وحدت متفرق و این مرتبه قابل محض است و برزخ در میان صفا
 و امواج و این را تعیین اول ذات وحدت و حقیقت محمدی نام است دایره
 ذات و برزخ کبری نیز گویند قوس احدیت و واحدیت شعر
 چو من بے اعتبار آمد احد خوان ولی واحد ثبوت اوصاف اطلاق
 یعنی تعیین اول که انیت ذات و قابل محض است و دو طرف دارد یکی آنکه
 انیت قابل محض مقید است باینست خالص و منزله از جمیع صفات و سائر
 اضافات و غیر تنزیه قیدی ندارد آن طرف را قوس احدیت خوانند و می
 آنکه آن انیت قابل محض مقید است به ثبوت سلک صفات اربعه که وجود

و علم و نور و شهود است آنرا قوس و احدیت خوانند و مع هذا احدیت و احدیت
عین وحدت اند و صفات اربعه عین ذات حضرت الهیت شعر

پس از وحدت الهیت شنو باز انا الله گوید او باز هر و تر یاق
یعنی بعد حضرت وحدت که تعین اول است فهم کن که حضرت الهیت که تعین
ثانی و حقیقت انسانی است که الهیت با همه تریاک اسماء و زهر حقائق اشیاء دعوی انا الله
دارد چرا که این مرتبه قدیم است و غیر مخلوق و حدوث اصلا در آن اده نیافته است و نیز باید
دانست که الهیت ناشی است از واحدیت بواسطه امهات صفات و مع هذا عین و احدیت
است لیکن در اینجا صفات محل و در اینجا مفصل و اینجا عین ذات و اینجا غیر ذات و در اینجا قافیه

سواره عرصه ثانی دراید قدیم و حادث آویزد و دو فتراک
و تنبیه بزرگ سوار باد و اعتبار رب و مربوب عرصه تعین ثانی که الهیت است در می آید پس
درین مرتبه بواسطه بزرخیت امهات صفات از دو قوس ظاهر وجود و ظاهر علم هر دو جانب
فتراک قدیم و حادث می آویزد و در میان الهیت بزرخ شود و قوس ظاهر وجود
و ظاهر علم بیت

درین گلشن گل اسماء الهی و اگر سوا سم کوئی خار و خاشاک
یعنی از آن دو قوس که در الهیت مفهوم شد که قوس ظاهر وجود و گلشن گلهاست
اسماء الهی گشت که نیست و هست که فاعل رب اند و در وثبت یافته اند
دوم قوس ظاهر علم در نیست و هست اسماء کوئی و مفعول و مربوب و خار و خاشاک

کارزار الهی اند قرار گرفته اند شعر

جدا شد یک دگر ممکن ز واجب ولی علمیت آن از هار و اشواک

بدانکه در مرتبه الهیت چون اسماء الهی در یک قوس آمدند و اسماء کو فی
در قوس دیگر پس درین مرتبه ممکن و واجب از یک دگر جدا شد و ممتاز گشت و
لیکن آن امتیاز علمی است نه عینی چه امتیاز عینی در میان اسماء الطبی و اسماء
کونی که اعیان ثابته و حقائق موجودات نامند با کل درین مرتبه معدوم است

و امتیاز علمی موجود حضرت روح شعر

دو این غیب و سه دیگر از شهادت شهود و غیب زلف من تحیاک

یعنی حضرت وحدت و حضرت الهیت که سابق گذشت این هر دو مرتبه غیب
است و قدیم و حضرت روح و حضرت مثال و حضرت جسم این هر سه مرتبه شهادت
است و حادث و لیکن باید دانست که حضرت غیب و شهادت هر دو زلف
حسن آرائی چهره کسی است که ترا موجود کرده و حسن و چهره ترا آراسته است بدین

معطر شد مشام از باغ ثالث ز دانا روح چون گل حیب جان چاک

یعنی چون نسیم گلشن الهی بر سبزه اعیان ثابته و زیده از فیض آن باغ ثالث که
حضرت روح است ظاهر گشت و درین اثناء چون دماغ روح از فیض و فتوح
باغ ثالث معطر شد بر گلرویان گلشن الهی بلبل و از رفیقه شده حیب جان
خود را برنگ گل چاک زد و از غمزه معشوق ازلی مجروح ابدی گشت شعر

مثال و قلب در قید چهارم زبان حال من گویند بے باک
یعنی در مرتبه چهارم تعین چهارم را حضرت قلب و مثال و عالم و هم و خیال گویند و آن
عالمی است که موجودات آن جا بزبان حال دعوی انیت پاک بے باک کنند و
این مرتبه ر قلب از آن گویند که اعضا عکس در انجا عکس اعضا شخص نماید

حضرت جسم شعر

جسم عرش و کرسی پنجمی جائے لطائف صنعتی تا بام افلاک
بدانکه در مرتبه پنجمین تعین پنجم را حضرت جسم نام است و آن جسم بر دو قسم است
یکه جسم لطیف و آن از عرش و کرسی است تا بام افلاک باقی و دوم جسم کثیف که
آن از کره ناری است تا مرکز خاک بدیت

انیت را یک قیدی است مختص چه ناری و باد و آب و ذره خاک
یعنی آفتاب انیت را تابش در هر مطلع بقیه خصوصیت یکرنگی است که بر هر موجودات
برابر و یکسان تا بد چه بر اجسام لطیف که افلاک اند و چه بر کثیف که عناصر اند و لیکن
باختلاف قابلیت و تفاوت استعداد هر یکی رنگ و گرگون نماید که یک لطیف
دوم کثیف یکی نوری و دوم ناری مرتبه انسان کامل بدیت

مراتب پنج جمع از بعد تفصیل که انسان است قل انتم وایاک
بدانکه چون حضرت خمس را جمع بعد از تفصیل اعتبار کنند آن مرتبه انسان کامل
است که آنرا خطاب می کنی تو بشما و تو به اعتبار کثرت ظاهرو وحدت باطن و

انسان کامل محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم که جامع مراتب غیب و
 شهادت که اواز باطن باعتبار مرتبه غیب دعوی الهیت دارد و از ظاهراً اعتبار مرتبه
 شهادت عبودیت اقرار می کند بدیت

انیت مطلق اندر قید من بین یقین میدان مشوهر گز تو شکاک
 یعنی بشنو حقیقت انیت را می گویند که چون ذات مطلق در قید من آید آنرا انیت
 نام است بدیت

چو هستی مطلق آمد در اشارت بلفظ من کنند از وی عبارت
 پس این دریاب و بران یقین آر شک و شبهه و غیره از دل بردار بدیت
 من و تو یافتن غیر است مطلق منم مطلق بدان گو ما عرفناک
 یعنی انیت مطلق را مقید کردند من و تو غیر انیت است و خلاف آن چرا که انیت مطلق اگر
 باضافت طرف خویش است آن نقصانیت است برین نفی آمده و اگر مقید است بجانب حق
 بصورت خطاب ند پس مقید شد مطلق بصفت غیب این نیز گفته اند هر که شناخت خدا
 تعالی را بدین قید و حق را شناخته است پس من و تو من و او دانستن حرام است
 که بر همه آن نفی آمده و مطلق انیت دانستن مقصد و ذات مطلق مقصود
 پس اے طالب حق منم مطلق بدان باعتبار باطن و مرتبه غیب اقرار کن که ما عرفناک
 باعتبار عبودیت و مرتبه شهادت که انسان جامع هر دو مرتبه است این را
 خوب دریاب که موقوف علیه عرفان است بظاهراً یک سخن اما کتاب خانه

عارفانست بدیت

انا الله پاک وانا العبد است حادث حدوث و پاک یک باشند حادث
چون سخن بسیار نازک و دقیق است مصنف رحمه الله علیه برنگه سخن آورده که
مبدعی خلاصی دهد و بامعی علیه اختصاص نهد بهوش دریاب تا در غلط نمفتی
که حق تعالی پاک و قدیم و عبد ملوث و حادث - پس قدیم و حادث یکی باشند
معاذ الله پاکی مرتراست که درین کفر و زندقه پیدا است غرض این است که
مفهوم وجود در واجب الوجود و ممکن الوجود یک است بدیت
انیت هست در عبد و در الله رسالت زوست در خدا و در ذاک

یعنی چون مفهوم انیت معلوم شد که مطلق است پس همان انیت مطلق در عبد
است و هم در حق و انیت بمعنی مرتبه رسالت است پس رسالت هم درین است
و هم در آن که ارسل نفسه لنفسه علی نفسه بدیت

گهی با لطف و گه با فتنه دلبر خرامان کجکلاه و چیت و چالاک
یعنی همان دلبر گیانه عالم بر اوست پروانه بلباس رنگارنگ بر حسب اراده
در یک مرتبه احکام معشوقی دارد و الهیت گاهی بلطف ستار و گاهی غضب
قهار است وقتی خوش رفتار و وقتی کج کردار است دمی چیت در دل داری و
دمی چالاک در دلبری است بدیت

گهی با درد و گه با جانفشانی فغان خیزان چو عاشق مست و غمناک

یعنی همان دلبر کیا در مرتبه دوم احکام عاشقی گیرد و عبودیت که گاہے بدرو
و بسوز در جان بازی بے باک و گاہی افتان و خیزان چون سرشک عاشق مست
و غمناک بیت

شہ من مصلحت را بندہ گشته ندائے خود خدا آوردہ زادرک
دریاب بہوش دریاب کہ بادشاہ انیت مطلق کہ حقیقت رسالت است
بندہ مصلحت گشتہ نداء خود را خدا آوردہ بزبان دانش و عرفان یعنی بادشاہ
انیت تابع و محکوم صلاحیت و قابلیت است کہ در قابلیت الہیت اتی
انا اللہ گوید و احکام معشوقی دارد و در صلاحیت عبودیت انا عبدہ اقرار
کند و احکام عاشقی بجا آورد چرکہ انسان کامل و انسان مکمل جامع مرتبہ غیب و
شہادت است و منظر عبودیت و ربوبیت پس بدین معنی بندہ مصلحت شد کہ
اگر بندہ نشود و حکم مرتبہ قبول نکند ہیچ یکے از عبودیت و ربوبیت ہرگز ظاہر نہ گردد
کہ لولاک لما اظہرت ربوبیتی اشارت برین است و مع ہذا بزبان دانش
و عرفان ندائے خود آورد یعنی ای خود در ہر دو صلاحیت و قابلیت پس متمم
مطلق دانست و ما عرفناک گفت فافہم ہذا مزلۃ الاقدام بیت
عطا کن سوئے خوبی آشنائی بحق آنکہ حق اش گفت لولاک
این مناجات است کہ ای خداوند جل و علا بخشش و کرامت فرمائی بسوئے
خوبی کہ بحقیقت موجود نیست مگر بوجہ خود عرفان و آشنائی است بحق آن مرسل

پاک کہ در حق اوست لولاک لما خلقت الافلاك شَمَّ شَرَحُ الْقَصِيدَةِ

بیان تفصیل ارواح اربعہ و

کیفیت ظہور جمیع عوالم لطیف

و کثیف از ملک و ملکوت

بشنو کہ روح طبعی عبارت است از

قوتی کہ اجزاء جسم را نگہ دارد و ازان

قوت اجزاء جسم نیز از یکدیگر متلاشی

نشدند و پارہ پارہ وجدانشوند چنانکہ

صورت کوزه را تنہا خاک بر ندارد

و تنہا آب ہم بر ندارد و وقتی کہ آب و

خاک یکجا باشند قوتی آید کہ آن صورت

کوزه را بردارد آن روح طبعی است و

روح نباتی عبارت از قوتی باشد کہ

جسم را در طول و عرض

و عمق بکشد

ارواح اربعہ کی تفصیل

اور ملک و ملکوت کے تمام عالم

لطیف و کثیف کے ظہور کیفیت بیان

سن لو کہ روح طبعی اس قوت کو کہتے ہیں جو

اجزاء جسم کی حفاظت کرے اور اس قوت

کی وجہ سے اجزاء جسم باہم مختلف اور علاحدہ

نہو جاویں جیسا کہ اکیلی خاک سے کوزه کی

صورت نہیں ہو سکتی اور صرف پانی سے

بھی کوزه تیار نہیں ہو سکتا البتہ جب آب

و خاک باہم مجتمع ہو جاویں تو اس سے ایک

قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے کوزه

تیار ہو سکتا ہے۔ اس قوت کا نام

روح طبعی ہے اور روح نباتی اس قوت کو

کہتے ہیں جو جسم کو طول و عرض و عمق میں بڑھاو

و بزرگ گرداند و روح حیوانی قوتے
 ہست کہ جسم باختیار خود حرکت کند و
 چیز ہمارا بحسن دریا بد و روح انسانی
 عبارت است از قوتی کہ ید بر الامر
 فرمود کہ مدبر است بر ہر اشیاء کہ
 ہر یکے را یک طبیعت است و این
 بتدبیر خویش بر طبع ہر یک غالب آید
 چنانچہ طبع آب است کہ ہر کہ بر و آید
 آنرا غرق کند و ہر کہ بر آتش آید آنرا
 بسوزاند و تیغ بر دوا این کشتی سازد
 بر و نشیند و دراز کشیدہ بکعبہ رود
 کہ از تدبیر خویش بران طبع آب غالب
 آید و باد کسی را فرمان بردار نشود و
 این باد بان بستہ و باد را کار فرمود
 کہ کشتی را بکعبہ بر بشنوبشنو کہ ذات
 صورت و ہی قائم است بر ذات
 و ہم کنندہ و صفات دی بر صفات

اور روح حیوانی اوس قوت کا نام ہے کہ
 جسم اپنے اختیار سے حرکت کرے اور اشیا کو
 اپنے حس سے سمجھ لے اور روح انسانی اُس قوت
 کو کہتے ہیں کہ جسکی شان میں مدبر امر فرمایا یعنی
 ہر ایک شئی پر وہ مدبر ہوا اس واسطے کہ ہر
 ایک ارواح کی ایک ایک اصلی طبیعت ہے
 اور یہ روح انسانی ہر ایک کی طبائع پر اپنی تدبیر سے
 غالب آجائے۔ چنانچہ پانی کی خاصیت یہ ہے کہ
 جو آسمین جاوے اسے غرق کر دے اور آگ کی خاصیت
 یہ ہے کہ سب کو جلا دے اور شمشیر کی خاصیت قطع
 کرنا ہے اور یہ حضرت انسان کشتی بنا کر اوپر
 سوار ہو کر سیدھا کعبۃ اللہ کو پہنچتا ہے گویا
 یہ اپنی تدبیر سے طبیعت آب پر غالب آگیا
 اور ہوا کسی کی تابعدار نہیں ہوتی مگر یہ باد بان
 بنا کر ہوا کو تابع کر کے کشتی کو کعبہ تک پہنچا دیا
 اور سن لو کہ ذات صورت و ہی ذات و اہم قائم
 ہے اور اسکے تمام صفات اس اہم کے صفات پر

و ہم کنندہ چنانچہ ذات عکس بر ذات
 شخص خود قائم است و صفات آن
 بر صفات شخص قائم است پس قوت
 ذات و ہم کنندہ کہ ذات صورت و ہمی
 را بر داشتہ است آن را روح اقدس
 و امر حق خوانند این قوت را متعلق
 قوت علم عقل کل نام است کہ اوّل
 ما خلق اللہ عقلی فرمود چنانچہ ذات مطلق
 را بعلم حضوری وحدت خوانند و عقل
 سہ معرفت کرامت گردانید اول
 معرفت خود دوم معرفت حق سبحانہ
 و تعالیٰ سویم معرفت احتیاج او بحق
 تعالیٰ و از ہر معنی و معرفتی چیزی در وجود
 آمد از معرفت حق تعالیٰ عقل دیگر
 پیدا شد و از معرفت خود نفس پیدا شد
 کہ نفس کل نام است و از معرفت
 احتیاج از حق تعالیٰ جسمی پیدا شد کہ

قائم ہیں۔ جیسے ذات عکس ذات شخص قائم
 ہے اور اسکے صفات اصل شخص کے صفات
 پر قائم ہیں پس اس ذات داہمہ کی قوت کہ
 جسے صورت و ہمیہ کو قائم رکھا ہے اسی قوت
 کو روح انسانی اور امر حق کہتے ہیں اور جب
 اس قوت کے ساتھ علم متعلق ہو تو اسکا نام
 عقل کل ہے کہ آنحضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ خدائی تعالیٰ نے سب سے پہلے میری
 عقل پیدا کی جیسے ذات مطلق کو علم حضوری کی
 نسبت وحدت کہتے ہیں اور عقل کو تین
 معرفت حاصل ہوئیں پہلی خود کی معرفت
 دوسری معرفت حق سبحانہ تعالیٰ تیسرے
 معرفت اس امر کی کہ وہ حق تعالیٰ کی محتاج ہے
 اور ہر ایک معرفت سے ایک ایک شے
 موجود ہوئی معرفت حق تعالیٰ سے عقل ثانی
 پیدا ہوئی اور اپنی معرفت سے نفس کل پیدا
 ہوا اور معرفت احتیاج سے جسم کل پیدا ہوا

جسم کل نام است و از ہر معنی و معرفتی
چیزی در وجود آمد ازین قوت طبیعت
کل پیدا می شود و قوت مادہ کہ صورت
را قبول می کند آنرا ہیولا گویند و عقل
و ویم را ہمیں معرفت پیدا شد از ان
معرفت او ہم بدن طریق عقلی دیگر
و نفسی دیگر جسمی دیگر ہمیں نہ مرتبہ شد
تا آنکہ نہ عقل و یکے عقل کل آنرا عشر
عقول نام نہاد و نہ نفس و نہ جسم پیدا
شد آن نہ جسم نہ اجسام فلک اند و
نہ نفس نفوس فلکی اند و نہ عقل فلکی
پس ہر فلک را عقلی و نفسی و جسمی باشد
و قوت تفاوت مرتبتی ہر فلک را شکل
کل نام است فلک اول را عرش و
فلک طلسم و فلک الافلاک و جسم کل
خوانند و ویم را کرسی و فلک البروج
و فلک ثوابت و سوم را فلک زحل

اور ہر ایک معنی اور معرفت سے ایک شئی
موجود ہوئی کہ اس قوت سے طبیعت کل
پیدا ہوئی اور جو قوت مادہ کہ قابل صورت ہو
او سے ہیولا کہتے ہیں اسی طرح عقل ثانی کو ہی
معرفت حاصل ہوئی کہ اوسی معرفت تیسرے
عقل اور دوسرے نفس اور دوسرے جسم پیدا ہوا
کہ یہ کل نو مرتب ہوئے پس اس نو عقل اور ایک
عقل کل ملا کر عقل عشرہ نام رکھا اور نو نفس
اور نو جسم پیدا ہوئے نو نفس نہ نفوس فلکی ہیں
اور نو جسم نو اجسام فلکی ہیں اور نو عقل نہ عقل
فلکی ہیں تو اس اعتبار سے ہر ایک فلک کے
لیے عقل اور نفس اور جسم ثابت ہوا اور ہر ایک
فلک کے مرتبہ قوت متفاوتہ کا نام شکل کل
ہے فلک اول کو عرش اور فلک طلسم اور
فلک الافلاک اور جسم کل کہتے ہیں اور فلک
دوم کو کرسی و فلک البروج اور فلک ثوابت
کہتے ہیں اور فلک سوم کو فلک زحل

و چہارم را فلک مشتری و مریخ و شمس و
 زہرہ و عطارد و قمر و عقل فلک قمر
 عقل فعال خوانند و نفس اورا وہب
 الصور گویند نفس صورت انسان را
 نفس ناطقہ خوانند کہ من عرف نفسه
 اشارت بدوست پس عقل کل و نفس
 کل منظر ذات و منظر اسماء است و
 طبیعت کل و جوہر ہیا کہ ہیولا است
 شکل کل و جسم کل این شش را حضرت
 ارواح و عالم ملکوت گویند کہ روح انسان
 کبیر است و عالم لطیف است و عالم
 کشیف آن عالم اجسام است از محیط
 عرش تا مرکز خاک و آن عالم اجسام
 برو قسم است لطیف و کشیف جسم
 لطیف آن مرتبہ مثال اسماء است
 و عرش مرتبہ مثال ارواح و کرسی مرتبہ
 مثال اشباح این را حضرت مثال

اور چہارم کو فلک مشتری اور پنجم کو مریخ
 اور ششم کو شمس ہفتم کو زہرہ ہشتم کو عطارد
 نہم کو قمر کہتے ہیں اور عقل فلک قمر کا نام عقل
 فعال ہے اور اسکے نفس کو وہب الصور کہتے
 ہیں اور نفس صورت انسان کا نام نفس ناطقہ
 ہے کہ حدیث من عرف نفسه میں سی کی
 جانب اشارہ ہے پس عقل کل منظر ذات اور
 نفس کل منظر اسماء ہے اور طبیعت کل اور
 جوہر ہیا (ہیولا) اور شکل کل اور جسم کل یہ
 چھ مرتبہ ارواح اور عالم ملکوت سے شمار
 ہوتے ہیں کہ روح انسان کبیر اور عالم لطیف
 سے ہیں اور عالم اجسام محیط عرش سے
 مرکز خاک تک عالم کشیف ہے پھر عالم اجسام
 کی دو قسم ہے لطیف اور کشیف جسم لطیف
 مثال اسماء کا مرتبہ ہے اور عرش مرتبہ
 مثال ارواح اور کرسی مرتبہ مثال
 اشباح اس کا نام حضرت مثال

مطلق گویند کہ دل انسان کبیر است
و آن دائرہ است از نقطہ کہ مرکز آن
قلب انسان کامل است بیت
یکی نفس و یکے روح و یکے دل
ولیکن بہت ہر یک حرف مشکل
و جسم کشیف از کرۂ آفتابی تا بمرکز خاک
و از تاثیرات کو اکب و از امتزاج
غناصر موالیہ پیدا شد کہ چون از امتزاج
آب و خاک و از تاثیر آفتاب کہ گرمی
است صورت غلولہ یا خشت جاہ گشت
چون معاون و نبات و حیوان کہ جسم
مرکب اند و بعد ازین مجموع انسان
کامل پیدا شد کہ بلسان مرتبہ گوید بیت
ارواح قدس چسیت نمودار معنیم
اشباح انس چسیت نگہدار پیکرم
شبنو بشنو کہ بر رخ اول و حدتست
کہ میان احدیت و واحدیت ادو

مطلق ہے کہ یہی دل انسان کبیر ہے اور یہ
فی حقیقت نقطہ کا ایک دائرہ ہے کہ جبکہ
مرکز قلب انسان کامل ہے بیت
یکے نفس و یکے روح و یکے دل
ولیکن بہت ہر یک حرف مشکل
اور کرۂ آفتاب سے مرکز خاک تک جسم کشیف
ہے اور تاثیرات کو اکب اور امتزاج
غناصر سے موالیہ ثلاثہ پیدا ہوئے
جیسے کہ اختلاط خاک و آب اور گرمی آفتاب
سے معاون مثل صورت غلولہ یا خشت جاہ
ہو گئے اور اجسام مرکب نباتات و حیوانات
پیدا ہو گئے پھر ان تمام سے انسان کامل
کا ظہور ہوا جو بلسان حال کہتا ہے بیت
ارواح قدس چسیت نمودار معنیم
چسیت نگہدار پیکرم سمجھ لیجئے کہ مابین
احدیت و واحدیت کے بر رخ اول
و حدت ہے اور مابین ظاہر و جو اوظاہر علم

برزخ دوم الہیت ہے اور مابین عالم غیب
 وشہادت کے برزخ سوم روح ہے اور
 مابین عالم لطیف وجسم کشیف کے برزخ
 چہارم عرش ہے اور برزخ پنجم مابین جسم
 لطیف (عالم علوی) اور جسم کشیف (عالم
 سفلی) کے کرہائے عناصر ہیں اور برزخ
 ششم مابین جمادات و نباتات کے مرجان
 ہے اور برزخ ہفتم مابین نباتات و حیوانات
 کے درخت خرام ہے اور برزخ ہشتم مابین
 حیوان و انسان کے بند ہے اور برزخ نہم مابین
 روح وجسم کے قلب انسان ہے پھر سمجھ لیجئے
 کہ روح مجرد جب جسم کامل یعنی صورت انسان سے
 متعلق ہو تو اسکا نام نفس ناطقہ ہے جو انا کہتا
 ہے اور وہی روح مجرد جب جسم ناقص یعنی
 حیوان سے متعلق ہو اسے نفس حیوانی
 کہتے ہیں۔
 اور صورت نباتی میں نفس نباتی

برزخ دوم الہیت کہ میان ظاہر وجود
 و ظاہر علم آمد و برزخ سوم روح
 کہ در میان عالم غیب و عالم شہادت
 آمد و برزخ چہارم عرش کہ جسم لطیف
 است میان عالم لطیف و جسم کشیف
 آمد و برزخ پنجم کرہای عناصر کہ میان
 جسم لطیف کہ عالم علویست و میان
 جسم مرکب کہ عالم سفلی است آمد و برزخ
 ششم مرجان کہ میان جماد و نبات
 آمد و برزخ ہفتم میمون کہ میان حیوان
 و انسان آمد و برزخ نہم دل انسان
 کہ میان روح وجسم آمد بشنو بشنو کہ
 روح مجرد در تعلق جسم کامل کہ بصورت
 انسان است نفس ناطقہ خوانند کہ من
 می گویند و آن را در جسم ناقص کہ صورت
 حیوان است نفس حیوانی گویند و در
 صورت نباتی نفس نباتی می گویند و

در صورت جمادی نفس طبعی می گویند
 پس در قوت روح مجرد عالم ارواح
 است چنانچه در یک ملک روحانی
 هزاران مانند که ملک عبارت است
 از نور قوت الهی و در یک قوت قوتها
 باشد که قوت بصیر خطه را دید و در آن
 حدیث هزار ساله شنید که در بصارت
 سمع حاصل شد و هر که شنید گفت مادر
 زاده گویا نگر و دپس قوت کلام در سمع
 یافت چنانچه دو آئینه مقابل نمی آئینه
 در آئینه و عکس در عکس هزاران یابی که
 کل شیئی فی کل شیئی و کل شان فی کل شان
 که از لطافت صفای کی را دیگری خبر ندارد
 که در صفا هر یک مکافی دیگر است و نگه
 داشتن آن قوتی دگر که رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ فرمود که
 ہر شحمہ آب را و نگاہ داشتن ہر شیاء را

اور صورت جمادی میں نفس طبعی کہتے ہیں
 پس ایک ہی قوت روح مجردہ میں ہزاروں
 عالم ارواح موجود ہیں اس واسطے کہ نور قوت الہی
 کا نام ملکوت ہے اور ایک قوت میں بہت سی
 قوتیں ہو سکتی ہیں جیسے قوت بصر نے خط و کھلکھڑ
 حدیث ہزار سالہ سنئی تو اب قوت بصارت میں
 قوت سماعت بھی حاصل ہو گئی اور جس نے سنا ہے
 گویائی حاصل ہے اسلئے کہ مادر زاد بہرہ گویا نہیں
 ہو سکتا تو سماعت میں قوت کلام بھی حاصل ہو گئی
 چنانچہ جب آئینہ باہم مقابل رکھو تو آئینہ در آئینہ
 اور ہزاروں عکس در عکس موجود ہو جائیگے کہ مقولہ
 کل شیئی فی کل شیئی اور کل شان فی کل شان کا یہی راز
 ہے کہ لطافت صفائی سے ایک کی دوسرے کو خبر نہیں ہوتی
 اسلئے کہ صفائی میں ہر ایک کی جگہ علیحدہ ہوتی ہے اور
 ہر ایک کی زبان دوسری قوتیں ہیں یہی رسول مقبول صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ فرمود کہ ہر ایک
 بوند اور ہر ایک شیاء علی گہبائی کے لئے

ہر ایک فرشتہ است کہ او بدان کار
 مخصوص است و دران کار مشغول چنانچہ
 زبان بذوق مخصوص است و بینی بشم
 و چشم و گوش بہ آواز بشنو شنو و قتیکہ
 دل سیر روحانی کند و خطرہ غیر نگذرد
 کہ دل خالی باشد از ہمہ و بہ این است
 کہ نفس ناطقہ عبارت از و است بدان
 مشغول گردد کہ صفا عبارت است
 خالی داشتن دل از ہمہ و اگر آئینہ
 صاف باشد آسمان درو گنج نگر کہ مثل
 آسمان گنجیدہ است و ہنوز مکان
 عالم خالیست کہ اگر ہزاران بگذرند
 آن ہم بران روشن شوند کہ این مرتبہ
 پارہ آئینہ یافت آء خالی بودن رنگ
 ہچمان اگر کسی دل را خالی کرد و
 خطرہ غیر کہ رنگ است برو گذر نیافت
 ازین صفا نیت خود را یاد کہ
 ایک ایک فرشتہ مقرر ہے کہ تمام اپنے امور
 مخصوصہ میں مشغول ہیں جیسے زبان ذوق
 کیلئے اور بینی شمع کیلئے اور گوش آواز کیلئے
 مخصوص ہے خوب سمجھ لیجئے کہ جب قلب بلا
 خطرہ روحانی سیر کرتا ہے اور دل جمیع خطرات
 سے خالی ہو کر اپنی انیت یعنی نفس ناطقہ
 کیساتھ مشغول ہوا سئلے کہ قلب کو جمیع
 خطرات سے پاک و صاف کرنے کا نام صفائی
 ہے چنانچہ جب آئینہ صاف ہوتا ہے تو
 آسمان آسمان بھی سما جاتا ہے دیکھو کہ آسمان
 یا این ہمہ کلانی ایک ایک چھوٹے سے ٹکڑے
 آئینہ میں آگیا اور ہنوز او میں جگہ خالی ہے
 اگر ایسے ہزاروں آسمان اوپر گذر جاویں تو وہ
 سب او میں روشن ہو جاویں ایک قطعہ آئینہ نے
 اتنا بڑا رتبہ صرف رنگ سے خالی ہونے کی وجہ سے
 پایا اسی طرح اگر تم بھی قلب کو رنگ خطرات سے پاک
 و صاف کرو تو اسی صفائی سے اپنی انیت مطلقہ کو

ہر ایک فرشتہ است کہ او بدان کار
 مخصوص است و دران کار مشغول چنانچہ
 زبان بذوق مخصوص است و بینی بشم
 و چشم و گوش بہ آواز بشنو شنو و قتیکہ
 دل سیر روحانی کند و خطرہ غیر نگذرد
 کہ دل خالی باشد از ہمہ و بہ این است
 کہ نفس ناطقہ عبارت از و است بدان
 مشغول گردد کہ صفا عبارت است
 خالی داشتن دل از ہمہ و اگر آئینہ
 صاف باشد آسمان درو گنج نگر کہ مثل
 آسمان گنجیدہ است و ہنوز مکان
 عالم خالیست کہ اگر ہزاران بگذرند
 آن ہم بران روشن شوند کہ این مرتبہ
 پارہ آئینہ یافت آء خالی بودن رنگ
 ہچمان اگر کسی دل را خالی کرد و
 خطرہ غیر کہ رنگ است برو گذر نیافت
 ازین صفا نیت خود را یاد کہ

پالو کے کہ قول من عرف نفسه میں سہمی
جانب اشارہ ہے تو میدان معرفت میں
نقد عرف ربہ کی گیند حاصل کر لو گے۔

من عرف نفسه اشارت بدوست
و در میدان معرفت گوئی فَعَدُ
عَرَفَ رَبَّہ برد

پس اگر منطقی عروض فصول اور معرض زوال در آرد و از تعریف انسان کہ حیوان ناطق است ناطق
را حذف کند انسان حیوان متحد میشوند ہمچنین اگر از حیوان حرکت ارادی ملحوظ ندارد و با نبات متحد
شود و اگر فصل نور را حذف کند یا جمادات متحد میشود جمادات عبارت از ابعاد ثلاثہ طول عرض
و عمق است و این ہم اعراض است و الاعراض لایقی زمانی پس ازین ہم نظر بردار تا بیک جوہر
ممکن بر کہ اصل حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم چون باتدلال و نظر عقل این دانش بدرجہ یقین
برسد بغیر از نور محمدی نظر عقل تمایذ ہما را بیند کہ درین تہنزل کردہ چنانچہ اناموس نور اللہ الخلق نور ہی مشعر بہ

تجلیات کا بیان

تجلی کی چار قسمیں ہیں۔ ذاتی صفاتی
افعالی۔ اشاری پھر ذاتی کی دو
قسمیں ہیں۔ ایک تجلی الوہیت اور یہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے مخصوص ہے اور آپ کے اولیائے
امت کو نیز بالتبع حاصل ہے
دوسری قسم تجلی کی ربوبیت ہے

فی بیان التجلیات

تجلی بر چہار گونہ است۔ تجلی ذاتی
تجلی صفاتی، تجلی افعالی تجلی اشاری
پس تجلی ذاتی بردو گونہ است یکے
تجلی الوہیت و این برائے حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم است
و اولیائی امت اور نیز بالتبع
حاصل است۔ دوم تجلی ربوبیت و آن

برای حضرت موسیٰ علیہ السلام است
 توحید بر چار نوع است اقوالی
 یک گفتن افعالی یک دانستن احوالی
 یک دیدن ذاتی یک شدن سیر
 بر چار نوع است الی اللہ فی اللہ
 من اللہ باللہ چنانکہ در نارجیل و
 نوز چار چیز است پوست بیرونی
 پوست درونی منغز روغن و این
 سیر چشم کشادہ مثل مردگان از بصیرت
 می شود۔ ذات را دو وصف است
 جمال و جلال سالک را چار حالات
 است و حکم ہر یک جداگانہ است
 یکی وجد دران جسم بخود و جان در
 ہوش است دوم جذب دران
 جان بخود و جسم در ہوش است
 سوم سکر و سکر بر دوگونہ است سکر
 محو سکر صحو دران بطرف مطلوب ہمہ چیز

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے
 توحید کی چار قسمیں ہیں اقوالی کے معنی زبان سے
 خدا کو ایک کہنا۔ افعالی کے معنی خدا کو دل سے
 ایک سمجھنا۔ احوالی کے معنی بصیرت سے خدا کو ایک دیکھنا
 ذاتی خودی سے فنا ہو کر خدا ہی کو موجود سمجھنا
 سیر چار طرح کی ہے۔ سیر الی اللہ فی اللہ من اللہ
 باللہ جیسے نارجیل و بادام میں چار چیزیں ہیں
 ایک بیرونی پوست دوسرا درونی پوست تیسرا
 منغز چوتھا روغن اور یہ سیر مثل مردوں کے چشم کشا
 بصیرت سے ہوتی ہے۔ ذات کی اصلی دو صفتیں
 ہیں۔ جلالی اور جلالی۔ سالک کے چار حالات ہیں اور
 ہر ایک کے احکام جداگانہ ہیں۔ ایک مقام وجد
 اس میں جسم بخود اور جان ہوشیار ہوتی ہے
 دوسرا جذب اس میں جان بخود اور جسم
 ہوشیار ہوتا ہے تیسرا سکر اور سکر دو
 طرح کا ہے ایک سکر محو دوسرا سکر
 صحو اس میں مطلوب کی جانب تمام اشیاء کا علم ہوتا ہے

علم باشد چہارم استغراق چون
 محویت زاید گردد استغراق نام باشد
 مقامات سه است علم الیقین
 عین الیقین حق الیقین - عالم چهارم
 عالم ملک - ملکوت - جبروت - لاہوت
 حکم شریعت در عالم ملک است -
 حکم طریقت در عالم ملکوت است -
 حکم حقیقت در عالم جبروت است
 حکم معرفت در عالم لاہوت است
 و این عوالم را منازل ہم گویند - قرب
 برد و نوع است یکے قرب و جوبی
 و آن قربی است کہ از طرف حق
 تعالیٰ محافظ کردہ شود کہ بالعموم واجب
 تعالیٰ را با ہمہ موجودات ممکنہ حاصل
 است چنانچہ او تعالیٰ فرمودہ است
 ونحن اقرب الیہ من جبل الورد
 و نیز فرمودہ است و لیستلونک عنی

چو تھا استغراق جب محویت زاید ہو جاتی -
 تو اسکا نام استغراق ہوتا ہے مقامات تیر
 علم الیقین عین الیقین - حق الیقین - عالم
 ہیں - ملک - ملکوت - جبروت - لاہوت - عالم
 ملک میں احکام شریعت جاری ہیں - عالم ملکوت
 میں احکام طریقت ساری ہیں - عالم جبروت
 احکام حقیقت نافذ ہیں - عالم لاہوت میں احکام
 معرفت واقع ہیں اور ان عوالم کا نام منازل
 بھی ہو - قرب دو قسم کا ہوا ایک قرب جوبی ہر
 جو قرب کہ حق تعالیٰ کی جانب سے ملحوظ ہوا و سکا نام
 قرب جوبی ہے اس واسطے کہ تمام ممکنات کے ساتھ
 حق تعالیٰ کو بالعموم قرب حاصل کھبیا کہ حق سبحا
 خود ارشاد فرماتا ہے کہ ہم انسان کی رگ گردن
 سے ہی زیادہ قریب ہیں و نیز دوسری
 جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ یا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لوگ میری بابت آپ سے
 سوال کرتے ہیں -

فانی قریب و این قرب عام است
 دوم قرب مکانی کہ از طرف عبد و
 علم او بارب او حاصل می شود چنانچہ
 بالخصوص بندگان خاص را می شود
 باعتبار ہمیں قرب ولی خوانند۔

بیان سلوک طریقہ قادریہ

چون سالک در چہار منازل بتربک
 ماسوی الشدیر کند اگر در ہر منزل مقام
 کردہ رود اور اصحاب مقام گویند
 و اگر بسرعت رود اور اصحاب حال
 گویند اصحاب حال بسیارند و اصحاب
 مقام کمتر اند۔

بیان ماسوت

منزل اول ماسوت است و آن
 ہمیں جسم مرکب از عناصر اربعہ است
 و رین منزل شریعت است و این را

تو آپ اون سے فرما دیجئے کہ میں تمہارے
 نزدیک ہوں۔ اور یہ قرب سبکو شامل ہے
 دوسری قسم قرب مکانی ہے جو قرب کہ بندہ
 کی طرف سے اسکے علم میں خدای تعالیٰ کے ساتھ
 حاصل ہو اسکا نام قرب مکانی ہے جیسا کہ
 خاص خاص بندوں کو حاصل ہے اسی قرب
 کے اعتبار سے ولی نام ہوتا ہے۔

سلوک طریقہ قادریہ کا بیان

جب سالک تک اسوالم سے چاروں منازل میں سیر
 کرتا ہو تو اگر ہر ایک منزل میں قیام کرتا ہو اسیر تو اسکو
 صاحب مقام کہتے ہیں اگر (تبوجہ مرشد) جلدی سیر ختم کرے
 تو اسکو ضحاحال کہتے ہیں (زمانہ نہا میں) اصحاب
 بہ نسبت اصحاب مقام زیادہ ہیں۔

منزل ماسوت کا بیان

پہلی منزل ماسوت ہے اور ماسوت اسی جسم مرکب
 از بوجہ عناصر کا نام ہے منزل ہذا میں تعمیل احکام
 شرع لازم و لا بد ہے اور اس منزل کو

بدکرسانی باین طریق طے باید کرد
کہ در ہر وقت در دم اول لفظ اللہ و
در دوم لفظ ہو بگوید چون در اس حالت
مستی و بے خودی پدید آید منزل ناستو
تمام گردد و درین منزل سہ مقامات اند۔

بیان توبہ

مقام اول توبہ از گناہانست و گناہ
بہ نوع است گناہ شریعت گناہ
طریقیت گناہ حقیقت و طریقہ توبہ
این است کہ وضو کردہ نماز دو گانہ
بگذارد و اول از گناہ تن چون زنا
و غیرہ توبہ و استغفار کند بعدہ از گناہ
قلب چون حسد و غیرہ توبہ کند بعدہ
از گناہ روح چون موجود دانستن خود
توبہ کند و از ہستی خود گذشتن توبہ حقیقی
است بعیت

با خودی کفر و بنجودی دین است

ذکرسانی سے باین طور قطع کرنا چاہئے کہ
ہمیشہ ہر وقت پہلے دم میں اللہ اور دوسرے
دم میں ہو کا ذکر کرتا رہی جب اس حالت میں
ستی و بنجودی ظاہر ہو تو سمجھلو کہ منزل ناستو تمام
ہوئی اور منزل ہذا میں تین مقامات ہیں۔

توبہ کا بیان

پہلا مقام تمام گناہوں سے توبہ کرنا ہے
اور گناہ تین طرح کے ہیں اول شریعت کے گناہ
دوسرے طریقیت کے گناہ تیسرے حقیقت کے گناہ
اور توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اول وضو کر کے
دو گانہ نماز ادا کرے پھر بدن کے گناہ مثل زنا
وغیرہ سے توبہ کرے (یہ گناہ شریعت کی توبہ)
پھر قلب کے گناہ جیسے حسد و غیرہ سے توبہ کرے
یہ گناہ طریقیت کی توبہ ہے پھر روح کے گناہ
جیسے خود کو موجود سمجھنے سے توبہ کرے اور اپنی
خودی کو مٹانا ہی حقیقی توبہ ہے۔

با خودی کفر اور بے خودی اصل دین ہے

ہرچہ گفتیم مغز او این است
بیان زہد

مقام دوم زہد است و این نیز بر
سہ طریقہ است زہد شریعت دور
نمودن ہمہ چیز دنیا را از خود و زہد
طریقت دور نمودن غفلت است
وزہد حقیقت دور نمودن ہستی خود را

بیان ذکر

مقام سوم ذکر است و این نیز بر
طریق است ذکر شریعت اللہ عزوجل
را بزبان یاد نمودن کہ موجود خداست
و عالم موجود نیست مگر از و و ذکر طریقت
ہمہ وقت حاضر داشتن خدای سبحانہ
را در قلب خود است و ذکر حقیقت
یا دروچی است کہ منظر بخود نماند
بلکہ یا مطلق باشد گویا مشاہدہ
است۔

جو کچھ میں نے عرض کیا سب کا حاصل یہی ہے
زہد کا بیان

دوسرا مقام نہد ہے اور اسکی بھی تین صورتیں
ہیں۔ ایک شرعی زہد تو جمیع اسباب دنیا
سے منقطع ہونا ہے۔ دوسرا زہد طریقت اپنی
غفلت کو چھوڑنا ہے تیسرا زہد حقیقت
وہ اپنی خودی کو مٹانا ہے۔

ذکر کا بیان

تیسرا مقام ذکر ہے اسکے بھی تین طریقے ہیں
ذکر شریعت زبان اللہ سبحانہ کا ذکر کیا جاوے
اور دل میں یہ معنی محفوظ رہو کہ اللہ سبحانہ موجود
حقیقی ہو اور عالم کو اصلی وجود نہیں بلکہ اوسکی
ظل ہے۔ اور ذکر طریقت ہمیشہ قلب میں حضور
حق سبحانہ کی ہے۔ اور ذکر حقیقت ذکر روحی ہے
کہ اپنی خودی سے نظر اٹھ جاوے اور
صرف یا مطلق یا قی رہے یہ گویا
مشاہدہ ہے۔

بیان ملکوت

منزل دوم ملکوت است و آن جسم نورانی مثالی است درین منزل احکام طریقت است و این را ند کر قلبی بایں طریق طے باید کرد کہ در ہمہ حال حضور خداوندی بیا و مطلق از دل نرو و لیس فی لداد غیر دیار چون دل از خطرات غیر خالی شد منزل ملکوتی تمام گشت۔

درین منزل نیز اس مقام اند

بیان قناعت

مقام اول قناعت است و این ہم بلکہ نوع است۔ قناعت شریعت این است کہ بر ما لا بد منہ اکتفا نماید و حرص و ہوا زاید نکند قناعت طہیف است کہ شب و روز از رنج و خوشنود باشد قناعت حقیقت این است کہ دما و طلب حق باشد

منزل ملکوت کا بیان

دوسری منزل ملکوت ہے اور وہ ایک نورانی مثالی جسم ہے اس منزل میں احکام طریقت نافذ ہیں منزل ہذا کو قلبی ذکر سے اس طرح طے کرنا چاہئے کہ ہمیشہ یاد مطلق سے قلب میں حق سبحانہ کی حضوری رہے کہ اس عالم میں اس کے سوا کوئی موجود حقیقی نہیں۔ خطبات سے قلب صاف ہوا تو منزل ملکوت ختم ہوئی

منزل ہذا میں بھی تین مقامات ہیں

قناعت کا بیان

پہلا مقام قناعت ہے اسکی بھی تین قسمیں ہیں۔ قناعت شریعت تو یہ ہے کہ صرف ضرورت پر اکتفا کرے اور زیادہ خواہش و حرص نہ رکھے قناعت طریقت یہ ہے کہ شبانہ روز اپنے مولا سے خوش رہے۔

قناعت حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ اتباع شیخ سے طالب حق رہے

متوجہ شیخ شدہ بیان توکل

مقام دوم توکل است و این ہم
بہ قسم است توکل شریعت این
است کہ ہمہ کار و بار بموجب شریعت
کند و نظر بر حق دارد و توکل طریقت
این است کہ ہمہ کار را بخیر احوالہ کند
و توکل حقیقت این است کہ نظریہ
غیر نماند

بیان خلوت

مقام سوم خلوت است و این ہم
بہ نوع است۔ خلوت در شریعت
این است کہ از مخلوق گوشہ نشین
گردد و در طریقت این است کہ دل
را از غیر خالی سازد و در حقیقت این
است کہ خود را و ہستی خود را
فراموش سازد۔

توکل کا بیان

دوسرا مقام توکل ہے اس کی بھی تین
قسمیں ہیں۔ توکل شریعت تو یہ ہے کہ
تمام معاملات موافق شریعت کے کرے
اور نظر خدا ہی پر رکھے۔

اور توکل طریقت یہ ہے کہ تمام امور خدا
تعالیٰ کو سپرد کر دیوے۔ اور توکل حقیقت
یہ ہے کہ غیر پر نظر نہ رہے

خلوت کا بیان

تیسرا مقام خلوت ہے اس کی بھی تین
صور تین ہیں۔

شریعت میں خلوت یہ ہے کہ مخلوق
سے گوشہ نشین رہے۔

اور طریقت میں غیر اللہ سے دل کو پاک
کر دینا اور حقیقت میں اپنی خودی کو
مٹا دینا اور فراموش کرنا ہے۔

بیان منزل جبروت

منزل سوم جبروت است و آن جامع ہر دو بدن است درین منزل احکام حقیقت است و این را بذکر روحی باین طریق طے باید کرد کہ دل را آئینہ تصور کردہ در آن نظر نمودہ ہمیشہ ذکر ہو ہو کند چون در آن یک صورت دلبر بار و نماید و ترا از خود بہ تاند و مجنون سازد و منزل جبروت تمام گشت درین منزل دو مقام است

بیان مراقبہ

مقام اول مراقبہ است و این ہم بسبب نوع است مراقبہ شریعت است مراقبہ شریعت نگہبانی اعضائی خود را از بدیہا است و در طریقت محاظرت دل خود را از خطرہ غیر است و در حقیقت از ہستی و خودی خود دور شدن

منزل جبروت کا بیان

تیسری منزل جبروت ہے اور یہ بدن پہلے دونوں بدن کا جامع ہے منزل ہذا میں احکام حقیقت ہے اور اس کو ذکر روحی سے اس طرح طے کرنا چاہئے کہ دل کو آئینہ خیال کر کے گویا اوس آئینہ قلب میں نظر کر کے ہمیشہ ہوہ ذکر کرتا رہے تب اوسمین ایک صورت زیبا جلوہ گر ہو کر تجھ کو بخود کر دیگی۔ اس وقت منزل جبروت تمام ہوئی۔ منزل ہذا میں دو مقام ہیں۔

مراقبہ کا بیان

پہلا مقام مراقبہ ہے اسکی بھی تین قسمیں ہیں شریعت میں اپنے تمام اعضا کو گناہوں سے محفوظ رکھنا اور طریقت میں دل کو خطرہ غیر سے محفوظ رکھنا

اور حقیقت میں اپنی ہستی اور خودی کو مٹا کر

و درستی مطلق باری تعالی شہود نمود
است

بیان توجہ

مقام دوم توجہ است و این ہم لیسہ
نوع است۔ در شریعت این است
کہ متوجہ رب الارباب شدہ شب و روز
عبادت بعجز و نیاز برای خوشنودی
مولائی خود کند و در طریقت مدام بلا
خطرہ غیر با و تعالی متوجہ بودن است
و در حقیقت موجود بجز خدا نداند و
بداند کہ اوست من نیستم۔

منزل لاہوت

منزل چہارم لاہوت است و آن بدن
بسیط است کہ بر سہ ابدان مذکورہ
محیط است و درین منزل احکام معرفت است
و این را بذکر سری باین طریق طے
باید کرد کہ عالم را آئینہ دانستہ رب را

باری تعالی کی ہستی مطلق کا مشاہدہ
کرنا ہے۔

توجہ کا بیان

دوسرا مقام توجہ ہے اور اسکی بھی تین
صورتیں ہیں۔ توجہ شریعت یہ ہو کہ رب الارباب
کی جانب متوجہ ہو کر شب و روز بعجز و نیاز سے
صرف اپنے مولائی خوشنودی کے لئے عبادت کریں
اور طریقت میں بغیر خطرہ کے اللہ سبحانہ کی طرف
متوجہ رہیں اور حقیقت میں کسی کو بجز خدا کے
موجود حقیقی نہ سمجھیں بلکہ یہ جانے کہ میں نہیں
ہوں بلکہ وہی ہے۔

منزل لاہوت کا بیان

چوتھی منزل لاہوت ہے اور یہ ایک جسم
بسیط ہے کہ تینوں ابدانوں مذکورہ کو محیط
ہے منزل ہدائیں احکام معرفت ہے اسکو
ذکر سری سے اس طرح طے کرنا چاہئے
کہ عالم کو آئینہ سمجھ کر خدای تعالیٰ کا

وران بین و این قرب نوافل است
یا ذات را آئینہ فہیدہ عالم را دران
تصور کن و این را قرب فرائض گویند
بہر حال در میان آئینہ و عکس تمیز دارد
و ظہور ذات در صفات و افعال
می یابد چون در بہر فعل و صفت ذات
را ملاحظہ کنی۔ منزل لاہوت تمام شد
و درین منزل دو مقام است

بیان صبری

مقام اول صبری است و این ہم
لبسہ نوع است در شریعت ثابت
قدمی بر بہر مصیبت است و طریقت
خلاف نفس نمودن است و حقیقت
بجز خدائی تعالیٰ آرزو نہ نمودن ع
از خدا غیر از حق را چیزے نخواہ

بیان رضا

مقام دوم رضا است و این ہم لبسہ

اوس میں مشاہدہ کرے اسکو قرب نوافل
کہتے ہیں یا ذات کو آئینہ سمجھ کر اوس میں عالم
کا معائنہ کرے اسکو قرب فرائض کہتے ہیں
اور ہر حال میں باہین آئینہ و عکس کے امتیاز
رکھے اور صفات و افعال میں ذات کو
ظاہر پائے جب بہر فعل و صفت میں ذات کو
دیکھو گے تو منزل لاہوت تمام ہوئی
منزل ہذا میں بھی دو مقام ہیں۔

صبر کا بیان

پہلا مقام صبر ہے اسکی بھی تین صورتیں
ہیں۔ شریعت میں ہر ایک بلا و مصیبت
میں ثابت قدم رہے اور طریقت میں نفس کا
بر خلاف کرنا ہے اور حقیقت میں
خدائی تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری آرزو نہ کرنا
خدا سے خدا کے سوا دوسرا کچھ نہ چاہو

رضا کا بیان

دوسرا مقام رضا ہے اسکی بھی تین صورتیں

نوع است رہنما در شریعت از رب
خود شب و روز راضی بودن است
و در طریقت از آرزو و ارادہ بالکلیہ
در گذشتن است و در حقیقت رضا
باختیاری موت باشد کہ در قول سبحانہ
يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ اِشَارَت بدو

چونکہ بیان سلوک طریقہ چشتیہ
و شاذلیہ و شطاریہ مخلوط محل
قبل ازین ذکر کردہ شد لہذا
تفصیل آنہا ترک نمودہ شد

ہیں۔ شریعت میں ہمیشہ اپنے مالک سے راضی
رہنا اور طریقت میں اپنی آرزو اور خواہش
کو بالکل چھوڑ دینا ہے اور حقیقت میں اختیار
موت راضی رہنا ہی۔ اللہ سبحانہ کے ارشاد
میں اسی جانب اشارہ ہے کہ انی نفس مطمئنہ راضی و مرضی سے
اپنی کھٹکے فروغ کرو اور میرے بند نہیں اخل ہو کر میری رضا

چونکہ بیان سلوک طریقہ چشتیہ
و شاذلیہ اور شطاریہ کا اس سے
پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اسلئے اب
اسکے تفصیل کی ضرورت نہیں

بیان سلوک طریقہ مجددیہ نقشبندیہ

سمجھ لیجئے کہ انسان دس لطائف مرکب
پانچ عالم خلق کے ایک نفس اور اربعہ عناصر
خاک و پانی و ہوا و آگ سے
اور پانچ عالم امر قلب و روح

بدانکہ انسان مرکب از لطائف عشرہ
است پنج از عالم خلق یکے نفس و چہا
عناصر خاک و آب و ہوا و آتش است
و پنج از عالم امر است قلب و روح

مَرخفی اور اخفی سے اور حضرات طریقہ
ہذا نے لطائف عالم امر سے مبتدی کی
تعلیم شروع کی ہے اور دوسرے حضرات
عالم خلق سے شروع کرتے ہیں اور سمجھ لیجئے
کہ لطائف عالم امر دراصل خلق کے ہر ایک
لطیفہ کی اصل ہے۔

جیسے نفس کی اصل قلب ہے اور ہوا کی
اصل روح اور پانی کی اصل سر
اور آگ کی اصل خفی اور خاک کی اصل
اخفی ہے اور ہر ایک لطیفہ انبیاء اولو
الغزم سے ایک نبی کے زیر قدم واقع ہے
جیسے لطیفہ قلب حضرت آدم علیہ السلام کے
زیر قدم ہے۔ اور لطیفہ روح حضرت
ابراہیم نوح علیہما السلام کے زیر قدم ہے
اور لطیفہ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر
قدم ہے۔ اور

لطیفہ خفی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے

و سر و خفی و اخفاست و اکابر این
طائفہ علیہ شروع تعلیم مبتدی از لطائف
عالم امر مقرر فرمودہ اند و دیگر طائفہا
شروع از عالم خلق میفرمایند و باید دانست
کہ اصل ہر لطیفہ کہ از عالم خلق است
اصل ہر لطیفہ از لطائف عالم امر است
مثلاً اصل نفس اصل قلب است و
اصل باد اصل روح و اصل آب اصل سر
و اصل نار اصل خفی و اصل خاک اصل
اخفی است و ہر ایک لطیفہ زیر قدم
یکے از انبیاء اولو الغزم واقع است
چنانچہ لطیفہ قلب زیر قدم مبارک
حضرت آدم علیہ السلام است و لطیفہ
روح زیر قدم حضرت ابراہیم و نوح
علیہما السلام است و لطیفہ سر زیر قدم
حضرت موسیٰ علیہ السلام است و
لطیفہ خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام

است و لطیفہ اخفی زیر قدم حضرت
سرور کائنات منقر موجودات رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم است متقی سبحا
و تعالیٰ محل ہر ایک از لطائف عالم
امر در جسم انسان بمصاحت خویش مقرر
فرمودہ چنانچہ محل قلب زیر پستان
چپ بفاصلہ دو انگشت است محل
روح زیر پستان راست بفاصلہ
مذکورہ و محل سر برابر پستان چپ بفاصلہ
دو انگشت مائل بسینہ و محل خفی برابر
پستان راست بفاصلہ دو انگشت
مائل بوسط سینہ و محل لطیفہ اخفی در میان
سینہ و محل لطیفہ عنصریہ تمام بدن است
و محل نفس پیشانی و طریقہ ذکر این
لطائف زبان را بکام چپانیدہ کہ
متحرک نشود و لفظ اسم ذات اللہ از
محلات مذکورہ بگوید و از ہر کات

اور لطیفہ اخفی حضرت سرور کائنات
منقر موجودات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے زیر قدم واقع ہے۔ اور حق سبحانہ
و تعالیٰ نے بموجب اپنی حکمت بالغہ کے
ہر ایک لطائف عالم امر کی جسم انسان میں
خاص خاص جگہ متعین فرمائی ہیں جیسے زیر
پستان چپ بفاصلہ دو انگشت محل قلب
واقع ہے۔ اور زیر پستان راست بفاصلہ
دو انگشت محل روح ہے اور مقابل پستان چپ
و و انگل سینہ کی جانب محل سر ہے اور مقابل
پستان راست دو انگشت سینہ کی جانب
محل خفی ہے اور عین وسط سینہ میں محل لطیفہ
اخفی واقع ہے۔ اور تمام بدن انسان محل لطائف عنصر
اربعہ ہے اور پیشانی محل نفس ہے اور ان لطائف کے
نوکر کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو تالو سے سطح
چسپان کر دے کہ بالکل متحرک نہ ہو اور ان مواضع
مذکورہ اسم ذات اللہ کا ذکر صریحاً نہ کیا جائے

از لطائف عشرہ ہر روز بست و سچ
 نہار مرتبہ اسم مبارک اللہ اللہ بگوید
 بعد از ان فراغ لطائف مذکورہ مراقبات
 شروع می شوند اول مراقبہ احدیت
 باین طور کہ فیض می آید از ذاتی کہ
 جامع جمیع صفات است و منزه از
 جمیع نقصانات بر لطیفہ قلب علامت
 تمامیت ان اینکہ خطرہ تا دیگر نگذرد
 و درین مراقبہ کثرت ذکر اللہ ہر لمحہ
 در نوم و بقیظہ بزبان قلب کند تا آنکہ
 خطرات بالکلیہ دفع شوند بعد از ان
 مراقبہ معیت مفہوم آیت کریمہ و هو
 معکم اینما کنتم باین طریق است کہ
 فیض می آید از ذاتیکہ بدام بامن است
 بر لطیفہ قلب من و این جا سیر و ظلال
 اسماء و صفات است کہ عبارت از
 ولایت صغری است و درین جا ذکر

اور لطائف عشرہ میں ہر ایک لطیفہ سے
 بالترتیب روزانہ پچیس نہار مرتبہ اسم ذات
 احد احد کا ذکر کرنا چاہئے۔ لطائف عشرہ
 مذکورہ سے فراغت کے بعد مراقبات شروع
 ہوتے ہیں۔ پہلا مراقبہ احدیت باین طور ہی
 کہ ذات جامع جمیع صفات کاملہ و منزه جمیع
 نقصانات سے میرے لطیفہ قلب پر فیض
 آتا ہے۔ اور تمامیت لطیفہ ہذا کی علامت یہ ہے
 کہ بہت دیر تک خطرہ نہ آوے اور اس مراقبہ
 میں زبان قلب سے کثرت ذکر اللہ ہمیشہ خواب
 و بیداری میں وہاں تک کرنا چاہئے کہ خطرات
 بالکلیہ منفع ہو جائیں بعد از ان مراقبہ
 ماخوذ از آیت کریمہ و هو معکم اینما کنتم ہی کہ
 تم جہاں ہو حق سبحانہ تمہارے ساتھ ہی باین
 طریق کہ میرے لطیفہ قلب پر اس ذات سے فیض
 آتا ہی جو ہمیشہ میرے ساتھ ہی اور یہاں ظلال اسماء
 و صفات سیر کرنا ہی اور اسکی ولایت صغری کہتے ہیں ^{بہاں}

اہم ذات لبست و پنج ہزار بار ذکر
 نفی و اثبات یا زدہ صد بار و تہلیل
 لسانی از پنج ہزار کم نشود بعد از ان
 سیر در ولایت کبریٰ کہ عبارت از سیر
 در ظاہر اسماء و صفات شروع میشود
 و ولایت کبریٰ متضمن سہ دائرہ و یک
 قوس است دائرہ اولیٰ مراقبہ اقربیت
 مفہوم آیت کریمہ و نحن اقرب الیہ من
 جبل اورید باین طور کہ فیض می آید
 از ذاتیکہ نزدیک تر است بسوئے
 من از رگ جان من بر لطیفہ نفس و
 درینجا کثرت تہلیل بسیار ترقی بخش
 دائرہ ثانیہ مراقبہ محبت ماخوذ از آیت
 شریفہ یحبہم و یحبونہ یعنی فیض
 آید از ذاتیکہ مراد دوست میدار و من
 اورا دوست میدارم و ہمین طور
 مراقبہ قوس کہ فیض می آید از ذاتیکہ

پچیس ہزار بار ذکر اسم ذات اور گیارہ سوار
 ذکر نفی و اثبات اور کم از کم پانچ ہزار بار
 روزانہ تہلیل لسانی ہونا چاہیے بعد از ان
 سیر ظاہر اسماء و صفات میں شروع ہوتی
 ہے جو ولایت کبریٰ ہے اور ولایت کبریٰ
 تین دائرہ اور ایک قوس کو شامل ہے۔
 پہلے دائرہ میں مراقبہ اقربیت کا ماخوذ
 آیت کریمہ و نحن اقرب الیہ من جبل
 الوردیہ سے ہر دم انسان کی رگ گردن بھی
 زیادہ قریب ہیں) اسطرح کہ میر لطیفہ نفس پر
 اوس ذات کا فیض آتا ہے جو میری طرف میری
 رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور یہاں
 کثرت ذکر تہلیل بہت ترقی بخش ہے۔ دوسرے
 دائرہ میں اقبہ محبت ماخوذ آیت کریمہ یحبہم و یحبونہ
 ہے باین طور کہ میر لطیفہ نفس پر اوس ذات سے فیض
 آتا ہے جو مجھ کو دوست رکھتا ہے اور میں اُسکو
 دوست رکھتا ہوں اور اسی طرح مراقبہ
 قوس میں کہ اوس ذات سے فیض آتا ہے

دوست میدارد و من اورا دوست
میدارم بر لطیفه نفس پس بعد تمام شدن
ولایت کبری ولایت علیا که ولایت
ملا و اعلی است شروع میگردد و درین
ولایت سیر در باطن اسما و صفات
می شود و کار بعناصر ثلاثه سوا غنی
خاک می افتد و این مراقبه باین لحاظ
که فیض می آید از ذاتیکه منشاء ولایت
علیا است بعناصر ثلاثه سوائے عنصر
خاک درین جا ذکر تہلیل لسانی و صلوة
نافله ترقی میدهد بعد از آن مراقبہ
کمالات نبوت شروع می شود و باین
لحاظ که فیض می آید از ذات بحت
که منشاء کمالات نبوت است بر لطیفه
عنصر خاک بعد از آن مراقبه کمالات
رسالت باین طور که فیض می آید
از ذات بحت که منشاء کمالات رسالت

لطیفه نفسی که وہ مجبکہ دوست رکھتا ہے
اور میں اوسکو دوست رکھتا ہوں پس ولایت
کبری کے بعد ولایت علیا جو ولایت ملائکہ ہے
شروع ہوتی ہے اس ولایت میں باطن اسما
و صفات میں سیر ہوتی ہے اور بحر عنصر خاک
کے باقی عناصر ثلاثہ سے اس طرح مراقبہ ہوتا
ہے کہ سوائے عنصر خاک کے باقی عناصر ثلاثہ
پر اوس ذات سے فیض آتا ہے جو منشاء
ولایت علیا ہے۔ یہاں کثرت ذکر تہلیل
لسانی اور صلوة نافله بہت ترقی بخش ہیں
اسکے بعد مراقبہ کمالات نبوت شروع ہوتا
ہے اس طریقہ پر کہ عنصر خاک پر
اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے
جو منشاء کمالات نبوت ہے۔

اسکے بعد مراقبہ کمالات رسالت اس طرح
ہے کہ میرے ہیئت وحدانی پر اوس ذات
بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء کمالات رسالت

بعد ازان باین طریق مراقبہ کمالات اولو العزم ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء کمالات اولو العزم ہے۔

اور ان کمالات ثلثہ میں کثرت تلاوت قرآن مجید اور صلوٰۃ نافلہ اور دیگر اذکار و اشغال اور جو اعمال کہ مطابق سنت سنہ ہوں زیادہ مفید ہیں

اس کے بعد مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی اس طرح ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت کعبہ ربانی ہے۔ اسکے بعد مراقبہ حقیقت قرآن مجید اس طرح ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت قرآن مجید ہے۔

اسکے بعد مراقبہ حقیقت صلوٰۃ اس طرح ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت سے فیض آتا ہے جو

است برہیئات وحدانی من بعد ازان مراقبہ کمالات اولو العزم باین طور کہ فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء کمالات اولو العزم است برہیئات وحدانی من و دریں کمالات ثلثہ کثرت تلاوت قرآن مجید و کثرت صلوٰۃ و اذکار و اشغال و اموریکہ موافق اتباع سنت سنہ باشد فائدہ می بخشد بعد ازان مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی باین طور کہ فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء حقیقت کعبہ ربانی است برہیئت وحدانی من بعد ازان مراقبہ حقیقت قرآن مجید باین طور کہ فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء حقیقت قرآن است برہیئت وحدانی من بعد ازان مراقبہ حقیقت صلوٰۃ باین طور کہ فیض می آید از ذات بحت کہ

منشاء حقیقت صلوة است برہنیت
 وحدانی من بعد از ان مراقبہ معبودیت
 صرفہ باین طور کہ فیض می آید از ذات
 بحت کہ معبود صرفہ است برہنیت
 وحدانی من تا این جا سیر حقائق الہیہ
 تمام گشت و سیر و حقائق انبیاء علیہم السلام
 شروع می گردد اول مراقبہ دائرہ
 حقیقت ابراہیمی باین طور کہ فیض می آید
 از ذات بحت کہ منشاء حقیقت ابراہیمی
 است برہنیت وحدانی من درین
 مقام کثرت درود شریف ابراہیمی
 بسیار مفید می باشد بعد از ان مراقبہ
 دائرہ حقیقت موسوی باین طور کہ
 فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء
 حقیقت موسوی است برہنیت
 وحدانی من درین مقام کثرت این
 درود شریف اللہم صل علی سیدنا

منشاء حقیقت صلوة ہے۔
 اسکے بعد مراقبہ معبودیت اس طرح ہے کہ
 میری ہنیت وحدانی پر اس ذات بحت
 سے فیض آتا ہے کہ جو معبود حقیقی ہے
 یہاں تک سیر حقائق الہیہ ختم ہوئی اور
 اب حقائق انبیاء علیہم السلام میں سیر
 شروع ہوتی ہے۔ اس میں پہلا مراقبہ دائرہ
 حقیقت ابراہیمی اس طرح ہے کہ میری
 ہنیت وحدانی پر اس ذات بحت کا
 فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت ابراہیمی
 ہے۔ یہاں کثرت درود شریف ابراہیمی بہت
 مفید ہے۔ بعد از ان مراقبہ دائرہ حقیقت موسوی
 اس طرح ہے کہ میری ہنیت وحدانی پر اس ذات
 بحت سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت موسوی
 ہے۔

یہاں اس درود شریف کی کثرت
 بہت فائدہ بخش ہے ترجمہ ای اللہ تبارک و تعالیٰ

محمد و علی الہ واصحابہ وجميع
 الانبیاء والمرسلین خصوصاً
 علیٰ کلیمک موسیٰ علیہ السلام
 فائدہ کثیری بخشید بعد از ان مراقبہ
 حقیقت محمدی است صلی اللہ علیہ وسلم
 باین لحاظ کہ فیض می آید از ذات بحت
 کہ نشاء حقیقت محمدی است صلی اللہ
 علیہ وسلم بر ہیئت وحدانی من درین جا
 طریقہ درود شریف این است کہ متوجہ
 بطرف اقدس جناب سرور کائنات
 منفر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم
 بودہ منہمک و مستغرق شود بعد از ان
 مراقبہ دائرہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ
 وسلم باین لحاظ کہ فیض می آید از ذات
 بحت کہ نشاء حقیقت احمدی صلی اللہ
 علیہ وسلم است بر ہیئت وحدانی من
 درین مقام این درود شریف اللہم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی
 اولاد و اصحاب اور تمام انبیاء و مرسلین
 پر خصوصاً حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر رحمت
 کاملہ نازل فرما بعد از ان مراقبہ حقیقت
 محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اس طریق سے ہو
 کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت
 سے فیض آتا ہے جو نشاء حقیقت محمدی صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے۔ یہاں درود شریف کا طریقہ
 یہ ہے کہ بجانب جناب اقدس سرور کائنات
 منفر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ
 ہو کر اُس میں منہمک و مستغرق ہو جاوے
 بعد اوسکے مراقبہ دائرہ حقیقت احمدی
 صلی اللہ علیہ وسلم باین طریق ہے کہ
 میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات بحت
 سے فیض آتا ہے کہ جو نشاء حقیقت احمدی
 صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہاں یہ درود شریف بہت
 مفید ہے (ترجمہ) اے اللہ

صلی علی سیدنا محمد وعلی آل
سیدنا محمد وعلی اصحابہ افضل
صلواتک عدد معلوما تک
وبارک وسلم فائدہ عظیم میدہ بعد
از ان مراقبہ حب صرف باین طور کہ
فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء
حب صرف است بر ہیئت وحدانی
من و نزد محققین صوفیائے کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں حقیقت محمدی است
صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازین مراقبہ لایق
است باین طور کہ فیض می آید از ذات
بحت کہ مبرار و منزہ است از تعینات
بر ہیئت وحدانی من درینجا حالت
عجیب سالک را پیدا میشود کہ نسبت
خود را فراموش می کند و سالک درین
حالت توجہ بامریان خویش نمی تواند
بلکہ مخلصان بجانب او متوجہ می شوند

ہمائے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اولاد پاک اور جمیع صحابہ پر اپنی افضل رحمت
و برکت و سلامتی بہ شمار تیرے معلوما تک نازل
فرما۔ بعد از ان مراقبہ حب صرف اس طرح
ہے کہ میرے ہیئت وحدانی پر اوس ذات
بحت سے فیض آتا ہے کہ جو منشاء حب
صرف کا ہے

اور بعض محققین صوفیائے کرام کے نزدیک
فی الحقیقت یہی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم ہے۔ اسکے بعد مراقبہ لایق اس طرح
ہے کہ میری ہیئت وحدانی پر اوس ذات
بحت سے فیض آتا ہے جو جمیع تعینات سے
مبرار و منزہ ہے۔ یہاں سالک کو ایک عجیب
حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ اپنی نسبت کو
فراموش کر دیتا ہے اور شیخ اس حالت میں
اپنے مرید و نپر توجہ نہیں کر سکتا ہی بلکہ مرید خود
اپنے شیخ کی جانب متوجہ ہو کر فیض میں

و مستغرق می باشند یک لمحہ فیض صحبت
او فضیلت دارد از ہزار سال بدیگرے
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من لیشاء
و عزیزیکہ متصف شدہ اند با صفت
مرتبہ حکم غفار و از ندبیت
در نیاید حال نختہ بیسج خام
پس سخن کوتاہ باید و السلام

بیان علم لیقین

علم لیقین در ذات حق سبحانہ و تعالیٰ
عبارت از شہود آیات است کہ دال
بر قدرت او تعالیٰ باشد و شہود آن
آیات را سیر آفاقی گویند

بیان عین لیقین

عین لیقین عبارت از شہود حق است
سبحانہ بعد از آنکہ دستہ شدہ بعلم لیقین

استغرق ہو جاتے ہیں ایسے کامل شیخ کا ایک لمحہ
فیض صحبت دوسروں کے ہزار سال سے بہتر
ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا
عطا فرماوے۔ مگر ایسے کامل و مکمل حضرات جو
ان مراتب تک پہنچے ہوں زمانہ ہذا میں
حکم غفار و نادر ہیں۔ حال کامل ناقص کے خیال
میں نہیں آ سکتا ہر پس کلام ختم کر دینا چاہئے۔

علم لیقین کا بیان

اذات حق سبحانہ تعالیٰ میں علم لیقین کا
نام ہے کہ ایسی آیات بنیات کا مشاہدہ
ہو جائے کہ جو اس حقیقت کی قدرت کا پیر دلالت
کرتی ہوں ایسی آیات کے مشاہدہ کو سیر آفاقی کہتے ہیں

عین لیقین کا بیان

علم لیقین کے بعد اسماء و صفات حق سبحانہ
کے مشاہدہ کا نام عین لیقین ہے

اس شہود میں فنائے سالک لازم ہے غلبہ شہود ہذا میں خود یقین بھی منقود ہو جاتا ہے۔ اس مشاہدہ کو ادراک بسیط اور معرفت کہتے ہیں۔

حق یقین کا بیان

فنائے یقین کے بعد حق یقین مشاہدہ ذات حق سبحانہ کا نام ہے اور یہ مقام بقا باللہ میں ہوتا ہے کہ فنائے حقیقی کے متحقق ہو سکے بعد اسکو حق تعالیٰ اسکر حال اور بخودی سے صحو و فاقہ عنایت فرماتا ہے۔

سیر و سلوک کا بیان

خود سیر و سلوک حرکت علمیہ کا نام ہے کہ علم ادنیٰ سے علم اعلیٰ کو پہنچتا ہے اور اس سے اوپر دوسرے اعلیٰ تک جاتا ہے حتیٰ کہ بعد طے علوم ممکنات کے علم واجب تک منتہی ہوتا ہے

این شہود مستلزم فقای سالک است و غلبہ این شہود یقین بالکلیہ گم میگردد و این شہود را تعبیر با دراک بسیط و معرفت کنند

بیان حق یقین

حق یقین عبارت از شہود اوست سبحانہ پس از اضمحلال یقین و این در مقام بقا باللہ باشد کہ بعد از تحقیق بقاء حقیقی حق سبحانہ اورا از اسکر حال و بخودی بصحو و فاقہ بخشد

بیان سیر و سلوک

سیر و سلوک عبارت از حرکت علمیہ است کہ از علم اسفل بعلم اعلیٰ میرود و از ان اعلیٰ با اعلیٰ سیر و دوام منتہی میشود یہ علم واجب تعالیٰ بعد طی علوم ممکنات

این حالت را بقنا تعبیر می کنند سیر
 فی اللہ عبارت از حرکت علیہ است
 در مراتب و جوب از اسماء و صفات
 و شیون و اعتبارات و تقدسات و
 تنزیہات حتی کہ منتهی شود بمرتبه کہ ازو
 هیچ عبارت تعبیر نمی توانند کرد این
 سیر موسوم بقنا است سیرالی اللہ
 یا اللہ عبارت از حرکت علیہ است کہ
 از علم اعلی بعلم اسفل فرو می آید و از
 اسفل بآسفل دیگر حتی کہ رجوع کند
 رجوع قہقری سیر رابع سیر در اشیا است
 یعنی عبارت از حصول علم اشیا است
 شیئا فشیئا بعد زوال علوم اشیا در
 سیر اول الحال حالتی وارد شود بر سا
 بغیر قصد و ارادہ از طرب و حزن
 و بسط و قبض و شوق و انزعاج و
 ہیبت و غیرہ مقام آن است کہ صفا

اس حالت کو فنا کہتے ہیں۔
 بیان سیر فی اللہ
 سیر فی اللہ اوس حرکات علیہ کو کہتے
 ہیں جو اسماء و صفات اور شیون و اعتبارات
 اور تقدسات و تنزیہات و غیرہ مراتب
 و جوب میں ہو یہاں تک کہ ایسے مرتبہ تک
 پہنچ جاوے کہ ادسکی کسی عبارت سے
 تعبیر نہ کر سکیں اس سیر کا نام مقام بقنا
 یا اللہ ہے۔ بیان سیرالی اللہ یا اللہ
 سیرالی اللہ یا اللہ اوس حرکت علیہ کا نام ہے کہ
 علم اعلیٰ سے علم اسفل کو آوے اور ایک اسفل سے
 دوسرے اسفل تک رجوع قہقری کرے چوتھی قسم
 سیر فی الاشیا زوال علوم اشیا کے بعد حصول
 علم اشیا کے بعد دیگرے کا نام ہے اس وقت سا
 پر بلا قصد و ارادہ مختلف حالات خوشی و غمی اور
 بسط و قبض اور شوق و ذوق اور خوف و ہیبت
 و غیرہ وارد ہوتے ہیں بیان مقام صاحب مقامات

آن بآن متصف و متحقق باشد پس مقام
ہر کس موضع اقامت است و ہر گاہی
کہ خواہد بنوع تصرف بآن برسد پس فرق
در میان حال و مقام اینکہ احوال ہوا
است و مقام مکاسب و صاحب
الاحوال ترقی مے کند از حال خود و ضابطہ
مقام متمکن باشد در مقام نظر بر قدم
عبارت از انست کہ طالب را باید کہ
در رفتن نظر خود بر قدم دارد۔

ہوش در دم۔ عبارت از سیر و نفس است
خلوت در انجمن عبارت از ان است
کہ در انجمن تفرقہ متکلم و مخاطب نباشد
و ملتفت باحدے نگردد و یاد کرد عبارت
از ذکر اللہ است اسم ذات باشد نفی
و اثبات بازگشت عبارت از ان است
کہ بعد از چند بار ذکر کردن بدل مناجات
بحق تبارک و تعالی کردہ باشد

جس مقام کے ساتھ متصف ہو اور جس جگہ
اقامت کرے او کو اس شخص کا مقام کہتے
ہیں اور وہ حسب وقت چاہے اپنے اختیار سے
اس مقام میں پہنچ جاوے حال اور
مقام میں یہ فرق ہے کہ احوال من جانب
اللہ عطیات ہیں اور مقام کسب حاصل
ہوتا ہے اور صاحب الاحوال اپنے حال سے
ترقی کر سکتا ہو اور ضابطہ مقام اپنے مقام میں
متمکن ہوتا ہو بیان نظر بر قدم نظر بر قدم سے
یہ مطلب کہ طالب چاہئے کہ چلے میں اپنے قدم پر نظر
رکھے۔ بیان ہوش در دم۔ ہوش در دم سیر نفسی کا
نام ہو یعنی اپنے دم اور سانس کا خیال رکھے کہ بیک
نجاوے۔ بیان خلوت و انجمن خلوت و انجمن
کہتے ہیں مجالس میں متکلم و مخاطب دل میں تفرقہ پیدا
نہ ہو اور کسی کی جانب سے تن متوجہ نہ ہو بیان یاد کرد
یا کرد ذکر خدا کو کہتے ہیں خواہ اسم ذات ہو یا نفی اثبات
بیان بازگشت۔ بازگشت سے مراد یہ ہو کہ چند بار ذکر
کر نیکی بعد دل سے خدا تعالیٰ کی جناب میں عاکرے

اَلْهٰی اَنْتَ مَقْصُوْدِی وَرِضَاکَ
مَطْلُوْبِی اَعْطِنِی مَحَبَّتْکَ مُعْرِفْکَ
لِکَاہِدِ اَشْتِ عبارت از دفع وساوس
و خطرات از قلب است یا داشت
عبارت از دوام ذات حضرت
تعالی و تقدس است و قوف عدوی
عبارت از رعایت نمودن عداوت
است در نفی و اثبات و قوف قلبی
عبارت از توجہ بسوی قلب است

کہ بار خدایا تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری
رضامندی مطلوب ہے تیری محبت معرفت
بمحمکو عطا فرما۔ بیان گاہداشت قلبی
وساوس و خطرات کو دفع کرنیکا نام گاہداشت
ہے بیان یادداشت ہمیشہ حضور حضرت
حق سبحانہ کا نام یادداشت ہے بیان قوف
عدوی نفی و اثبات میں عداوت کی رعایت
کرنیکو و قوف عدوی کہتے ہیں بیان قوف قلبی
قلب کی جانب متوجہ ہونے کا نام و قوف قلبی ہی

تنبیہ نفس

دلالتا کے درین کاخ مجازی
توئی آن دست پر در مرغ گستاخ
چرازان آشیان بگمانہ گشتی
بیفشان بال و پر ز آ میرش خاک
بر بین در رقص ازرق طیلسانان
ہمہ دور شبہا روزی گرفتہ
ولی ہر یک چو گوئی از جنبش خاص
یکے از غرب رو در شرق کردہ
شدہ گرم از یکے ہنگامہ روز

کئی مانند طفلان خاکبازی
کہ بودت آشیان بیرون ازین کاخ
چو در نان چغدا این ویرانہ گشتی
بیر تا کنگر ایوان افلاک
ردائے نور بر عالم فشانان
بہ مقصد راہ فیروز ی گرفتہ
بہ چوگان ارادت گشت رقا ص
یکے در غرب کشتی عسرق کردہ
یکے شب را شدہ ہنگامہ افروز

یکے حرف سعادت نقش بسته
 چنان گرم اند دمنزل بریدن
 زرنج راه شان فرسودگی نه
 چه داند کس که چندین درجه کار اند
 بهر دم تازه نقشه می نمایند
 عنان تاکه بدست شک سپاری
 خلیل آسا در ملک یقین زن
 گم بهر وهم و ترک هر شک کن
 یکی بین و یکے دان و یکے گو
 زهر ذره بدور وئے و راهیست
 بود نقش دل بهر هوشمند
 بلوح ارگر نهرا را نقش پدیدست
 درین ویرانه نتوان یافت خشتی
 نخست از کلک انگشتان نوشت است
 ز لوح خشت چون این حرف خوانی
 به عالم این همه مصنوع ظاهر
 چو دیدی کار رو در کار گر آرد

یکے سر رشته دولت گسته
 گزین خبش ندارند آرمیدن
 میان را در دو پار اسودگی نه
 همه تن روشده رو در که آرند
 ولیکن نقش بندی را نشانند
 بهر یک روئے هژداجی آری
 نوائی لا اُحِبُّ الا فلین زن
 رخ و جهت و جہی در یکے کن
 یکے خواه و یکے خوان و یکے جو
 بر اثبات وجود او گواهیست
 که باشد نقشها را نقش بندی
 نیاید بے قلم زن یک الف را هست
 برون از قالب نیکو سرشته
 که آن را دست دانائی سرشت است
 ز حال خشت زن غافل منافی
 بصانع چون نئی مشغول خاطر
 فیس کار گر از کار بر دار

دوم آخر کزان کس را گذر نیست	سرکار تو جز با کار گر نیست
بدو آرازم هر روئی ارادت	وز و خستم کارت بر سعادت

دست برداشتن بمناجات

خداوند از هستی ساده بودیم	ز بیم نیستی آزاده بودیم
نخست از نیست ما را هست کردی	به قید آب و گل پابست کردی
ز ضعف و ناتوانائی رماندی	ز نادانی بدانائی رساندی
فرستادی بارو شن کتابی	به امرو نهی فرمودی خطابی
میان نیک و بد تخیل کردیم	گهی افراط و گه تفريط کردیم
ره فرمود دنیا کم سپردیم	بنا فرمود دنیا پافشاردیم
تو نه گذشتی ز دستور عنایت	نه پوشیدی ز مانور هدایت
بدان نور از تو گیرم پوششی نیست	چه حاصل ز آنکه از ما کوششی نیست
ز نا کوشیدن خود در خروشیم	بده توفیق کوشش تا بجوشیم
چو دانا همچو نادان گشته غرق است	زدانش تا به نادانی چه فرقت
زدستان هائی نفس ناخوش آهنگ	مکن بر مار حُسن عمل تنگ
دران تنگی که ما باشیم و آهی	ز رحمت سوئے ما بکشای راهی
از ان ره خوان سوی درگاه مارا	بایمان بر بروں همراه مارا

من آن مرغم که دامم دانه تست
 بوی کا سباب مارا ساز کردی
 کرامت کردی از خدمت پندی
 بر اهت سرمه سا کردی جبینم
 و بانم را ند کرے خود کشادی
 به شیرینی و چربی از زبانم
 نه بردن از و کو بی رسیده
 بشکران شکر گفتاریم ده
 به گفتن زبان من گردان
 و کلکم گر بهد حرف خطائی
 خط عفو بران حرف خطاکش
 گیاه ام و فنا پرورده تو
 سرمه هست از هوا هر سوئے مائل
 گلی کان پائے من گیر و بگویت
 چون غنچه یک دلم گردان درین باغ
 درین ره حال جز یک دلی نیست
 نه بنید پسته یک مغز چندان

فسون و شتم افسانه تست
 در نعمت برویم باز کردی
 بتوفیق سجودم سر بلندی
 کشیدی سرمه چشم راه بنیم
 دلم را ذوق یاد خویش دادی
 نهادی لقمه خوش در دمانم
 نه از خوردن گلوز بخش کشیده
 نه تلخی رسته شیریں کاریم ده
 زبان من زیان من گردان
 کزان پیش آیدم چون و چرائی
 چو کلکم زان منیگن در کشاکش
 زاب و گل برون آورده تو
 ولی پائیم بگوئی تست در گل
 وزان گل به که نهد رنگ بویت
 چو لاله کن نشا مندم بیک داغ
 دو دل بودن بحزب طاعتی نیست
 چو بادام دو مغز آزار سندان

چو خوشه پرورد صد دانه در بر
 چو غنچه یک دل اندرسته از خار
 گناهانم اگر از حد برون است
 اگر باشد دو صد حسرت من گناه هم
 و گریه باشد ز عصیان صد کتابم
 بهر گلرخ که کردم سُرخ دیده
 خیال روئے او از دیده شویم
 نظر گر سعی در بے آسیم کرد
 دو چشم من دور و دست از ندامت
 ازین سودا رسم شاید بسودای

به هر دانه رسد تیغیش بر سر
 نیاید با هزاران خنجر از ار
 هزاران بار زان فضیلت فزون است
 توانی سوختن از برق آهم
 توانی شستن از چشم پر آبم
 کنون از هر قره خونم چکیده
 از ان روا شک سُرخ آید برویم
 سرشک آبی بروی کارم آورد
 همیس بس آبرویم تا قیامت
 رسان از من به پیغمبر درودے

در لغت خواجه مخلوقات سرور کائنات صلی الله علیه و سلم

محمدش قلم چون نامور ساخت
 خط لوح عدم زان حرف حک شد
 تواند شد ز سر حاش آگاه
 درین دیر مسدس ز دست روشن
 چو پا آراست از خلخال دانش

ز همیش حلقه طوق و کمر ساخت
 ز آن سر حلقه ملک و ملک شد
 خرد با جمله دانش حاش شد
 شمن روضه از بهشت گلشن
 سر دین پروران شد پایمالش

چه نام ست اینکہ در دیوان ہستی
 ز بانم چون ازو حرف سر آمد
 چو نام نیست نام آو چہ باشد
 مگر ممشد ز عالم نسل آدم
 خدا بر سرورانی سردار شش داد
 چو آدم در رہ ہستی قدم زد
 ز جودش گر گشتی راہ مفتوح
 خلیل از دے نسیمی یافت کاتش
 مسیح از مقدم او مرده گوئی

برو گرفت نامی پیش دستی
 دل و جانم ز لذت پر بر آید
 مگر مگر تر بود از ہر چہ باشد
 مگر مگر تر ولایت از ہر مگر مگر
 ز خیل نبیاسا لار شش داد
 ز مہر روی صبح آراش دم زد
 بجودی کے رسیدی کشتی فوج
 برو شد چون گلستان خرم خوش
 کلیم از مشعل او شعلہ جوئی

در بیان طریقت و کیفیت سلوک

ای مردم سا فر از کجائی
ای بے خبر از بهان معنی
ای ده دله و دور وئی بچند
نه طاق بلند پرز آشوب
آنکه لکدی بفرق خود زن
سیمرغ توئی چو پر فشان
تا بهچو الف نگر دی از خویش
ای گم شده پیش و پس چو کری
تا در نظرت امید و بیم است
یا هر چه بمانده معلق
تعلین و عصا ترا حجاب است
عمری سرو پا برهنه رفتی
چندی چه طلب کنی چپ و راست
افسانه خویش مختصر کن
هتر چو ازین صدف گهر سفت
چندین تک دیوی تو دو کام است

این جمله ترا تو خود کرائی
با توحه کنم بیان معنی
در وازه هفت قلعه بر بند
با هشت چمن بهم فرو کوب
از خود که کاف خویش بر کن
تا که پس کوه قاف مانی
این قاف تو بر نخیزد از پیش
اینک ره تو برد بمزدی
رهت نه صراط مستقیم است
مزدور خودی نه بنده حق
با موسی ازین سبب عتاب است
لیکن قدمی بره نه رفتی
سرایه زیان شد این چه سود است
بنشین و درون خو سفر کن
سیر وایق المفردون گفت
بردار از خود همین تمام است

اول ز تو دید نیست رفتن
 پے بردن او نخست بنگر
 از کوشش نشن و عمل نیست
 باین همه جهد خویش بنائی
 در تم شقاوت و سعادت
 از کار خود ای گدای مسکین
 جانی بکن ای پسر که بے رنج
 شب تیره و دزد در کین گاه
 دل در پے اصل و فرع میدار
 ای گشته مرید رسم و عادت
 تا رهبر تست عادت خویش
 خواهی که شود مراد حاصل
 خود را بر کاب رهبری بند
 از دانه و دام عقتل بگریز
 ای عقل شده عقتلیه تو
 تا با تو عقل هیچ زنگ است
 در عالم عقتل پائے بستی

آخر همه رفتن است و دیدن
 آن رفتن تو نشد میسر
 این خبر بعنایت ازل نیست
 توفیق چو هست کار فرمائی
 چون بخبری ازان ارادت
 بر تکیه گاهی اسید منشین
 ممکن نبود کشادن گنج
 هشیار همی گذر درین راه
 در دست چراغ شرع میدار
 بگذره نه بنیمت ارادت
 شیطان حقیقی و نه درویش
 پیری طلب ای جوان غافل
 اما باز رها ندت ازین بند
 ای کامل راه عشق خیز
 اینجا نخرند حیل تو
 خیر از بر ما که جائی تنگ است
 مرفوع و تسلیم شوی برستی

اگر طفل نئی و مرد کاری
 هر دم دوزبان گفت و گوئی
 بشکر قلم و ورق بگردان
 آن حرف کزین ورق بروست
 اول گل خود ز تخت بتراش
 بر لوح فنا قلم همه زن
 چون کلاک بیکدم همه خیز
 خود را همه عمر چون قلم دار
 چون نه همه برگ خود بنیداز
 بان تانوشی ز دست برباد
 جز هستی تو نروید از تو
 شاخی که بلند شد بر خورد
 فانی شو اگر بقات باید
 حقا که بهر دو کون امیری
 اگر مردن تو ز خود تمام است
 مردان که ره خدا سپردند
 ای غافل خود پرست نادان

بالوح و قلم چه کار داری
 زان همچو قلم سیاه روئی
 در لوح تو ابجد لیت بر خوان
 خواهی که بگویمیت که چو نیست
 آنکه چو قلم بسردوان باش
 بر بام بستا علم همه زن
 بر چهره زردا شک میریز
 بسته کمر و تپهی شکم دار
 بے برگی خود نوائے خود ساز
 مانند نهی بهنر یاد
 چون نیست شدی که گوید از تو
 نه گفت که من نیم شکر خورد
 بلرز خود از خدات باید
 گر پیشتر از اجل بمیری
 حشر تو هم اندرین مقام است
 در عالم زندگی بمرودند
 این نکته ز آب و گل جدا دان

فانی شوا زین صفت برودی	تا زنده لایموت کردی
در خلوت اگر چنین نشینی	آن وعده نسیه نقد بینی
گرم در ہی محال بگذار	تحقیق طلب خیال بگذار
حیران مشوای بخویش مغرور	پروانه صفت ز عکس هر نور
تا که بطریق خود نمائی	این باد بروت پارسائی
زهد تو که باز نامه تست	زنار بزیر جامه تست
ای داده حکایت زبانت	از تیغ محمدی امانت
اسلام بگفت و گوئی باشد	مؤمن نه بدل دور وی باشد
تصدیق دلت که صل دین است	از نور یقین بود یقین است
تا که نفس از گمان بر آری	ایمان بدست و دل نداری
ای غره بگفت خود چه سود است	کاری بسر زبان نشد رست
گفتن بزبان دروغ و زشت است	گوینده بدل شب بهشت است
توحید نه کار آب و خاک است	ان در دل صفا و جان پاک است
ای خوانده خدا برا بعبادت	دوری ز حقیقت شهادت
تا که بزبان خدا پرستی	این نیست مگر هوا پرستی
ای از پی شهره زمانه	غلی زده بهر دو گانه
باکی زده قطره آب دیده	چو شنه کم سراب دیده

بادی ز تو گر پدید گردد
 ای آب ترافسانه بادی
 آنکس که بداند این اشارت
 یکباره مجرد از صفت شو
 از غیر حنا چو غسل کردی
 ای در بد و نیک خود گر قرار
 تا از تو ترا بود گران
 نفس تو دوری و صد زبان است
 گر با تو یگانگی نمودی
 تا نفس دور رویه می ستیزد
 چون گشت بیک زبان بکروی
 باشد دم نقد از آن جنابت
 خود را ز وجود خود جدا کن
 گر باز رهی ازین کمیت
 پروانه چو نور ذات یابد
 فرش ملکوت در نوردد
 چون نیستی تو شد محقق

ای پاکی تو لپید گردد
 بر کار تو نیست اعتمادی
 بر آب کجا کند عمارت
 وز بحر محیط معرفت شو
 خود بار دیگر بنخس نگر دی
 خواهی که سبک شوی بنه بار
 در سفل با فلین مبانی
 این بار گران تو از آنست
 خود حاجت گفت ما نبودی
 این ما و من تو بر نخیزد
 دوری نبود ترا سر موی
 بے واسطه ارجعی خطابت
 یک لحظه شمار خود را کن
 تحقیق شود ترا معیت
 اثبات و دم ثبات یابد
 پس در جبروت محو گردد
 آید همه نعره انا الحق

این است خلاصه حقیقت

اینجا است نهایت طریقت

حکایت

برشته هر دس چرائی
لیک زمان در حرم زن
اشد معک چه باک داری
در مسجد و خانقاه رفتن
حجی ز سرگرافت کردن
بے زحمت پائی و سرهمی پوئی
سرشته شد آنکه همچنان رفت
بینی دو هنر اعقبه در پیش
ملک و ملکوت خویش دریاب
منزل چه طلب کنی دوان شو
آنکه بحسرم کبریا آئی
از زحمت جسم و جان بری شو
بے منت جان حیات یابی
تا همه دم شاه گردی ای ناز

ای رند قلندراز کجائی
خواهی که سفر کنی قدم زن
گر چه ره بسم ناک داری
تا چند بهرزه راه رفتن
که گر حرم طواف کردن
از خود بخود آئی و بخودی جوئی
در راه خدا چنین توان رفت
چون پای برون نهادی از خویش
از تن بحریم نفس بشتاب
از نفس بدل ز دل بجان رو
از جان بجهان آشنا آئی
خواه دی قلندری شو
تا یک نفس اندرین خرابی
بر بند بحکم دیده باز

بر ساعدشہ قرار میکن
 ای گم شدہ خویش را طلب کن
 از نیک و بد تو بے نیازند
 چون موم ہمیکہ از یک چند
 خود را طلب کیے دریں کا
 یکذرہ ز خود نشان نداری
 رہ روچہ کس است درہ کد است
 در راہ چہ منزل است مارا
 آخر بجارسی نگوئی
 بگذار کہ جملہ سرگذشت است
 اندیشہ کن ز ہر کم و بیش
 از فکر بفکر می توان رفت
 بر عکس کنند حالت اینجا
 آنجا کہ توئی خیال و دہمت
 از آب و گلت کہ تکیہ گاہی است
 شیطان کہ بنور ہست اورا
 فی الجملہ حجاب تست ای دون

در صحن بفتا رشکار میکن
 گریافتہ برو طرب کن
 مے سوز چو شمع تا بسازند
 در گریہ زار خویش مے خند
 آنکہ چو بیافتیش مگذا
 بس کن پسرا ز خود مرادی
 ای مخبر صادق چہ نام است
 این واقعہ مشکل است مارا
 چون گم نشد از تو پس چہ جوئی
 بنشین نفسی چہ جای نشست
 اندیشہ بدان و پس باندیش
 آنکس کہ برفت بے نشان رفت
 تحقیق شوند خیالت اینجا
 دور است کجارسد بے ہمت
 تا وہم نہار سالہ را ہست
 این رخنہ کمین گہت اورا
 وہ حسن تو از درون و بیرون

آنکه پس ازین همه هواست
 چون بگذری از همه خدایان
 بیرون شوی از چهار دیوار
 معلوم کنی بحشم دانش
 و صفات ذمیه چون بدل شد
 آنکه چو بیرون شوی ازین صف
 بینی بطواف عرش و کرسی
 آید پس ازین همه منازل
 نقش ملکوت عالم اینجا است
 بر پایه تخت احست تراش
 اینجا برهی ز بند ناسوت
 تا از بد و نیک خود نرسی
 ای ره رواگر ترا یقین است
 در سبب فراز این مقامات
 آنکس که بروی آب میرفت
 آنکو بهوا پرید و بنشست
 بر آتش اگر کسی وطن ساخت

هر ذره از ان هوا جد است
 آب و گل تو رسد بپایان
 فی پنج و نه ششش بود پدیدار
 خاصیت حیرت و اختراش
 هر عقده که در تو بود حل شد
 در راه یقین شوی مکاشف
 ارواح مقدسان قدسی
 دروازه نفس قلعه دل
 شاهنشاه روح اعظم اینجا است
 دستور گیانه عمتل نبش
 شهباز شوی بفرلا هوت
 میدان که هنوز پائے بستی
 معراج مسافران چنین است
 صد گم شده بینی از کرامات
 دانست که ناصواب میرفت
 جز باد ندید در دست
 او هم بمراد خوشتن ساخت

ہر ایک بحجاب وایہ مانن
 در ماندہ بشکار سازی خویش
 ہر ایک پس پردہ و دشواری
 آئنا کہ دئے شمار دارند
 در دائرہ فنا چو پرکار
 باید دانست کہ حق سبحانہ بجال ہر
 موجود از موجودات علویہ و سفلیہ ہمہ
 وقت حاضر و ناظر است و در ذرہ
 احوال کلیات و جزئیات اینہا با خبر
 لا یغیب عندہ مثقال ذرۃ فی الارض
 ولا فی السماء و ہر ان فیض الہی بہر
 موجود بر سبیل تواثر میرسد و ہر ایک ان
 عقول و نفوس و افلاک و کواکب عند
 و موالید موافق قابلیت و استعداد
 خود اخذ فیض می نماید و او تعالیٰ بجال
 ظاہر و باطن ہمہ مخلوقات خود عالم
 است و معاملات گوناگون با بندگان

در ظلمت خود چو سایہ مانن
 مغرور خیال بازی خویش
 مشغول شدہ بہیچ کاری
 تا نطن نبری کہ برتر دارند
 سر بر خطا سیر تند ہموار .
 جاننا چاہئے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ تمام موجودات علویہ
 و سفلیہ کے کل حالات سے ہر وقت حاضر و ناظر اور دانا
 و بینا ہے اور ان کے جمیع احوال کلی و جزئی کے ذرہ
 سے با خبر ہے چنانچہ اللہ سبحانہ قرآن مجید میں شاد فرماتا
 کہ آسمان و زمین میں ایک ذرہ برابر بھی
 اوس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ہر ایک موجودات
 پر ہر وقت فیض الہی پے در پے پہنچتا رہتا
 ہے اور ہر ایک عقول و نفوس اور افلاک و
 کواکب اور عناصر و موالیہ ملائکہ بموجب اپنی قابلیت
 و استعداد کے اخذ فیض کرتے ہیں اور وہ
 سبحانہ اپنی جمیع مخلوقات کے تمام ظاہر
 و باطن حالات دانا و بینا ہے اور اپنے بندوں کے

خویش بنیاں می آرد پس اوسجا نہ شمار می بند
چنانچہ شما خود را می بنید و کلام شما را میشنود
چنانچہ شما کلام خود را می شنوید و از خطرات
و نیات شما واقف است چنانچہ
شما از خطرات و نیات خود واقف
ہستید و ہو معکم غرضی کہ اورا باندگان
خود و بندگان رایا و عجب معیتی و نسبتی
است کہ چنانچہ باید از طاقت بشری
بیان آن نمی آید مگر انچہ بموجب خلق
الانسان علمہ البیان موافق مقدمہ
بشری است عرفا بیان می فرماید
بیش تر عوام فہم نمایند یا ننماید و علی
الرسول الا البلاغ و این حقیقت منکشف
می شود بر نفس و ثابت میگردد و در دل
از چہا چیز یا بالنقل عینی بتجسس آوردن
بر آیات و احادیث و باورداشتن
اقوال بزرگان و مرشدان چنانچہ
مؤمنین صلحاء و معتقدین باصفارا

در میان قسم قسم کے معاملات پیش لاتا ہے
پس جس طرح تم خود کو دیکھتے ہو اس سے
زیادہ وہ تم کو دیکھتا ہے اور جس طرح تم اپنا
کلام سنتے ہو اس سے زائد وہ تمہارا کلام سنتا
ہے اور جس طرح تم اپنے دلی خطرات ارادت
سے واقف ہو اس سے بدرجہا زیادہ وہ تمہارے
خطرات و نیات سے آگاہ ہے چنانچہ اوسکی ارشاد
ہے کہ تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے
حاصل کلام خداوند تعالیٰ کو اپنے بندوں کے ساتھ
بند و نکو اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب معیت
و مناسبت ہے کہ انسانی طاقت اور سکا کما حقہ بیان
نہیں کر سکتی ہو لیکن بموجب شاد باری کہ اس نے
انسان کو پیدا کر کے گویائی عطا فرمائی عارفین بحسب
استطاعت کے بیان فرماتے ہیں اکثر عوام سمجھیں یا نہیں
مگر یہ لو نیز تبلیغ ضروری ہے اور یہ راز چار امور نفس
وضع و لائح ہو جاتا ہے ایک نقل سے یعنی آیات و
احادیث اور اقوال بزرگان و مرشدان پر یقین
لانے سے مؤمنین صالح و معتقدین باصفا کو

حاصل ہوتا ہے دوم عقل سے اعنی ترکیب مقدمات
قیاسیہ اور استدلال سے عقلا و حکما کو ثابت
ہو جاتا ہے سوم ملکہ اعنی اشغال و اذکار کی
مدد و مست آورد و ام توجہ الی اللہ بطرف
ذات بے کیف ساکین و واصلین کو حاصل
ہوتا ہے چہارم مکاشفہ یعنی محض فضل خداوند
سے بلا قصد و اختیار انبیا و اولیا پر حقیقت
منکشف ہو جاتی ہے۔

پس ثبوت نقلی یہ ہے کہ خود حق سبحانہ
تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس طرف رخ کرو
وہاں خدا تعالیٰ موجود ہے و نیز ارشاد
باری ہے کہ تم جہاں ہو وہ تمہارے ساتھ
ہے و نیز ارشاد ہے کہ انسان خواہ کم
ہوں یا زیادہ وہ بہر حال ان کے ساتھ
ہے۔ اس قسم کی بہت سی آیات
و احادیث معیت خداوندی اور
علم احوال جمیع موجودات اور

می باشد و یا بالعقل اعنی تبالیف قضا
یا قیاسیہ و اقامت برہان چنانچہ
عقلا و حکما را نصیب است و یا بالملکہ
اعنی بمواظبت اشغال اذکار و حصول
دوم توجہ الی اللہ نہج مجہول الکیفیت
بطرف ذات بے کیف چنانچہ سالکا
فی سبیل اللہ و ذواہبان الی اللہ مسیر
میگرد و یا بالمکاشفہ اعنی بمعاملہ
انکشاف حقیقت بے دخل دخل ارادہ
و قصد خود محض بفضل الہی کما تقع
المعاملات بالانبیاء و الاولیاء علیہم
السلام پس آنچہ بر ما بنقل ثابت شدہ
است آنست کہ حق تعالیٰ می فرماید
فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وہم
می فرماید و ہو معکم انما کنتم و
ہو معکم و امثال این آیات و احادیث
بسیار است کہ دلالت بر معیت حق

سبحانہ باخلق و علم باحوال ہر موجود
و دیدن و شنیدن و دانستن اعمال و
اقوال و نیات بندگان می نماید کہ نام
قرآن شریف و کتب و احادیث از
بیان ہمیں قسم امور مملو است و بزبانی
بزرگان زمان خود کہ مار غشقا و حقیقت
الیشان بدرجہ حق یقین است و عقل
و اصدق و اعدل الناس بالتحقیق بود
اند کہ برگز احتمال خطا و تفاوت و تجاوز
از حقیقت و صداقت و عدالت در
احوال و اقوال و اعمال ایشان امکان
ندارد و نیز شنیدہ شدہ کہ در فلان وقت
حق تعالی چنین تجلی فرمودہ و در فلان
معاملہ چنان الہام نمودہ و در فلان
عبادت چنین قرب حاصل شدہ و در
فلان امر چنان تائید بجانب اسد خلافت
رسم و عادت بظہور رسیدہ و امثال

بندوں کے تمام اعمال و اقوال و احوال کے
دیکھنے سننے جاننے پر وال ہیں کہ اس قسم کے
احکام سند قرآن مجید و کتب احادیث پر ہیں
اور ہمہ بہت باتیں ایسے ایسے بزرگان
زمانہ سے سنی ہیں کہ بن کی صداقت پر
ہمیں حق یقین حاصل ہے اور حقیقتاً
یہ حضرات عقل و اصدق اور ایسے
اعدل ہیں کہ ہرگز ہرگز ان کے احوال و
اقوال و اعمال کی حقیقت و صداقت
و عدالت میں احتمال کذب و خطا ممکن
نہیں نیز بارہا سنا ہو کہ حق تعالی نے
فلان وقت تجلی فرمائی اور فلان
شخص کو فلان معاملہ میں ایسا الہام ہوا
اور فلان عبادت سے ایسا قرب
حاصل ہوا اور فلان فلان امور
میں ایسی تائید من جانب اسد بر خلافت
رسم و عادت ظاہر ہوئی اور اس

قسم کے بیشمار واقعات ہیں کہ تمام عمر اس کے تجربہ میں ختم ہو گئی اور خارج میں اس کے ایسے ایسے آثار و نتائج ظاہر ہوئے کہ بالکل شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی۔

اور عقلی ثبوت یہ ہے کہ حضرات معقولین کے ہاں تمام مادیات میں تاثیرات و تصرفات مجردات ہمیشہ متحقق و ثابت ہے جیسے عقول و نفوس کو متصرف و موثر سمجھتے ہیں اور ان کے ہاں بھی حتی سبباً نہ عقول و نفوس سے لطف و اعلیٰ ہے تو وہ ہر ایک موجودات سے بطریق اولیٰ تمام کے ساتھ زیادہ قریب و نزدیک تر ہوگا۔

اور اس کو ہر ایک مخلوق سے معیت بے کیف حاصل ہوگی اس قسم کے بہت سے دلائل و براہین ہیں جو ذوی العقول صحیحہ سے پوشیدہ نہیں۔

اور ملکہ سے اس طرح مدرک ہو رہے کہ

ہن معاملات بیشمار است کہ تمام رد تجربہ آن صرف شدہ و در خارج لبد اہتہ آثار و نتائج آن معلوم گشتہ بمطلق گنجائش شبہ و تردد نماندہ اما بحیث عقل یافتہ شدہ آن است کہ نزد رباب معقول ہم ثابت است کہ تصرفات و تاثیرات مجردات در ہم ادیات ساری و جاری است چنانچہ نفوس و عقول را متصرف و موثر میدانند پس واجب تعالیٰ کہ نزد ایشان ہم از عقل نفس لطف و برتر است بطریق اولیٰ از ہر موجود ہر موجود نزدیک تر و قریب تر باشد و معیت بے قید و ہر مخلوق حاصل بود و امثال این دلائل و براہین بسیار است کہ از صاحبان عقول صحیحہ پوشیدہ نیست اما آنچه بلکہ در ادراک خود آمدہ آنست کہ

بغایت الہی بسبب کثرت مراقبات
 و مواظبہ اشغال و دوام حالت حضور
 مع اللہ کیفیتیں در باطن پیدا شدہ
 کہ ہر آن قوت و دراکہ بلا رجوع بدلائل
 و براہین نقلیہ و عقلیہ بے شک و شبہ
 بہیچ ادراک ہستی حق می نماید کہ نفس
 و انکار آن عاجز است و ہرگز
 شبہات و وساوس بہیچ کی از شیائین
 الانس و اجن خلل انداز اطمینان قلبی
 نمی شود و اشہدان لا الہ الا اللہ
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
 عنان اختیار ہمہ کس بدست اوست
 ہر کر خواہد مؤمن سازد و ہر کر خواہد
 بکفر اندازد و من یرید اللہ فلا
 مضلّ لہ و من یرید اللہ فلا ہادی
 لہ اما انچہ بالمکاشفہ برعوش روشن
 شدہ است کہ الحمد للہ بموجب تہذیب

بفضل الہی کثرت مراقبات و مواظبہ اشغال
 اور دوام حضور مع اللہ سے باطن میں ایسی کیفیت
 پیدا ہو گئی ہے کہ بیشک و شبہ بلا دلائل و براہین نقلیہ
 و عقلیہ ہمیشہ قوت و دراکہ ہستی الہی کا اس طرح ادراک
 کر لیتی ہے کہ خود نفس اس کے انکار سے بالکل عاجز
 ہے اور کسی شیائین الانس و اجن کے وساوس
 و شبہات سے کبھی اطمینان قلبی میں خلل واقع نہیں
 ہوتا۔ میں صدق دل سے اس امر کی بلاشبہ
 شہادت دیتا ہوں کہ بجز خدا کے تعالیٰ کے
 کوئی مجبور و موجد و مقصود نہیں مگر یہ بات محض
 فضل الہی سے بلا میری قوت استطاعت حاصل
 ہوتی ہے و الحمد للہ علی ذالک سب کی عنان
 اختیار اوس کے دست قدرت میں ہے جسے
 چاہے مؤمن بنا دے جسے چاہے کافر بنا دے
 وہ جسے ہدایت بخشنے کوئی گمراہ کر سکتا ہو اور
 جسے گمراہ کرے اوسے کوئی ہدایت کر سکتا ہو اور خود
 ذاتی مکاشفہ بعد اس سطح وضع ہو چکا (اور یہ حکم خود

نعمۃ اللہ سے اظہار کیا جاتا ہے کہ اکثر اوقات
ایسے ایسے مشکوفات و مشاہدات محض ادنیٰ کے
فضل سے حاصل ہو جاتے ہیں کہ جس سے بموجب
فرمودہ حضرت خواجہ نقشبند غنی اللہ عنہ جمیع
امور اجمالی تفصیلی اور استدلالی کشفی ہو گئے
اور یہ تمام منازل و مقامات بطیفیل سرور
کائنات خیر موجودات علیہ افضل التسلیمات
والصلوات طے ہو کر نقطہ اخیرہ دائرہ

نقطہ اولیٰ سے متصل ہو گیا شکر شکر شکر
یا الہی تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جیسی کہ
تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی
آل پر نازل فرمائی ہے۔ بیشک تو ہی قابل
ستائش و عظمت ہے۔

اول و آخر میں وہی حمد و ثنا کے سزاوار ہے
سب اوسیکہ علم ہو اور سب سے جا۔ آخر جمع کرینگے

نعمۃ اللہ کہنے می آید کہ اکثر اوقات
معاملتی بنیان می آرد و مشکوفاتی
کشف مینفرماید کہ بموجب گفتہ حضرت
خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ہمہ امور اجمالی تفصیلی شدہ
و استدلالی کشفی گشتہ اللہم صل
علی محمد و علی آل محمد کما صلیت
علی ابراہیم و بارک علی محمد
و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم
و علی آل ابراہیم انک حمید مجید
الحمد لله کہ ہمہ منازل و مقامات طی
گشت و نقطہ اخیرہ دائرہ سبقت اولیٰ
پیوستہ له الحمد فی الاولیٰ والاخرہ
وله الحکم والیہ ترجعون

شجره عالیہ حضرت نقشبندیہ مدظلہ العالی	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	جامع الزکریا
۱ ابی بکرمت شفیع مہذبین رحمۃ اللعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵ سال	۱۱ رجب الاول	مدینہ منورہ حجاز
۲ ابی بکرمت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۳۵ سال	۲۳ رجب الاول	ایضا
۳ ابی بکرمت صار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۳۵ سال	۱۰ رجب	شہر مدائن
۴ ابی بکرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۵ سال	۲۴ رجب الاول	دہلیان مکہ مکرمہ مدینہ منورہ
۵ ابی بکرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۸ سال	۱۵ رجب	ایضا
۶ ابی بکرمت حضرت شیخ ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶ سال	۱۵ شعبان	شہر بسطام مکر
۷ ابی بکرمت حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۳ سال	۱۰ محرم	خرام مضائق بسطام
۸ ابی بکرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۳ سال	۲۴ رجب الاول	طوس مشہد
۹ ابی بکرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۴ سال	۲۴ رجب	نہضت مرو ملک فارس
۱۰ ابی بکرمت خواجہ جہاں شہر خواجہ عبد الخالق بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۵ سال	۱۲ رجب الاول	تیسرے محرم دہلیان
۱۱ ابی بکرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۶ سال	یکم شوال	موضع ریوگر ہندوستان
۱۲ ابی بکرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فقہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۷ سال	۱۴ رجب الاول	موضع انجیر ہندوستان
۱۳ ابی بکرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رستنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۷ سال	۲۴ رمضان	شہر خوارزم ازبکستان
۱۴ ابی بکرمت حضرت خواجہ محمد بابا ساسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۸ سال	۱۰ رجب الاول	موضع ساسی ہندوستان
۱۵ ابی بکرمت حضرت خواجہ سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ	۴۹ سال	۱۵ رجب الاول	موضع سوافاریہ ازبکستان

نمبر	شجره عالیہ حضرت نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	جائے ولادت
۱۴	آبئی بکرم حضرت خواجہ جگنان پیر پیران امام لطیف غوث الخلق	۷۸۰ھ	۸۰۰ھ	قصبہ عارفان
۱۵	و تخلیق حضرت بہاول الدین نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۸۰ھ	۸۰۱ھ	بہاول پور
۱۶	آبئی بکرم حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۰۲ھ	۸۲۰ھ	موضع توجھانیاں
۱۸	آبئی بکرم حضرت مولانا یعقوب چرخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۱۹	آبئی بکرم حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۰	آبئی بکرم حضرت مولانا زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۱	آبئی بکرم حضرت خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۲	آبئی بکرم حضرت خواجہ خواجگی انگلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۳	آبئی بکرم حضرت خواجہ محمد باقی بابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۴	آبئی بکرم امام ربانی مجدد الف ثانی امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۵	آبئی بکرم قطب ارشاد و قیوم عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۶	آبئی بکرم سلطان الاولیا حضرت شیخ سیف الدین مجددی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ
۲۷	آبئی بکرم حضرت سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۵۱ھ	۸۷۰ھ	موضع بھٹورہ

نمبر	شجره عالیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم	بارخ و داد	بارخ و داد	جامعہ مبارک
۲۸	ابن بکرمت قیوم طریقہ احمدیہ محیی سنن نبوی شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید علوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۸۵ھ	۱۰۹۵ھ	شہر دلی خاندانہ حضرت غلام علی شاہ صاحب
۲۹	ابن بکرمت مجدد الثالث عشر نائب خیر البشر خلیفہ خدامرج شریعت مصطفیٰ حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی علوی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۸۵ھ	۱۲۲۲ھ	خانقاہ خور دہلی
۳۰	ابن بکرمت حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ اکرم رضی اللہ عنہ	۱۲۶۶ھ	۱۲۶۶ھ	کدہ منظرہ
۳۱	ابن محبوب عالمین حضرت مولانا نظام الدین رضی اللہ عنہ	۱۲۶۶ھ	۱۲۶۶ھ	ترکیہ شریف صورت
۳۲	ابن بکرمت قیوم زمان غوث جہان قطب دران حضرت مولانا شاہ ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیوان المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب رضی اللہ عنہ خفی مجددی نقشبندی قادری شاذلی چشتی سہروردی لاجپوری سورتی براحق محمد یوسف عفی عنہ رحمہ فرمان و از برکات ابن اکابر بہرہ وافر عطا کن و بہرہ و جہاں بعفو و عافیت دار آمین یارب العالمین	۱۲۶۶ھ	۱۲۶۶ھ	شہر سورت متصل شیشین مدینہ صوفیہ خانقاہ

بسم الله الرحمن الرحيم	شجره طيحه حضرات قادريه و قديسه الله تعالى سرارهم	تاريخ ولاد	تاريخ وفات	جائز انعام
۱	آبى بھرت شفيع المذنبين رحمۃ اللہ علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ		
۲	آبى بھرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی	۱۳ رجب ۱۱۳۰ واقف نیل بہی سال	۲۰ رمضان ۱۱۳۰	بجف اشرف
	کرم اللہ تعالیٰ وجہہ			
۳	آبى بھرت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ رمضان ۱۱۳۰	۱۰ ربيع الاول ۱۱۳۰	بقبع قبہ اہل بیت
۴	آبى بھرت سبط رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ شعبان ۱۱۳۰	۱۰ محرم ۱۱۳۰	مقام کربلا
۵	آبى بھرت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ شعبان ۱۱۳۰ ۲۸ یا ۳۰ ۱۱۳۰	۱۸ محرم ۱۱۳۰ ۹ ۱۱۳۰	بقبع قبہ اہل بیت
۶	آبى بھرت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ صفر ۱۱۵۴	۲۳ صفر ۱۱۵۴	ایضاً
۷	آبى بھرت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مذکور شد		
۸	آبى بھرت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲ صفر ۱۱۶۰	۲۵ رجب ۱۱۶۰	شہر نندو در شہر
۹	آبى بھرت حضرت امام موسیٰ علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ شوال ۱۱۶۰	۲۰ صفر ۱۱۶۰	شہر طوس
۱۰	آبى بھرت حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ربيع الاول ۱۱۶۰	۲۰ محرم ۱۱۶۰	شہر بغداد در شہر
۱۱	آبى بھرت حضرت خواجہ سیدی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۳ رمضان ۱۱۶۰	ایضاً
۱۲	آبى بھرت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۲۰ رجب ۱۱۶۰	ایضاً
۱۳	آبى بھرت حضرت شیخ ابو بکر محمد بن دلف شیلی رضی اللہ عنہ	۲۳ صفر ۱۱۶۰	۲۰ ذی الحجہ ۱۱۶۰	ایضاً
۱۴	آبى بھرت شیخ عبد الغزیز بن الساجد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۳۳ صفر ۱۱۶۰	ملک بن نزد کوهستان

ردیف	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام تدفین	شرح
۱۵	۱۲۰۹	۱۲۷۵	جادی الاخری	آبی بکرم حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالغزیز میمنی رضی الله عنه
۱۶	۱۲۰۹	۱۲۷۵	طروش	آبی بکرم حضرت شیخ ابوالفتح محمد طوسی رضی الله تعالی عنه
۱۷	۱۲۰۹	۱۲۷۵	بغداد شریف	آبی بکرم حضرت شیخ ابوالحسن بنکاری رضی الله تعالی عنه
۱۸	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۱۰ محرم	آبی بکرم حضرت شیخ ابوسعید محرمی رضی الله تعالی عنه
۱۹	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۱۹ ربیع الثانی	آبی بکرم قطب بانی محبوب بجانی امام لطیف حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه
۲۰	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۱۸ ذی قعد	آبی بکرم حضرت سید عبدالرزاق رضی الله تعالی عنه
۲۱	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ رمضان	آبی بکرم حضرت سید شرف الدین قتال رضی الله عنه
۲۲	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت سید عبدالوهاب رضی الله تعالی عنه
۲۳	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت سید بهاء الدین رضی الله تعالی عنه
۲۴	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت سید عقیل رضی الله تعالی عنه
۲۵	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت شمس الدین محرائی رضی الله تعالی عنه
۲۶	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت سید گدا رحمن اولی رضی الله تعالی عنه
۲۷	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت سید شمس الدین عارف رضی الله تعالی عنه
۲۸	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت سید گدا رحمن ثانی رضی الله تعالی عنه
۲۹	۱۲۰۹	۱۲۷۵	۲۱ شعبان	آبی بکرم حضرت شاه فضل رضی الله تعالی عنه

شماره	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تاریخ شهادت	شرح
۳۰	۸۸۳ هـ ۳ رجب	۱۰۸۳ هـ ۱۴ رجب	کشته شد	آبی بکرم حضرت شاه کمال کیتھلی رضی الله تعالی عنه
۳۱	۹۰۲ هـ ۱۶ شعبان	۱۰۲۳ هـ	ایضا	آبی بکرم حضرت شاه سکندر کیتھلی رضی الله تعالی عنه
۳۲				آبی بکرم امام ربانی مجدد الف ثانی امام الطریقت حضرت شیخ احمد فاروقی سرهندي رضی الله تعالی عنه
۳۳	۱۰۵۰ هـ ۱۵ شعبان	۱۱۲۴ هـ ۲۴ رجب	روحه	آبی بکرم خازن الرحمه حضرت شیخ محمد سعید سرهندي رضی الله عنه
۳۴	۱۰۵۰ هـ ۱۵ شعبان	۱۱۲۴ هـ ۲۴ رجب	ایضا	آبی بکرم حضرت شیخ عبدالاحد سرهندي رضی الله تعالی عنه
۳۵	۱۱۹۰ هـ ۱۱ رجب	۱۲۹۰ هـ ۱۱ رجب	کشته شد	آبی بکرم شیخ اشيوخ حضرت شیخ محمد عابد تاسمی رضی الله عنه
۳۶				آبی بکرم شمس الدین حبیب الله حضرت فرزان جانان منظر شهید علوی دهلوی رضی الله تعالی عنه
۳۷			ایضا	آبی بکرم خلیفه خدام روح شریعت مصطفی قطب ارشاد عویش ابدال و او تاد حضرت شاه غلام علی علوی رضی الله تعالی عنه
۳۸	۱۲۸۰ هـ ۱۲ رجب	۱۳۸۰ هـ ۱۲ رجب	کشته شد	آبی بکرم حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ احرم رضی الله عنه
۳۹				آبی بکرم محبوب رب العالمین حضرت لانا نظام الدین رضی الله عنه
۴۰	۱۳۸۰ هـ ۱۲ رجب	۱۴۸۰ هـ ۱۲ رجب	کشته شد	آبی بکرم قوم زمان غوث جهان قطب و راں حضرت مولانا شاه ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا حافظ دیوان المعروف بحضرت شاه صدیقی صاحب رضی الله عنه خفی مجددی نقشبندی

تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تاریخ انتقال	تاریخ انتقال
		<p>شجرہ طیبہ حضرات قادریہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم</p> <p>قادری شاذلی چشتی سہروردی لاجپوری سورنی</p> <p>۴۱ براحق محمد یوسف عفی عنہ رحمہ فرمان و از برکات این اکابر بہرہ وافر عطا کن و بہرہ دہان بغفو و عافیت دار آیین</p> <p>یارب العالمین</p>	
<p>شجرہ قدسیہ حضرات چشتیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم</p>			
۱	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت شفیق المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم</p> <p>۲ الہی بجزمت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ</p>	
۳	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت خیر التابیین حضرت بن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	
۴	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	
۵	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	
۶	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	
۷	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت حضرت خواجہ خلیفہ مرثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ</p>	
۸	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت حضرت خواجہ امین الدین بہر بصری رضی اللہ عنہ</p>	
۹	در سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تحریر نمود	<p>الہی بجزمت حضرت خواجہ ابراہیم سخی علوی دینوری رضی اللہ عنہ</p>	

شماره	شجره قدسیه حضرت چشتیه قدس الله سرارهم	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تاریخ ولادت
۱۰	آبی بکرم حضرت خواجہ ابوالفتح شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۲۹ھ	۴۲۹ھ	۲۷ ربیع الثانی
۱۱	آبی بکرم حضرت خواجہ ابوالاحمد بلخشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۲۹ھ	۴۲۹ھ	۲۷ ربیع الثانی
۱۲	آبی بکرم حضرت خواجہ ابوالمحمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۳۱ھ	۴۳۱ھ	۲۷ ربیع الاول
۱۳	آبی بکرم حضرت خواجہ ناصر الدین ابویوسف چشتی رضی اللہ عنہ	۳۵۹ھ	۴۵۹ھ	۲۷ ربیع الثانی
۱۴	آبی بکرم حضرت خواجہ قطب الدین بدو چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۰ھ	۴۶۰ھ	۲۷ ربیع الاول
۱۵	آبی بکرم حضرت خواجہ شریف زندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۱ھ	۴۶۱ھ	۲۷ ربیع الاول
۱۶	آبی بکرم حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۱ھ	۴۶۱ھ	۲۷ ربیع الاول
۱۷	آبی بکرم قطب ہندوستان امام لطیفہ حضرت خواجہ معین الدین جیل نجر چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۲ھ	۴۶۲ھ	۲۷ ربیع الاول
۱۸	آبی بکرم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ	۳۶۳ھ	۴۶۳ھ	۲۷ ربیع الاول
۱۹	آبی بکرم حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۴ھ	۴۶۴ھ	۲۷ ربیع الاول
۲۰	آبی بکرم حضرت خواجہ مخدوم علی صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۵ھ	۴۶۵ھ	۲۷ ربیع الاول
۲۱	آبی بکرم حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رضی اللہ عنہ	۳۶۶ھ	۴۶۶ھ	۲۷ ربیع الاول
۲۲	آبی بکرم حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی رضی اللہ عنہ	۳۶۷ھ	۴۶۷ھ	۲۷ ربیع الاول
۲۳	آبی بکرم حضرت شیخ عبدالحق رودوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۸ھ	۴۶۸ھ	۲۷ ربیع الاول
۲۴	آبی بکرم حضرت شیخ احمد عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۹ھ	۴۶۹ھ	۲۷ ربیع الاول

شماره	نام و نام خانوادگی	تاریخ تولد	تاریخ وفات	محل تولد	محل وفات	شرح حال
۲۵	آقای بحرت حضرت شیخ محمد بن عارف رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۶	۱۲۸۶	کهنه	کهنه	
۲۶	آقای بحرت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۲۷	آقای بحرت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۲۸	آقای بحرت حضرت مخدوم عبدالاحد سرہندی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۲۹	آقای بحرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۳۰	آقای بحرت خازن الرحمة حضرت شیخ محمد سعید سرہندی مجددی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۳۱	آقای بحرت حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۳۲	آقای بحرت حضرت شیخ محمد عابد ستاحی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۳۳	آقای بحرت شمس الدین حبیب الله حضرت مرزا مظہر جان جاناں رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۳۴	آقای بحرت خلیفہ خدا نائب مصطفیٰ حضرت شاہ غلام علی علوی دہلوی رضی الله تعالی عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۳۵	آقای بحرت حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ الحرم رضی الله عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	
۳۶	آقای بحرت محبوب العالمین حضرت مولانا نظام الدین رضی الله عنه	۱۲۰۹	۱۲۸۳	کهنه	کهنه	

پیشانی	شجرہ قدسیہ حضرات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مقام تدفین
۳۰	آہی بھرت قیوم زمان غوث جہان قطب وراں حضرات مولانا شاہ ابو محمد عبداللہ سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیوان المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب رضی اللہ عنہ حنفی مجددی نقشبندی قادری شاذلی چشتی سہروردی لاجپوری سورتی براقدر محمد یوسف عفی عنہ رحم فرماں وازر کاتابین اکابر بہرہ وافر عطا کن دیہر و دجہاں بعفو و عافیت دار آمین یا رب العالمین	عمر شریف زائد از صد سال	یوم چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۰۳۵ھ متصل است خانقاہ صوفیہ	شہر سورت
شجرہ زکیہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ تعالیٰ اہرارہم				
۱	آہی بھرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم			در سلسلہ نقشبندیہ قلمی شد
۲	آہی بھرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ			در سلسلہ قادریہ مجددیہ مزبور گشت
۳	آہی بھرت خیر التالبعین حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ			در سلسلہ چشتیہ مجددیہ تحریر پذیرفت
۴	آہی بھرت حضرت حبیب عجیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ			۱۵۶ھ ربیع الثانی بصرہ
۵	آہی بھرت حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			۱۶۵ھ ربیع الاولیٰ بغداد شریف

شجره زکوة حضرات سهروردیه قدس الله تعالی اسرارهم	تاریخ	جایگاه
۶ الهی بجزمت حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	در سال ۶۹۹ قمری	نوشته شد
۷ الهی بجزمت حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ایضا	
۸ الهی بجزمت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ	ایضا	
۹ الهی بجزمت حضرت ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲ رجب ۷۹۹ قمری	
۱۰ الهی بجزمت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ذی الحجہ ۸۳۲ قمری	سمرقند
۱۱ الهی بجزمت حضرت شیخ محمد عموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳ رجب ۸۵۲ قمری	
۱۲ الهی بجزمت حضرت شیخ قاضی حید الدین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۶۶ قمری	ایضا و شریف
۱۳ الهی بجزمت حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد الستار سهروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ رجب ۸۶۳ قمری	ایضا و شریف
۱۴ الهی بجزمت شیخ الشیوخ امام الطریقہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سهروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲ رجب ۸۶۳ قمری	ایضا
۱۵ الهی بجزمت حضرت شیخ بہاؤ الدین کریم الملتانی رضی اللہ عنہ	۵۶۶ قمری	ملتان
۱۶ الهی بجزمت حضرت شیخ صدر الدین عارف رضی اللہ عنہ	۶۹۹ قمری	ایضا
۱۷ الهی بجزمت حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رضی اللہ عنہ	۱۶ رجب ۷۳۵ قمری	ایضا
۱۸ الهی بجزمت حضرت مخدوم چانیان جهان گشت حضرت سید جلال الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ رجب ۸۵۵ قمری	ایضا و شریف

شجرہ زکیہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ اسرارہم	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تاریخ شجرہ
۱۹ الہی بھرمات حضرت سید بہرائچی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۵۸۶۴ھ	بہرائی
۲۰ الہی بھرمات حضرت شیخ بدھن بہرائچی رضی اللہ تعالیٰ عنہ		۵۸۸۰ھ	بہرائی
۲۱ الہی بھرمات حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی رضی اللہ عنہ		۵۸۹۹ھ	فیض آباد
۲۲ الہی بھرمات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۳ الہی بھرمات حضرت شیخ محمد عبدالاحد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۴ الہی بھرمات امام الطریقہ مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۵ الہی بھرمات خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید سرہندی رضی اللہ عنہ			
۲۶ الہی بھرمات حضرت شیخ عبدالاحد مجددی سرہندی رضی اللہ عنہ			
۲۷ الہی بھرمات حضرت شیخ محمد عبدالکسنامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۸ الہی بھرمات شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں علوی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۲۹ الہی بھرمات خلیفہ خدامروج شریعت طریقت مصطفیٰ حضرت شاہ علی علوی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
۳۰ الہی بھرمات حضرت مولانا شیخ محمد جان شیخ اکرم رضی اللہ عنہ		۱۲۶۶ھ	مکہ معظمہ
۳۱ الہی بھرمات محبوب العالمیہ حضرت مولانا نظام الدین رضی اللہ عنہ		۱۲۸۳ھ	ترکسر ضلع

تاریخ	شجرہ زکیہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ سرار ہم	تاریخ	تاریخ	تاریخ
۳۲	آہی بھرت قیوم زمان غوث جہاں قطب وراں حضرت لانا شاہ ابو محمد عبد الاحد سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیوان المعروف بحضرت شاہ صوفی صاحب رضی اللہ عنہ خفی مجددی نقشبندی قادری شاذلی حشتی سہروردی لاچوری سورتی برجستہ محمد یوسف غفی عنہ رحمہ فرماں داز برکات این اکابر بہرہ وافر عطا کن و بہر دو جہاں بعفو و عافیت دار آمین یارب العالمین	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول

شجرہ طیبہ سلسلہ طریقہ شاذلیہ ادریہ رشیدیہ قدس سرہم

تاریخ	اسمائے عظام ذوالاحترام	تاریخ	تاریخ	تاریخ
۱	آہی بھرتہ و برکت سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول
۲	آہی بھرتہ و برکت سیدنا انحضرت علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول
۳	آہی بھرتہ و برکت سیدی سید عبدالغزیز الدباغ رضی اللہ عنہ	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول
۴	آہی بھرتہ و برکت سیدی سید عبدالوہاب التازی رضی اللہ عنہ	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول
۵	آہی بھرتہ و برکت قطب الاقطاب سیدی سید احمد بن ادریس رضی اللہ عنہ	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول
۶	آہی بھرتہ و برکت غوث الزمان سیدی شیخ ابراہیم الرشیدی رضی اللہ عنہ	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول	۱۲ رجب الاول

نیم	برخیز	برخیز	اسمائے عظام ذوالاحترام
شهر سورت مستقل این خانقاه صوفیه	چهارشنبه ۲۰ رجب ۱۳۳۳ هـ	عمر شریف زاید از صد سال	الہی بحر متہ و برکت قطب العالم غوث الاسلام سیدی شیخ ابو محمد عبدالاحد حضرت شاہ صوفی سلیمان بن حافظ احمد دیوان رضی اللہ عنہ بر بندہ محمد یوسف رحم فرما و محبت معرفت ذوق شوق و عطا فرما

شجرہ طیبہ مع مناجات دعائیہ منظومہ از حضرت مولانا و مرشدنا
عارف باللہ شاہ صوفی سلیمان بن حافظ احمد دیوان قدس سرہ اعزیز

خداوند اتوئی مقصود و مشہود
توئی آخر ہر شئی است ناظر
توئی ظاہر ز نور نور باصر
توئی احببت اعراف عین اعیان
کشیدی از عدم ما را بفضلت
نہادی بہر بخشش در میان
وسیلہ عفو سازم بخشش خویش
نگاہ رحم کن ذی رحم و اکرام
کشتائی باب رحمت از شفقت
دلہ را زندہ گردان یا مطلق

خداوند اتوئی معبود و موجود
توئی اول بہر جائی است حاضر
توئی باطن ز نور چشم ظاہر
توئی معشوق و عاشق عشق جانان
نیچہ انہا رجب و سبق رحمت
ز محبوبان وسیلہ را بہانہ
بفضل و وسع رحمت آورم پیش
باکرام محمد حمتش نام
شفیع ماکنی روز قیامت
ز فیض آن نبی خضر برحق

به شیخ عبدالعزیز عارف الله
 ز بهر سیدی عبدالوہابیم
 بقطب سیدی احمد بن ادریس
 بایزہیم المرشیدی شیخ عارف
 باخوان طریق احمدیہ
 بہ پیران طریق سہر مطلق
 چو خواجہ شاہ عبداللہ شطار
 بغوث پاک محی الدین شہ دین
 مقام فخر زیان فخر منشان
 بان شیخ نظام الدین پیرم
 بہ برکات محمد حبان باقی
 بان شیخ غلام شاہ علی شاہ
 بان شیخ شہاب الدین سہروردہ
 بحضرات بہائی بہر سیدی
 بشاہ عبدالغنی عارف اللہ
 ز فیض فضل رحمن شیخ ارشاد
 بمعصوم محمد پیر معصوم

کنی این بندہ را مقبول در گاہ
 ز شیطان شو نیاہم چون شہاہم
 ز عشقت پر کنم دل در حق تدریس
 خلیل اللہ پیرم پر معارف
 با حباب طریق شاذلیہ
 چو خواجہ بو الحسن آن وصل حق
 بہوشی پر دہ ام در روز اہلبار
 رسانی در مقام وجد و تمکین
 مکرم تر ز غوثان ز قطبان
 بہ برکاتش کنی روشن ضمیرم
 می باقی بنو شان رب ساقی
 مرا با کعبہ مقصود دہ راہ
 معطر کن دماغم را بخوش ورد
 بسکک نقش بندم نقش بندی
 محدث عالم باللہ باللہ
 خراب آباد ماکن گنج آباد
 کہ اسرار لطائف ز دست مہموم

بآن حضرت مجد و اله ثانی
 بآن خواجه معین الدین چشتی
 طفیل خاصگان از آل اصحاب
 تمامی حاجت را بر آری
 بحق خواجگان در دین و دنیا
 ز شرح صدر بخشی نور الیقان
 بجزب عشقت از خود ده رهایی
 بیاور دم همه را در جنابت
 بیادت جان مسکین بر باخر
 برحم عامت ای حنان و منان
 دران تنگی و حشت گور میت
 ز مکر و حیلهای نفس و شیطان
 به پاکان زیر سایه عرش گردان
 بحق این همه بخشیم حقا
 دَعَوْتُ اللَّهَ بِالْفَضْلِ الْعَظَامِ
 بضاعت جز گناهیم نیست یارب
 الهی بس منم بنده گنهگار

کز و مکشوف اسرار معانی
 خلاصی ده مرا از پنج ورستی
 بحضرات شهید ابدال و اقطاب
 بسکک بندگان خود شماری
 بعفو و عافیت داری خدایا
 کشائی سینه ام از نور عرفان
 ز دیدار تقایت بخشش شاهی
 ز حسن خاتمه بخشی کرامت
 همین است آرزوی از تو داوود
 بحسن ظن تو آیم بایمان
 انیس و شتم شو صدر جنت
 مکن با من به تنگی راه احسان
 لواء الحمد تاج شاه مردان
 مرا و والدین و اهل مارا
 وَجَدْتُ اللَّهَ بِالْحُجُودِ لِنِعَامِ
 بجز فضیلت پناهم نیست یارب
 بهر روزی ز تو بگر بخت صد بار

<p> ز ما وانه گرفتگی فیض فضلت ترا نامی بود ستار و غفار میا با نقتامی در ذنوبی کثیرا بخیر شاه بهیالی بقهر خود مکن مخذول مارا بمقبولان شمر مارا احسانا مکن با استلای اغوای مارا مکن شرمندگی با کسر دولت همارم کشش توفیق و توحید بدست تفرقه سپار پیوند وگر سوزی ندانم طاقت من کند با تو دران چونی دلاور رضای خویش را با خوش قرین بخش به بحر جود توجه پاک و ناپاک توئی بانان مرده میدهی جان کنی پیغمبر از خاک و از ماه امرا کاری بود عصیان و نسیان </p>	<p> دل ننگد اشتی دستور رحمت خروشم زانکه نامم شد گنهگار کریم العفو ستار العیوبی کریم العفو حتی لم یزال زیاد خود مکن معزول مارا بغیر خود مکن مشغول مارا مکن با ابتلائی رسوای مارا مکن خوارم بعزت رب عزت منم چون پشت ریش اشترخید بما گذار مارا اے خداوند اگر پرسی ندارم حجت من اگر بخشی بجز تو کیست داور به بنده هر چه بخشی عین دین بخش منم یک بنده چون قطره ناپاک توئی از خاک شوره مسکینی ناب توئی ای آنکه بے ره را بری راه ترا کاری بود تبدیل اعیان </p>
---	---

مبدل کن مرا عصیان بکلمت
 چو بر نیکان بود بخشایش تو
 اگر اہلم و گرنہ بندہ ام من
 اغثنی یا غیاث المستغیثی
 اگر خارم و یا گل صنعت تو
 بعفوت دہ پناہم از عذابت
 چو عفو و رحم اوسح شد بہرشی
 بتو از ذات تو آرم کہ وسیلہ
 فصل یا الہی بالمحمد
 با قرب تر وسیلہ در جنابت
 رسان از من صلوة بے حد و عد
 مقام عالی محمود شاہ ہست
 الہی یا بحبیک جئت و صلک
 انا اتی یا لوسلیک یا حبیبی
 فشفع یا نبی بالفضیلہ
 یا بن صلی علیک اللہ ربی
 ورو حق تعالی و سلامش

چہو لم من مرادہ صبر و علمت
 بمن بدکار کہ آن آورد و رو
 بناز فضل تو پرور دہ ام من
 بر حمت استغیث یا غیاثی
 جبینم را نہ شستہ خطیہ تو
 پناہے بارضاے از عذابت
 انا الشئی وانا کالشئی لا شئی
 کہ جز ذات کریمہ نیست حیلہ
 بسبطین و باصحاب آل امجد
 بیارم الغیاث و متغاث
 بہ پیغمبر باصحاب دال امجد
 بدرجات رفیع ایشان ہست
 الہی ما الوسیلہ غیر فضک
 فشفع عند ربک یا نبی
 لنا لا غیرہ فیما وسیلہ
 یا بن صلی علیک اللہ حبیبی
 یا بن حق یا رسول اللہ نامش

اَغْثَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اَغْثَنِي
 تَوَا بَرَّ رَحْمَتِي وَرَحْمَ عَالَمٍ
 چو کحل بینیش ما خال کویت
 رُوْنِی وَرَحْمَتِی وَرَحْمَتِی
 نہ آخر رحمۃ للعالمین
 در آن روزے کہ ہول و ہول خیزا
 بجز تو کیست ما ذون یا شفیعاً
 خدا یا از طفیل پاک حضرت
 شفاعت جو بخشش یا کرامت
 اگر چه غرق دریائے گناہم
 چو اُمت مذنب رب غفور است
 بر رحم عامت ای حنان و منان
 منم مودے ضعیف بندہ زار
 بروز حشر حافظ شو بدیوان
 بدیوان قیامت شافعم شو
 ز حسن گنج مخفی سرمد ^{تبتہ}
 بملک قدس قدوسی مقدس

اَغْثَنِي يَا جَنِيْبَ اللَّهِ اَغْثَنِي
 بباری بر زمین خشک عالم
 کجا فرما شوم با آبرویت
 ترحم یا نبی اللہ ترحم
 مشفع شافع آن یوم دینی
 کہ لا ینفع بنون و مال و حیران
 بجز تو کیست ما مون یا نبی
 نہ ریزی آبرویم روز حسرت
 بجز مایان گنہگار ان کرامت
 ولے چوں وسع رحمت زوینا ہم
 کدام از رحم تو مجبور و دور است
 بحسن ظن بتو آیم بامیان
 توازی صد سلیمان عفو کردار
 پئے خاصان صوفی صدق نشان
 پئے خاصان صوفی حافظم شو
 بعشقش زرد تھلی نام احمد
 یہ سبوحی مسیح فیض اقدس

بعز عظمت جبروت ممتاز
 ازان خلوت بجلوت عکس انداخت
 همه سبوحیان سبحان اعلی
 چو آن شاه جمیل اوصاف اقدس
 مقید چون بود آن ذات مطلق
 شوم چون نحن اقرب یعنی ربی
 محمد یک شجر از شجره نور
 شهادت گشت چون شاه مشهود
 ز بهر شاخ وز بهر برگ این شمر زن
 فنامیم کن کنون در ذات نورم
 الهی از خودم بستان و گم کن
 اگر چه حجب ظلماتی جسمم
 بفضل و لطف چون باری تعالی
 کنون انعام توفیق کشیده
 ازان الا بالله چون در آریم
 بوی هوش و بهیه وجه الله باشم
 چو شوم شنوم از شنوائی تو

بتاج کبریا بی ناز در ناز
 محمد نام وحدت آن احد داشت
 زدند و قدسیان دی ملک تعالی
 ظهور حسنش این آفاق و نفس
 بکثرت وحدتش نبود حق حق
 ندانان ازان بگوئیم معی ربی
 متور عالم این نور علی نور
 باشد شاه شایم عین معهود
 منم حقم رسول بر حقم من
 بجلوت انجمن بخشی حضورم
 بنور پاک بر من اشتلم کن
 قلنده دور و مجورم با ستم
 نمودی راه مارا راه الا
 بیادم داد جام می چشیده
 وزان هو هو بجز هو هو نداریم
 بسری معی آگاه باشم
 چو بنیم بنیم از بینائی تو

چو گویم گویم از حق حق گویم
 بخم می مرادشاد گردان
 و بی نیطق و بی میشی شوم من
 بے خاصان صوفی شافعم شو

چو دانم دانم از حق حق بدانم
 بے آں الست آگاہ گردان
 کہ بی سیمع و بی بیصر شوم من
 بدیوان قیامت حافظم شو

در بیان عقائد اہل سنت و جماعت

اللہ اللہ نین سو ہم ہیں سو تو
 جان و دل سے میں کیا اسکو قبول
 تم بچھاؤ اور کرو مجھ کو سجود
 بعد ازان رب کی عبادت فرض ہے
 رب کہا آخر کو وہ کافر مرے
 ہوشمین خبوت پر فرزند ہو
 یہ عقیدہ بعد اوسکو بولنا

اللہ اللہ ہی سو تو اور شی سو تو
 ہے محمد مصطفیٰ برحق رسول
 رب کہا تم کو دیا ہوں میں وجود
 اس لیے رب کی بچپانت فرض ہے
 جن عقاید سے بچپانت ناکرے
 سب کہے ہیں فرض ہے مانباپ کو
 پہلے کلمہ سے زبان ہے کھولنا

در بیان اثبات اول تعالیٰ

عرش و کرسی جسم و جان اور ہر جن
 سب نوے ہیں دیکھ تو ہر شان میں
 نین بنے گی جز و کل پو کر نظر

مہر و مہ ارض و سما اور رات دن
 ہے تغیر اونکے تئیں ہر آن میں
 نابناوین جب تلک ان کو مگر

سب کا خالق ایک اور لاشریک جبکہ یک بستی اوپر دراج ہو ایک ہے گرد و کہیں ناقص و ہو بجہت ہے گر جہت میں ہونزل او غنی ہے او سکو ہے ذاتی وجود اوسدا بے عیب ہے گر عیب ہو اوسکو حاصل ذات سے ہو و صفات	ناصفت اور ذات میں سکا شریک ہاں اوستی آن میں تاراج ہو آہ ناقص مبدء عالم ہو ہمکو جون ہی اوسکو ہو یوں عرض طول غیر سے پاوے تو ہو نقصان بود نین خدائی کے لئے لائق ہے او غیر سے پاوے تو ہو محتاج ذات
--	--

در بیان منزہ بودن او تعالیٰ

حق صفت سے ہر بشر کی پاک او کم نہ ہو وے ذات اوسکی اور زیاد عرض و جوہر او نہوا اور متصل لامس و ملموس نین ہے اور دور ہے مبرا اور صمد تعطیل سے ناو سے ہے باپان نا اوسکو پوت متصف ہے ذات با وصف کمال	ابتدا اور انتہا نا اوسکو ہو ہے مبرا از حلول و اتحاد داخل و خارج نہوا اور منفصل ہاں زمین آسمان ہے اوسکا نور ہے منزہ اور صمد تقلیل سے ہے خدا سبحان حی لا موت ہے مبرا از ہمہ نقص و زوال
---	--

در بیان نسبت ظہور فیض او تعالیٰ

اللہ اللہ ہے لطیف وہ اور خیر	ما سوی اللہ میں نہوا اوسکا ظہیر
------------------------------	---------------------------------

سب ہیں فانی ہے سو باقی او سکی ذات
 ہے وہی اور باطن و ظاہر وہی
 ہے سو وہ قدرت ہے ہر جاعیان
 جلوہ گر قدرت وہ ہر شان میں
 پیش و پس نا او سکو ہوزیر و زبر
 فرش کی نسبت ہو سی اُسکے ساتھ
 مان رہے ثابت حقیقت بر محل

رب تھا جب کوئی نین تھے اسکے ساتھ
 ہو وہی اور اول و آخر وہی
 ہے سوا ہے آشکارا اور نہان
 جان اور دل اُسکے ہے فرمان میں
 جزو کل کے ساتھ ہے یکشان پر
 عرش کی نسبت ہو جیسی اُسکے ساتھ
 ہے سو ہر شئی کی حقیقت بے خلل

در بیان وحدت او تعالیٰ

ذات او سکی ہے غنی سب بات
 ہیں دو عالم ناقص و حادث عدم
 بے شبہ ہے بے نمونہ بے زوال
 اُسکو نہیں حد ذات اُسکی بے نشان
 ناعد و نہ ہے اور نہ وہ معدود ہے
 پاک ہیں بے عیب ہیں جو اُسکی ذات

ہے خدا موجود اپنی ذات سے
 وہ ہے خالق اُسکو ہے لائق قدم
 وہ ہے بیچون بیچگونہ بے مثال
 بے جہت ہے بے زمان بے مکان
 ہے سوا و واحد حقیقی بود ہے
 نام اُسکے بے نہایت اور صفات

در بیان وجود او تعالیٰ

ہے ہماری ذات پر زاید ہے بود
 نین سویہ ہے شکل و صورت اور عدم

ذات ہے سجان کی عین وجود
 ہے سو وہ او سکو ہستی اور عدم

ذاتِ اے اور علم سے سب پر محیط
قرب اس کا بے حلول و اتحاد
بھی رہے اور اس نہج سے تا ابد

نور ہستی ہے سوا و نور بسیط
و وہاں کے ساتھ نہیں کم زیاد
آج یوں ہے جو انزل میں تھا صمد

در بیان کمال ذاتی او تعالیٰ

از گمانِ دہم و قیاسات و خیال
بے تعین بے تحلی بود ہے
اور اپنے اپنے سے ہے حاضر سدا

ذات مطلق کی پہچانت، محال
ذاتِ اے اپنی اپنے موجود ہے
اور اپنے اپنے پہ ہے ناظر سدا

در بیان کمال صفاتی او تعالیٰ

ذاتِ حق ہوتی ہے مصداقِ صفات
ہر صفت با کبریائی اور جلال
اور افس میں ہیں نہیں ہر اک صفت
ہو وہی نسبت سے اوس کا نام ہو
فعل ہے سو ذات کی ہے خاصیت

نا صفت کی ہو کبھی محتاج ذات
ذات کو بحد صفت ہیں اور کمال
ہر صفت ناعین ہے تا غیر ذات
جس صفت سے متصف جب ذات ہو
یہ علامت اور صلاحیت صفت

در بیان صفت حیات و تعالیٰ

نہ فراہم نہ پر اگندہ ہے او	اے اپنی اپنے زندہ ہے او
جبکہ چمکی اوس صفت کی روشنی	وس چمکتے دو جہاں زندہ بنی
اوس صفت سے سب کو بخشے جسم و جا	وہے دریا بوندیک ہے دو جہاں

در بیان صفت علم اوتعالیٰ

اول و ثانی ہوا نذر صفات	ہاں مگر یہ بات ہونست کے سات
جز و کل پر علم اوس کا ہے محیط	کیونکہ اوس کی ذات ہے نور بسط
علم حق میں اس قدر ہیں سب عدم	دائرے میں علم کے نقطے سے کم

در بیان صفت ارادت اوتعالیٰ

بعد اوس کے ہے اراد کا ظہور	کے چمک عالم ہے اور خورشید نو
علم حق میں جوں اٹھے طالب عدم	محل ہوا اوس شان پر نابیش و کم
تن کو حرکت جان سے جس شان میں	وس سے حرکت سب کو یوں ہر آن میں
ہے مشیت سے مراد خاص و عام	کے رقم و فستے ہے اوس کے تمام

در بیان قدرت اوتعالیٰ

بحر قدرت کا ہے ایسا جوش و تاب	ہے زمیں اور نہ فلک اس میں جاب
-------------------------------	-------------------------------

بوی ہستی کو سونگے نین تھے عدم	پائی ہستی جبکہ پہنچا اوس سے خم
او تو انا اوس کے ہیں مجبور کل	باع قدرت دو عالم ایک گل

در بیان سماعت اوتعالیٰ

ہے سماعت اوس کی یک دریا نوا	ایک اثر اوس کا کیا سب میں ظہور
تھے عدم طالب بان حال سے	رب سینایوں جوں سے ہم قال سے
گر پکارین سب اُسے ہشان میں	حال سب کا اوسنے اک آن میں

در بیان بصارت اوتعالیٰ

ہے بصارت اوس کی مطلق آفتاب	دو جہاں کی ہے بصارت اوس کا ناب
او ہے بینا مور ہو تحت الشری	نہ فلک ہو اوس کے اوپر آسرا
دیکھتا ہے اوس کے دل کے راز کو	اور سنے اوس پاؤں کی آواز کو

در بیان کلام اوتعالیٰ

ہے سخن اسکا بیاں سے پاکتر	دو جہاں سو اس کے ہیں یروزیر
اس میں نا اعراب نا آواز ہے	پاک ہے ہر عیب سے او باز ہے
ہے کلام اللہ سے یک حرف کن	پائی ہستی دو جہاں ہے اسکا گن

در بیان افعال او تعالیٰ

ہے خدا کا فعل علت سے جدا	میں ہے علت لائق فعل خدا
آہ بندہ فعل ہے فاعل خدا	فعل یہ فاعل سے نہیں سرگز جدا
نہیں ہے خالی مصلحت سے فعل رب	جوں مظاہر فعل یوں حکمت میں سب
فعل رب کا ہے ظہور اتازہ تر	اس سے پیدا تازہ تازہ ہے اثر
ذات جیسی فعل دے ہیں تدبیر	ہر اثر اس کا نوا ہے نے قدیم
خند سے اور ند سے بنزہ ہے خدا	کوئی شے واجب نہو اس پر خدا

در بیان خیر و شر از قدرت دیر او تعالیٰ

خیر و شر ہیں گرچہ با حکم قضا	خیر پر ہے شر یہ نہیں اسکی رضا
ناہیں محنت ارنا مجبور تر	ہاں وسط میں فعل ہے مستبہر
یوں ہمیں ہیں جوں قلم کا تیکے ہاتھ	جوں ہے کیلی ہاتھ کی حرکت کے ساتھ
ہے عدم کو یوں لیاقت سازی	جوں لیاقت نے کئے تیں آوازی
تھے زبان حال سے طالب عدم	رب دیا اسکو وہی نابش و کم
بندگاں کو اختیاری کام ہے	سبب سے رنج اور آرام ہے

در بیان ملائکہ امی او تعالیٰ

علم سے اعیان او پر ہوئی جب چمک	ایک بیک پیدا ہوئے اس سے ملک
رب سے ہیں مامور او اقسام پر	مرد اور عورت پنے سے پاک تر

بے تصرف ہیں سوا و کروبیاں	با تصرف ہیں سوا و روحانیاں
پاک اور فرمان حق پر ہیں نثار	کس کو دو یا تین باز و کس کو چار
جن بشر کا خیر و شر لکھتے امین	نام ان کا ہے کراٹا کا تبسین
کام عمدہ پر مقرر چار ہیں	ہاں یہ چاروں مرسلان ہیں انکے تئیں

در بیان صفت کتا بہای و تعالیٰ

یعنی حبرائیل و میکائیل ہے	اور عزرائیل و اسرافیل ہے
ہے کلام اللہ سو صفت خدا	نا صفت ہو ذات سے ہرگز جدا
ذات جوں ہے یوں صفت کا شان ہو	یافت منظر اس کے تئیں ہر آن ہو
قال منظر یافت کا آیا مدام	یوں سیاہی اور کاغذ ہو تمام
اصل کو منظر سے نہیں ہے کچھ خلل	یوں مظاہر اسکے تئیں ہو و بدل

در بیان کتا بہای و تعالیٰ

ہاں کتابوں کا نہ ہو ہرگز حصر	یہ کتابان ال ہیں ہیں مشہور تر
صحف ابراہیم کو بختا ہے نور	اور دیا داؤد کو حق نئے زبور
حق دیا توریت کو موسیٰ کے تئیں	اور دیا انجیل کو عیسیٰ کے تئیں
ہے محمد تاج فخر انبیا	اُن پہ حق مقرر آن کو نازل کیا
جیسا خاتم انبیا کے ہیں سوا	ویسا خاتم سب کتابوں کا یہ ہو

در بیان انبیا و فضیلت آنہا

انبیاء سب ہیں سو مقبول خدا انبیاء معصوم ہیں اور نیک ہیں ان میں افضل ہیں تمامی مرسلین ان میں افضل ہیں محمد مصطفیٰ انبیاء کا ان کے تئیں پختہ کیا	موردا احکام ہیں رب کے سدا بارسالت اور نبوت ایک ہیں ان میں اولوا العزم ہیں سوا فیضین سب میں اول ہیں محمد مصطفیٰ ان کے تئیں معراج اس تئیں دیا
--	---

در بیان فضیلت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ و علم

سب کے اول ہیں بنی آدم صنفی حق روانہ اس کو عالم پر کیا معجزہ مقرر آن ہے اس شاہ کا حق شفاعت ہے رسول اللہ کی	آخری سب کے محمد ہیں نبی معجزہ حق اس کے تئیں بیحد دیا حجت و دعوت ہے اسکے جاہ کا سب کریں گے التجا اس شاہ کی
--	--

در بیان فضیلت بشر از ملائکہ

افضل و بہتر رسولان بشر ہاں بشر جو عام ہیں ان پر فضل ہر بشر افضل ملائکہ عام سے	ہیں رسولوں سے ملائکہ کے مگر یعنی افضل ہیں ملائکہ کے رسل جامعیت اس کو ہے ہر کام سے
---	---

در بیان فضیلت اہل بیت و فضیلت اصحاب

امت سالار ہے خیر الامم چار افضل ہیں انہوں میں یکدی	ہیں صحابہ امتوں میں محترم بوکر، فاروق و عثمان و علی
---	--

ہوئی خلافت جب کبھی سب اتفاق
اور انہوں کے بعد ازاں اہل بدر
بعد ازاں کے سید رضوان ہو
ان کی بی بی فاطمہ خیر النساء
ہو جو انان جنتی کے شاہ او
عزت و حرمت دیا ان کو خدا

ہاں یہ چاروں میں نہ تھا ہرگز نفاق
بعد ان کے ہیں مبشر سو عشر
بعد ازاں اہل احد افضل ہیں او
بی بیائیں ہوتی ہیں سو جنت رسا
ہیں جگر پارے رسول حق کے دو
ہے کرامت اولیاء کی حق سدا

در بیان فضیلت شریعت

اور شریعت اس کی عالیشان ہے
اور وعید و وعدہ برحق ہے او
ہے مدبر اور مفتدّر او صمد
بے غرض عالم سے اس کا کام ہو
صحت و راحت کو جانے فضل حق

دین احمد ناسخ ادیان ہے
دین اور اسلام دونوں ایک ہو
شرع سے ثابت ہوا ہر نیک و بد
شرع پر موقوف رب کے نام ہو
رنج اور زحمت کو جانے عدل حق

در بیان سوال منکر و نکیر

رو برو میّت کے اگر دو ملک
دین کیا ہے بولدے مت ہو ملول
ہے نبی میرا محمد مصطفیٰ
سُن ملک بولیں تجھے آرام ہے

کور سے جب لوگ ہوتے ہیں الگ
پوچھتے رب کون تیرا اور رسول
وہ کہے میرا منزہ ہے خدا
دین میرا ہے سو وہ اسلام ہے

یوں ملک کو نا اگر دیوے جواب | کئی طرح کے اس پہ ہوتے ہیں عذاب

در بیان لعنت و نشور وغیرہ

برحق آثار و قیامت کا ظہور یعنی آئے گی قیامت ایک دن سب کے تئیں دیویں وہاں نام عمل موقف عصا میں دینا حسا نیک و بد تویں ترازو میں وہاں پل رکھے محشر میں حق دوزخ پر حوض و کوثر شاہ کا برحق ہے اور حق ہے جنت اسکے تئیں درجہ اشیا جوں عمل خبت میں ہے ویسا مقام	اس کے سب احکام اور لعنت و نشور بعد مرنیکے اٹھیں گے انس و جن نیک کو حرمت ہے اور بد کو کبل ہر دعا مومن کی ہو دے مستجاب اس کو راحت جن کو نیک ہو گراں اس پہ ہو جیسا عمل ویسا گذر مومن اس سے رہیں سیراب ہو حق ہے دوزخ اسکے تئیں درکات ہیں چشم سر سے رب کو دکھیں گے تمام
--	--

در بیان اعتقاد امور واجبہ

اہل قبلہ سے خطا آوے نظر زاہد و عابد ہو یا فاجر لہام سمجھ کر نا ہے روا موزہ اوپر مردگاں کے حق میں جو خیرات ہو اسم حق عین مستی ہے سوا او	نیں روا اس کی نگو کفیر کر اقتدا کرنا روا اس کا مدام ہاں حضر کے بیچ ہو یا در سفر پہنچتا مردین کو ہے حسنات او مشرکاں کو مغفرت کی نہیں ہے بو
--	---

صدق دل اقرار لب ایمان و
در میان خوف اور امید کے

کم زیادہ نا کبھو ایمان ہو
جان تو ایمان ہے اس قید کی

در بیان کلیات کفر

کفر ہے کاہن طرف کسکو من
کفر ہے احکام اور آئین میں
سہل جانے کفر ہے دے رب پناہ
صدق دل سے یہ عقیدہ یاد کر
گر کیا انکار تو کا فر ہے وہ
مصطفیٰ پر ہو دروداں اور سلام

کفر ہے اللہ سے یاس و امن
استہانت ہو امور دین میں
ہاں صغیرہ اور کبیرہ ہو گناہ
کفر ہے نایاد ہووے اس قدر
ہاں عقیدے اگر لکیات ہو
یہ عقاید اہل سنت ہیں تمام

ناریخ و فاضل آیات عارف باللہ حضرت مولانا و مرنا شاہ سلیمان صوفی قدس سرہ

چار شنبہ بیسویں اول جمادی کو ہوا
آپ کے قائم حواس اور آپ کے سالم قوا
ذا کرو عابد رہے پابند زہد و اتقا
آج وہ الیوان و لبستان آہ بے رونق ہو
بالیقین انکو در مقصود تک پہنچا دیا
ہو گئیں بند آج وہ چشمان قلب حق نما

واقعہ مرگ سلیمان شاہ صوفی غم فزا
تھی صد و پنج آپ کی عمر مبارک پر سے
کیون مشہور زمانہ ہو بزرگی آپ کی
جسکی تھی آرایش وزینت قدم سے آپ کے
جن مریدوں پر مہوئی قلبی توجہ آپ کی
جس نظر سے سیکڑوں دل پر کھلے باب فیوض

الغرض ذات مقدس تھی غنیمت آپ کی	آپ جنت کو سدھار نام باقی رہ گیا
یا اہل بن ہو آپ کا روشن مزار	صبر ہو خوشونگو بچوں کو مریدوں کو عطا

سال رحلت کیلئے کی فکر تو دل نے منیر

رحلت حاجی سلیمان شاہ صوفی کہہ دیا

ایضاً

چل بسے ملک بقا کو صوفی صنایک نام	مقتدائے صوفیاں تھے اور تھے کے امام
لاچپوری آپ تھے محکوم نواب سچین	کرتے تھے سرکا ابھی حضرت کا از حد احترام
ایک عرصہ سے کیا تھا آپ نے ترک وطن	آج کل سورت میں اکثر رکھتے تھے اپنا قیام
قوم کے سرتاج تھے مخدوم تھے آقا تھے وہ	مقتدا و پیشوا و ہادی و رہبر امام
خلق سے نفرت تھی انکو اور تھے خلوت پسند	شوق حضرت کو وصال حق کا رہتا تھا مدام
عالم فانی کو چھوڑا اور ہو گئے مستعد	اُنھ چلے لٹیک کہتے حق کا جب پہنچا پام

ہاتھ عیبی سے یون آئی ندایا عبد الکرم

سال ہجری اب یہ کہہ دو ہے بہشت اُن کا مقام

ایضاً

چار شنبہ بستم از ماہ جمادی الاولین	وای حسرت رونق گلزار صوفی شد تبا
------------------------------------	---------------------------------

بہتر تاریخ وفات زدل چو پر سید منیر

گفت ترحیل سلیمان شاہ صوفی آہ آہ

ایضاً

قضا کر گئے شاہ صوفی سلیمان
جُدائی سے مغموم ہیں اہل دنیا
بزرگ زمانہ ذکر رب سبحان
ہیں آمد سے جنت میں خوش حور و غلمان

کہا ان کی آمد سے رضوان نے یہ سن
زہے رحلت شاہ صوفی سلیمان
۱۳ ۴۴ ھ

تاریخ طبع کتاب

در فن تصوف و طریقت
سال تاریخ اوز ملہم
مجموعہ بہترین چو دیدیم
نخخانہ اولیٰ شنیدیم
۱۳ ۴۴ ھ

ایضاً

دگار ز معظم چو کتاب دیدیم
پردہ کرد بظاہر ز نگاہ مایان
تازہ شد در نظر م نام مکرم صوفی
و این کتاب آمدہ شاہ شہود صوفی
بے بصر گر چہ نہ بینند وجود صوفی
ہا نفس گفت بگو مظهر جو د صوفی
۱۳ ۴۴ ھ

ایضاً

شدراہ نمائی بزم عرفان
اسم تاریخ شمس محمد
این از بے سالک طریقت
فرمود خلاصہ حقیقت
۱۳ ۴۴ ھ

الضیاء

این دولت سرمدی پئے ہر عابد | مابجمع نمودیم کہ در ما سفتیم

تاریخ چوپر سید محمد فی الفور
نعمتکدہ اہل طریقت گفتیم
۱۳۴۳ھ ۱۳

تمام شد حصہ اول | پہلا حصہ تمام ہوا

و چونکہ در حصہ دوم علوم و معارف | اور چونکہ دوسرے حصہ میں علوم و معارف
تصوف بسیار است لہذا موسوم | تصوف زیادہ ہیں لہذا اس کا نام

بمعاری الصوفیہ | معارف الصوفیہ

بإشارات العارفين | بإشارات العارفين
المعروف ۱۳۴۵ھ ۱۳

کرده شد | رکھا گیا

محمد عبدالرحمن نے خلافت پریس بمبئی میں چھاپا

اور

محمد یوسف (سوتی) نے صوفی باغ، خانقاہ صوفیہ متصل اسٹیشن سورت سے شائع کیا

(ہدایت اللہ عفی عنہ اللہ تحریر فرمادے)

